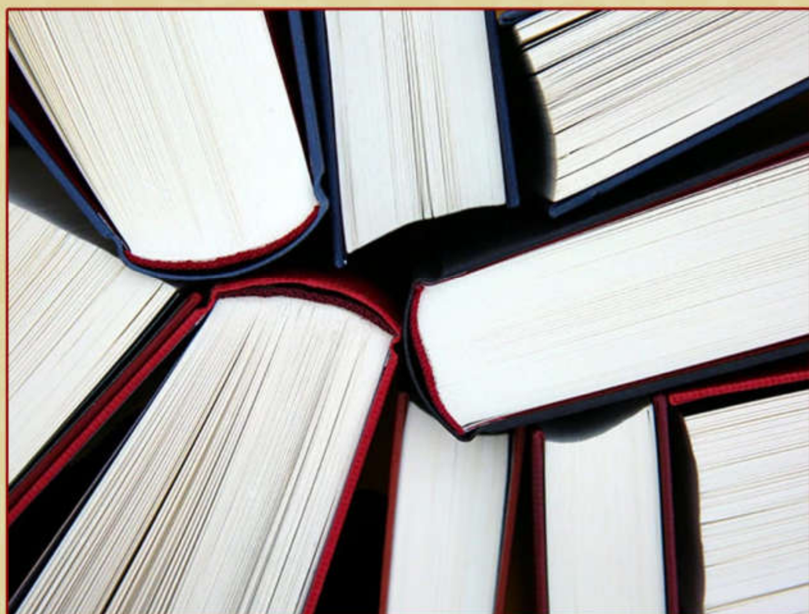
حاصل مطالعہ

الفضل آن لائن کے اوراق سے





ادارہ الفضل آن لائن لندن

”نمازوں کے اوقات میں جیسا کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے پوری توجہ نمازوں کی طرف رکھو۔ تمہارے کام یا تمہارے دوسرے عذر تمہیں نمازیں پڑھنے سے نہ روکیں۔ کام کی خاطر نماز کو نہ چھوڑو بلکہ نماز کی خاطر کام چھوڑو۔ ورنہ یہ بھی ایک قسم کا مخفی شرک ہے۔“

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)



حاصل مطالعہ

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن کے اوراق سے)

مرتبہ

فائقہ بشریٰ

ادارہ الفضل آن لائن لندن

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا

ادارہ الفضل آن لائن کی 37ویں کاوش

رابطہ کرنے کے لیے

ویب سائٹ: www.alfazlonline.org

ای میل ایڈریس: info@alfazlonline.org

editor@alfazlonline.org

فون نمبر: +44 79 5161 4020

+44 73 7615 9966

آن لائن ایڈیشن

پیش لفظ

پھلوں اور پھولوں کا خلاصہ یا جوہر نکالنے کا طریق تو بہت پرانا ہے۔ آج جو طریق Modify ہو کر سامنے آیا ہے اسے Essence کا نام دیا گیا ہے۔ جس کا قطرہ بھی اپنے اندر اس پھل یا پھول کی خاصیت رکھتا ہے کہ کسی کھانے یا کسی اور چیز میں آمیزش کر دیں تو اس کی خوشبو سارے دیگچے یا ٹرے کو خوشبودار کر دیتا ہے۔ عطر اور دیگر خوشبوں کی تیاری میں بھی یہی طریق کارفرما ہوتا ہے۔ چند دن ہوئے مجھے الفضل کے کرمفرماؤں نے الفضل آن لائن کے پلیٹ فارم سے جاری 30 سے زائد کتب کے پیش لفظ پڑھ کر فون پر بتایا کہ پیش لفظ، ابتدائیہ یا عرض حال بھی در حقیقت کتاب کا خلاصہ ہی ہوتا ہے جسے پڑھ کر کتاب کی ماہیت اور مضمون کا علم ہوتا ہے۔ الفضل آن لائن کی طرف سے اشاعت پانے والی کتب کے تمام پیش لفظوں سے بخوبی کتاب کی حقیقت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

اخبار الفضل کا آغاز سے ہی یہ طریق رہا ہے کہ جماعت کے تعلیم یافتہ لوگ، مربیان وغیرہ اپنے زیر مطالعہ کتب کا خلاصہ اپنی زبان میں نکالتے یا زیر مطالعہ کتب میں بعض اہم اقتباسات نکال کر حاصل مطالعہ کے نام سے قارئین کے افادہ کے لئے شائع کرواتے رہے۔ مجھے یاد ہے کہ اسّی اور نوے کی دہائی میں خاکسار کے بھی بہت سے حاصل مطالعہ روزنامہ الفضل ربوہ میں شائع ہوتے رہے۔ یہ اقتباسات دراصل نچوڑ ہوتا ہے۔ Essence ہوتا ہے، خوشبو ہوتی ہے یا جوہر ہوتا ہے اس کتاب کا جس کا آپ نے مطالعہ کیا ہے اور اگر آپ اس میں کسی اقتباس کو جماعتی عقائد اور تعلیم کے مطابق پائیں یا اس خوشبو کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے دل بھی کرے تو ان کی کسی ایسی اخبار میں اشاعت کروادیں جن کی Large Circulation ہے۔

الفضل آن لائن میں بھی بعض کرمفرماؤں نے یہ سلسلہ جاری رکھا۔ جن میں مولانا عطاء المجیب راشد امام مسجد فضل لندن پیش پیش رہے۔ ادارہ نے مولانا اور دیگر لوگوں کے بھجوائے ہوئے حاصل مطالعہ کو افادہ عام کے لئے یکجا کرنے کا جب ارادہ کیا تو مسز فائقہ بشریٰ آف بحرین نے اس کو یکجا کر

کے کتابی شکل دینے کی حامی بھری اور گزشتہ سوا تین سالوں میں شائع ہونے والے تمام حاصل مطالعہ کو قارئین الفضل کے لئے مستقل طور پر ایک جگہ پر جمع کر دیا۔ مکرم زاہد محمود نے کتابی صورت میں اس کی نوک پلک سوارنے میں مدد دی۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ فی الدنیا و الآخرہ۔

یہ ادارہ الفضل آن لائن کی 37ویں کاوش ہو گی۔ ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم

حنیف محمود

ایڈیٹر

روزنامہ الفضل آن لائن، لندن

13 مارچ 2023ء

انڈیکس



حاصل مطالعہ

قسط 1

(مولانا عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد لندن)

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ فرماتے ہیں:

ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں جس میں خاکسار بھی موجود تھا۔ بیان فرمایا کہ ایک دن میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نوٹ بُک دیکھوں۔ کہ اس میں کس قسم کی باتیں نوٹ کی گئی ہیں۔ چنانچہ میں نے باوجود حضرت اقدس علیہ السلام کے احترام کے حضور سے اس بات کی درخواست کر دی کہ میں حضور کی نوٹ بک دیکھنا چاہتا ہوں۔ حضور نے بلا تامل اپنی نوٹ بُک بھجوا دی۔ جب میں نے اسے ملاحظہ کیا تو اس کے پہلے صفحہ پر اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کی دعا لکھ کر اس کے نیچے حضور نے یہ نوٹ دیا ہوا تھا کہ

”اے میرے خدا تو مجھ پر راضی ہو جا اور راضی ہونے کے بعد پھر کبھی بھی مجھ پر ناراض نہ ہونا“

میں نے جب یہ نوٹ پڑھا تو مجھے فائدہ ہوا اور میں دعائے فاتحہ کے پڑھتے وقت ہمیشہ ہی اس نکتہ کو ملحوظ رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جائے اور راضی ہو کر پھر کبھی بھی ناراض نہ ہو۔

(حیات قدسی جلد سوم صفحہ 99 سن اشاعت مئی 2003 قادیان)

قادیان کے ساتھ دارالامان لگانے کی وجہ

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضی اللہ عنہ تذکرۃ المہدی میں تحریر فرماتے ہیں:

”دارالامان لکھنے کی یہ ضرورت پیش آئی کہ فتح گڑھ جو بٹالہ کے قریب ایک قصبہ ہے وہاں ایک قاضی صاحب رہتے ہیں۔ انہوں نے حضرت اقدسؑ کو سخت الفاظ میں گستاخانہ ایک کارڈ لکھا۔ چونکہ ان دنوں میں جواب لکھا کرتا تھا وہ کارڈ بھی مجھے جواب دینے کے لئے دیا اور فرمایا ”اس کا جواب نرم الفاظ میں لکھو“

جب میں نے جواب لکھ دیا تو کاتب کے نام کے ساتھ یہ پتہ لکھا تھا کہ "از مقام فتح گڑھ دارالاماں" مجھے اس مقام پر خیال ہوا کہ فتح گڑھ کا قافیہ بھی نہیں ملتا اور فتح گڑھ کو دارالاماں ہونے کا فخر کہاں سے ملا۔ دارالامان تو قادیان کو ہونا چاہیئے اور ہے بھی۔ میں نے لکھا" راقم خادم مسیح موعود حسب الحکم حضرت مسیح موعود علیہ السلام از قادیان دارالامان "پھر میرے دِل میں خیال آیا کہ اپنی طرف سے لکھنا ٹھیک نہیں۔ سو میں حضرت اقدسؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا کیسے آئے؟ اس وقت اکیلے تشریف رکھتے تھے اور صرف ٹہلتے تھے۔ میں نے یہ سارا حال بیان کیا کہ حضور دارالامان قادیان لکھنا چاہیئے یا نہیں فرمایا"ضرور لکھ دو۔ یہ خدا کی طرف سے دارالامان ہے۔ اب ضرور ہر خط پر لکھ دیا کرو۔"

(تذکرۃ المہدی جلد 1 صفحہ 1۔ حاشیہ)

اکلوتا حربہ اور اصل ہتھیار

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود فرماتے ہیں:

خوب یاد رکھو!۔ دعا وہ ہتھیار ہے جو اس زمانے کو فتح کرنے کے لئے مجھے آسمان سے دیا گیا۔ اے میرے دوستوں کی جماعت! تم صرف اس حربے سے غالب آسکتے ہو۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ صفحہ 180)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

خلافت سے وابستہ رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے اور پریشانیوں سے نجات پانے اور امن کی حالت کی طرف آنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے دعاؤں اور عبادتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پس یہی ہمارے اصل ہتھیار ہیں جن پر ہم مکمل اور مستقل انحصار کر سکتے ہیں۔ دعاؤں کے ہتھیاروں کو چھوڑ کر ہم چھوٹے اور عارضی ہتھیاروں کو دیکھیں گے تو ہمیں کامیابی نہیں مل سکتی۔ نہ چھوٹے ہتھیاروں سے کسی کو کامیابی ملی ہے... پس ہمیں اپنی دعاؤں میں اور عبادتوں میں پہلے سے بڑھ کر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رحم کو ابھارنے کی ضرورت ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ۔30 مئی 2014)

احمدی روح۔ غیر مفتوح ناقابلِ تسخیر

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کی استقامت کا واقعہ بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ پھر اس زمین پر حضرت صاحبزادہ نعمت اللہ صاحب۔ آپ (یعنی حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب) کی پیروی میں آئے۔ وہ جانتے تھے کہ دعویٰ ایمان کے نتیجہ میں انسان کو کیا کیا مصیبتیں سہنی پڑتی ہیں اور مصائب کے کن کن راستوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کی یاد ان کے ذہن اور دل میں تازہ تھی۔ اس کے باوجود انہوں نے وہی نمونہ دکھایا جو اس سے پہلے ایک مردِ مجاہد نے دکھایا اور پروا نہیں کی۔ قید کی حالت میں انہوں نے ایک خط لکھا جو کسی ذریعہ سے ایک احمدی دوست تک پہنچ گیا۔

وہ لکھتے ہیں:

مجھ سے خدا کا عجیب سلوک ہے کہ روزن بند ہے اور دن کے وقت بھی رات کی تاریکی ہے مگر جوں جوں اندھیرا بڑھتا ہے۔ میرے دل کو روشن کرتا چلا جاتا ہے اور ایک عجیب نور کی حالت میں میرا وقت بسر ہوتا ہے۔“

ان کو اس قید خانے سے نکال کر حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف کی طرح گلیوں میں پھرایا گیا اور طعن و تشنیع کی گئی اور مذاق اڑایا گیا۔ تو اس وقت ”ڈیلی میل“ کے نمائندہ نے اس ذکر کو زندہ رکھنے کے لئے ایک ایسا بیان دیا جو تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ باوجود اس کے کہ اس شخص پر انتہائی ذلت پھینکی جارہی تھی وہ کابل کی گلیوں میں پابجولاں پھرتا ہوا ایک آہنی عزم کے ساتھ مسکرا رہا تھا۔ اس کی روح غیر مفتوح اور ناقابلِ تسخیر تھی۔ کہ اس کا نظارہ کبھی بھی بھلایا نہیں جاسکتا۔ ہمارے سامنے اس پر پتھر برسے لیکن اس نے اف تک نہ کی۔ ہاں پتھراؤ سے پہلے صرف یہ خواہش تھی کہ ”مجھے دو نفل پڑھنے کی اجازت دے دی جائے“

(تشحیذ الاذہان ستمبر 1985)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 22 ستمبر 2020ء)

/https://www.alfazlonline.org/22/09/2020/24666



حاصل مطالعہ

قسط2

(مولانا عطاء المجیب راشد۔امام مسجد لندن)

قدرت کی پناہ

حضرت عثمان بن ابی العاصؓ نے آنحضرت ﷺ سے جسم میں دَردوں کی شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنا ہاتھ دَرد کی جگہ پر رکھو اور تین بار بسم اللہ پڑھو۔ پھر سات مرتبہ یہ دُعا کرو:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ

میں اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس شر سے جو مجھے لاحق ہے اور جس کا مجھے اندیشہ ہے۔

(صحیح مسلم کتاب السلام باب استحباب وضع یدہ حدیث نمبر:4082)

خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی تاکید

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: معاذ! خدا تعالیٰ کی قسم! مجھے تم سے محبت ہے۔ میں تجھے تاکید کرتا ہوں کہ کسی نماز کے بعد یہ دعا چھوٹنے نہ پائے:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

اے میرے اللہ! میری مدد فرما کہ تیرا ذکر کروں، تیرا شکر ادا کروں اور عمدگی سے تیری عبادت بجالاؤں۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ۔باب فی الاستغفار)

راضی برضا رہنے کی برکت

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلویؓ بیان فرماتے ہیں کہ صاحبزادہ مبارک احمد صاحب کا جب انتقال ہوا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام باہر تشریف لائے۔ میں موجود تھا۔ فرمایا کہ لڑکے کی حالت نازک تھی۔ اس کی والدہ نے مجھ سے کہا کہ آپ ذرا اس کے پاس بیٹھ جائیں۔ میں نے نماز نہیں پڑھی۔ میں نماز پڑھ لوں۔ فرمایا کہ وہ نماز میں مشغول تھیں کہ لڑکے کا انتقال ہو گیا۔ میں ان خیالات میں پڑ گیا کہ جب

اس کی والدہ لڑکے کے فوت ہونے کی خبر سنے گی تو بڑا صدمہ ہو گا۔ چنانچہ انہوں نے سلام پھیرتے ہی مجھ سے پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا کہ لڑکا تو فوت ہو گیا۔ انہوں نے بڑے انشراح صدر سے کہا: الحمد للہ! میں تیری رضا میں راضی ہوں۔ ان کے ایسا کہنے پر میرا غم خوشی سے بدل گیا اور میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تیری اولاد پر بڑے بڑے فضل کرے گا۔

(از سیرت المہدی جلد 4 صفحہ 93)

عمر بڑھانے کا نسخہ

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے الفاظ ہیں:

''پس عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلائے کلمۃ الاسلام میں مصروف ہو جاوے اور خدمتِ دین میں لگ جاوے اور آج کل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے۔ یونہی چلی جاتی ہے۔''

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد نمبر 3 صفحہ 563 ایڈیشن 2003 انڈیا)

نماز کا مزہ سب چیزوں سے زیادہ ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کا خدا کے سامنے پیش کرنا اور اس سے اپنی حاجت روائی چاہنا کبھی اس کی عظمت اور احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی ذلت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدہ میں گر جانا اور اس سے اپنی حاجات کا مانگنا۔ یہی نماز ہے کہ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے تو ایسا ہے۔ اس کی عظمت اور جلال کا اظہار کر کے اس کی رحمت کو جنبش دلانا اور پھر اس سے دعا مانگنا۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 188 الحکم 31 مارچ 1903ء ایڈیشن 2003 انڈیا)

اسلام اور سائنس

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”اسلام جو خدا کا کلام ہے سائنس سے جو خدا تعالیٰ کے فعل کی تشریح ہے کسی صورت میں ٹکرا نہیں سکتا۔ کیونکہ سائنس کا مقصد تو صرف یہ ہے کہ وہ خواص اشیاء معلوم کرے اور خواص اشیاء کے معلوم ہونے پر اسلام کی صداقت ثابت ہوگی۔“

(تفسیر کبیر جلد1 صفحہ270)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے زمانہ طالب علمی کا ایک واقعہ

آپؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ تاریخ کے سبق کے دوران یونیورسٹی آف لندن کے تاریخ کے ایک متعصب پروفیسر نے آنحضور ﷺ کے زمانہ میں ایک یہودی قبیلہ بنو قریظہ کے جنگجو افراد کے قتل کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ پر ظلم کا الزام لگایا۔ میں اور میرے ایک عزیز دوست میر محمود احمد ناصر صاحب اسے برداشت نہ کر سکے اور جواب کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اس پر اُس پروفیسر نے کہا کہ یہاں بحث کا وقت نہیں، تم کو جو کچھ کہنا ہو میرے کمرے میں آکر کہنا۔ مگر ہم نے اسے یہ جواب دیا کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہمارے آقا ﷺ پر حملہ تو تم برسرِعام کرو اور جواب ہم علیحدگی میں دیں۔ چنانچہ جب ہم نے اس بارہ میں اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت کی تو ایک یہودی طالب علم اُٹھ کھڑا ہوا اور اس نے یہ اعلان کیا کہ ”اگرچہ میں یہودی ہوں اور سب سے زیادہ مجھے اس بات کا غصہ ہونا چاہئے تھا۔ مگر یہ بحث سننے کے بعد میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) پر اس واقعہ سے ہرگز حرف نہیں آتا۔ کیونکہ اوّل تو یہ فیصلہ ان کا نہیں تھا۔ دوسرے سعدؓ بن معاذ کا فیصلہ بھی میرے نزدیک درست تھا اور وہ غدار اسی لائق تھے کہ تہ تیغ کئے جاتے۔“

آج تک اس شریف النفس یہودی کے الفاظ کا میرے دل پر گہرا اثر ہے اور میں تادم مرگ اُس کا ممنون احسان رہوں گا اور ہمیشہ دل سے اس کے لئے دعا نکلتی رہے گی کہ اُس نے انصاف کو ہاتھ سے نہ چھوڑا اور غیر معمولی شرافت اور جرأت کا اظہار کرتے ہوئے میرے محبوب آقا ﷺ کی بریت کی۔

(ماخوذ از صاحبزادہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب مودودی اسلام صفحہ 50-51)

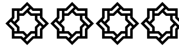
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک تاکیدی ارشاد

”نمازوں کے اوقات میں جیسا کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے پوری توجہ نمازوں کی طرف رکھو۔ تمہارے کام یا تمہارے دوسرے عذر تمہیں نمازیں پڑھنے سے نہ روکیں۔ کام کی خاطر نماز کو نہ چھوڑو بلکہ نماز کی خاطر کام چھوڑو۔ ورنہ یہ بھی ایک قسم کا مخفی شرک ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29اپریل 2005ء)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 3دسمبر 2020ء)

https://www.alfazlonline.org/03/12/2020/27718/



حاصل مطالعہ

قسط 3

(مولانا عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد لندن)

دل کے زنگ دور کرنے کا گُر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً یہ دل بھی صیقل کیے جاتے ہیں جس طرح لوہے کے زنگ آلودہ ہونے پر اُسے صیقل کیا جاتا ہے۔ کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کی (یعنی دل کی) صفائی کیسے کی جائے؟

آنحضور ﷺ نے فرمایا:

موت کو کثرت سے یاد کرنے سے۔

اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے سے۔

(الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد نمبر 3 باب التاسع عشر (فی تعظیم القرآن) فصل فی ادمان تلاوۃ القرآن۔ مکتبۃ الرشد۔ ریاض۔ طبع ثانی 2004ء)

حالاتِ حاضرہ کے تناظر میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''آنحضرت ﷺ خدا کے سچے رسول اور سب رسولوں سے افضل تھے۔ سچا ہونا ان کا تو اس بات سے ثابت ہے کہ اس عام ضلالت کے زمانہ میں قانون قدرت ایک سچے ہادی کا متقاضی تھا اور سنت الٰہیہ ایک رہبر صادق کی مقتضی تھی کیونکہ قانون قدیم حضرت رب العالمین کا یہی ہے کہ جب دنیا میں کسی نوع کی شدت اور صعوبت اپنے انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو رحمت الٰہی اس کے دُور کرنے کی طرف متوجہ ہوتی ہے جیسے جب امساک باران سے غایت درجہ کا قحط پڑ کر خلقت کا کام تمام ہونے لگتا ہے آخر خداوند کریم بارش کر دیتا ہے۔ اور جب وبا سے لاکھوں آدمی مرنے لگتے ہیں تو کوئی صورت اصلاح ہوا کی نکل آتی ہے یا کوئی

دوا ہی پیدا ہو جاتی ہے اور جب کسی ظالم کے پنجہ میں کوئی قوم گرفتار ہوتی ہے تو آخر کوئی عادل اور فریادرس پیدا ہو جاتا ہے۔ پس ایسا ہی جب لوگ خدا کا راستہ بھول جاتے ہیں اور توحید اور حق پرستی کو چھوڑ دیتے ہیں۔ تو خداوند تعالیٰ اپنی طرف سے کسی بندہ کو بصیرت کامل عطا فرما کر اور اپنے کلام اور الہام سے مشرف کر کے بنی آدم کی ہدایت کے لئے بھیجتا ہے کہ تا جس قدر بگاڑ ہو گیا ہے اسکی اصلاح کرے۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ دوم، روحانی خزائن جلد اول حاشیہ صفحہ 113-114)

قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

’’یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دُعا نہیں کی جاتی وہ پرواہ نہیں کرتا۔ دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آجاوے تو ان باتوں کے واسطے اس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے۔ پس دُعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالتِ اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 455 ایڈیشن 1988ء)

امام کی ڈھال کے سائے میں مقابلہ

’’اے دوستو! بیدار ہو اور اپنے مقام کو سمجھو اور اُس اطاعت کا نمونہ دکھاؤ جس کی مثال دنیا کے پردہ پر کسی اور جگہ پر نہ ملتی ہو اور کم سے کم آئندہ کیلئے کوشش کرو کہ سَو میں سے سَو ہی کامل فرمانبرداری کا نمونہ دکھائیں اور اُس ڈھال سے باہر کسی کا جسم نہ ہو جسے خدا تعالیٰ نے تمہاری حفاظت کے لئے مقرر کیا ہے اور اَلْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِہٖ پر ایسا عمل کرو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح تم سے خوش ہو جائے۔‘‘

(قیام امن اور قانون کی پابندی کے متعلق جماعت احمدیہ کا فرض، انوار العلوم، جلد 14، صفحہ 525)

مالی مشکلات سے نجات

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ فرماتے ہیں:

ایک دفعہ خاکسار اور مولوی عبداللہ صاحب سنوریؓ کو قادیان دارالامان میں اکٹھا رہنے کا موقع ملا۔ ایک دن دوران گفتگو میں نے عرض کیا کہ آپ سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کا کوئی خاص واقعہ بتائیں۔ حضرت مولوی

صاحب نے حضرت اقدسؑ کی خاص برکات کا ایک واقعہ سنایا۔ آپؓ نے بیان کیا کہ میں ایک عرصہ تک مالی مشکلات میں مبتلا رہا اور کئی ہزار روپے کا مقروض ہو گیا۔ میں نے مالی مشکلات سے گھبرا کر بے چینی کی حالت میں حضرت اقدس علیہ السلام کے حضور نہایت عاجزی سے اپنی مالی مشکلات کے ازالہ کے لئے درخواست دعا کی۔ اس پر حضور اقدسؑ نے فرمایا: میاں عبد اللہ ہم بھی ان شاء اللہ آپ کے لئے دعا کریں گے لیکن آپ اس طرح کریں کہ فرضوں کی نماز کے بعد گیارہ دفعہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کا وظیفہ جاری رکھیں۔ چنانچہ حضور اقدسؑ کے ارشاد کے مطابق میں نے کچھ عرصہ اس وظیفہ کو جاری رکھا اور خود حضورؑ نے بھی دعا فرمائی۔ خدا کے فضل سے تھوڑے ہی عرصہ میں میرا سب قرض اُتر گیا۔ اسکے بعد جب کبھی بھی مجھے مالی پریشانی ہوتی ہے تو میں یہی وظیفہ کرتا ہوں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے کشائش کے سامان پیدا فرما دیتا ہے۔ یہ وظیفہ میں نے بارہا پڑھا ہے اور اس سے بہت فائدہ اُٹھایا ہے۔

حضرت مولوی صاحب کی بات سن کر میں نے عرض کیا کہ سیّدنا حضرت اقدس علیہ السلام تو اب وصال فرما چکے ہیں۔ اگر حضور اس دنیا میں ہوتے تو آپ کی طرح حضورؑ سے اس وظیفہ کی اجازت لے کر اس سے فائدہ اُٹھاتے۔ کیا اب یہ ممکن ہے کہ ہم بھی اس وظیفہ سے کسی صورت میں آپ سے اجازت حاصل کر کے فائدہ اُٹھا سکیں۔ اس پر حضرت مولوی صاحبؓ نے تبسّم فرماتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اب تک اور کسی شخص کو اس کی اجازت نہیں دی تھی۔ لیکن آپ کی خواہش پر آپ کو اس کی اجازت دیتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے اس بابرکت وظیفہ کی مجھے اجازت فرمائی خاکسار بھی اب اپنی زندگی کے آخری ایّام میں ہے۔ لہٰذا میں ہر اس احمدی کو جو میری اس تحریر سے آگاہ ہو سکے اور اس وظیفہ سے فائدہ اُٹھانا چاہے اپنی طرف سے اس وظیفہ کی اجازت دیتا ہوں۔

(حیاتِ قدسی حصہ سوم صفحہ 80-81)

عبرتناک انجام

"حضرت جناب بابو اکبر علی صاحبؓ ریٹائرڈ انسپکٹر آف ورکس اکبر منزل حال مہاجر قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے متعلق اپنی ایک ملاقات کی روایت بیان کرتے ہیں کہ حضورؑ نے فرمایا کہ ہمارا دل تو چاہتا ہے کہ آپ اور چھٹی لے لیں اور یہاں ہمارے پاس کچھ عرصہ ٹھہریں۔ اس کے بعد میری ملازمت کے حالات دریافت فرماتے رہے۔ کیا تنخواہ ملتی ہے؟ کیا کام کرنا پڑتا ہے؟ حتیٰ کہ چھوٹی چھوٹی باتیں بھی

دریافت فرمائیں گویا حضورؑ میرے حالات سے پورے طور پر واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ الغرض میں وہ کتاب (حقیقۃ الوحی) لے کر گیا اور اپنے والد صاحب کو پڑھنے کے لئے دی۔ وہ کہنے لگے کہ میں تو اس گندی کتاب کو (معاذاللہ) ہاتھ لگانا بھی گناہ سمجھتا ہوں جس پر میں نے حضرت اقدسؑ کے ارشاد کے مطابق وہ سب کچھ عرض کر دیا۔ آخر میرے والد صاحب نے کتاب لے کر چند اوراق اِدھر اُدھر سے پڑھے۔ پھر وہ کتاب ہمارے گاؤں کے ایک نوجوان مولوی کو جسے ایک اور مولوی ملازم رکھ کر پڑھواتا تھا، پڑھنے کو دی۔ اس بد قسمت نوجوان مولوی نے کتاب کو پڑھ کر والد صاحب سے کہا کہ یہ کتاب تو ایسی ہے جیسا کہ حلوہ میں زہر۔ خدا کی شان کچھ عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اُسے اسی رنگ میں زہر پلا دیا۔ یعنی ایک زہریلے سانپ نے اُسے کاٹا اور وہ دوسرے دن راہی ملک عدم ہو گیا۔‘‘

(رجسٹر روایات جلد 7 صفحہ 259۔ بحوالہ ماہنامہ خالد جون 2009ء)

کیا کھویا اور کیا پایا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سالِ نو کے موقع پر ایک فکر انگیز ارشاد:

’’غور کرے کہ اس کی زندگی میں ایک سال آیا اور گزر گیا۔ اس میں وہ ہمیں کیا دے کر گیا اور کیا لے کر گیا۔ ہم نے اس سال میں کیا کھویا اور کیا پایا۔ ایک مومن نے دنیاوی لحاظ سے دیکھنا ہے کہ اس سال میں اس نے کیا کھویا اور کیا پایا۔ اس کی دنیاوی حالت میں کیا بہتری پیدا ہوئی یا دینی لحاظ سے اور روحانی لحاظ سے دیکھنا ہے کیا کھویا اور کیا پایا۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 20 جنوری 2017ء، صفحہ 6)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 16 جنوری 2021ء)

/https://www.alfazlonline.org/16/01/2021/30164



حاصل مطالعہ

قسط4

(مولانا عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد لندن)

آنکھوں کی عبادت

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اپنی آنکھوں سے بھی عبادت میں حصہ لیا کرو۔ صحابہؓ نے پوچھا یہ کیسے ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آنکھوں سے قرآن کو دیکھنا، اس میں غور و فکر کرنا اور اس کے عجائبات کو سمجھنا۔

(البیہقی فی شعب الایمان حدیث 2222)

ہمارا خدا، زندہ خدا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہو گی۔

وہ مجمع ہے تمام صفاتِ کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامدِ حَقّہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبداء ہے تمام فیضوں کا اور مرجع ہے ہر ایک شے کا اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال سے اور منزّہ ہے ہر ایک عیب سے اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں۔‘‘

(الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309-310)

”جو کچھ میری تائید میں ظاہر ہوتا ہے دراصل وہ سب آنحضرت ﷺ کے معجزات ہیں“

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اصل بات یہ ہے کہ سچا کراماتی وہی ہے جس کی کرامات کا دریا کبھی خشک نہ ہو۔ سو وہ شخص ہمارے سید و مولیٰ نبی ﷺ ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں اس کامل اور مقدس کے نشان ظاہر دکھلانے کے لئے کسی نہ کسی کو بھیجا ہے۔ دیکھو آسمان سے نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور طرح طرح کے خوارق ظہور میں آرہے ہیں اور ہر ایک حق کا طالب ہمارے پاس رہ کر نشانوں کو دیکھ سکتا ہے گو وہ عیسائی ہو یا یہودی یا آریہ۔ یہ سب برکات ہمارے نبی ﷺ کی ہیں۔“

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13۔ صفحہ 157 حاشیہ)

نیز فرمایا:

”کسی نبی سے اس قدر معجزات ظاہر نہیں ہوئے جس قدر ہمارے نبی ﷺ سے ... ہمارے نبی ﷺ کے معجزات اب تک ظہور میں آرہے ہیں اور قیامت تک ظاہر ہوتے رہیں گے جو کچھ میرے تائید میں ظاہر ہوتا ہے دراصل وہ سب آنحضرت ﷺ کے معجزات ہیں۔“

(تتمہ حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22۔ صفحہ 468-469)

کعبہ پر پہلی نظر

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

میں نے جب حج کیا تو حج کے موقع پر بعض احادیث اور بزرگوں کے اقوال سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جب پہلی دفعہ خانہ کعبہ نظر آئے تو اس وقت جو دُعا کرے قبول ہو جاتی ہے۔ میں جب حج کے لئے روانہ ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے مجھے یہ بات بتائی اور فرمایا اس کا خیال رکھنا۔ جب میں وہاں پہنچا اور میں نے خانہ کعبہ کو دیکھا تو میں نے یہی دعا کی کہ الٰہی! میری دعا تو یہ ہے کہ مجھے تو مل جائے اور جب بھی میں تجھ سے دعا کروں تو تُو اسے قبول فرما لیا کر۔ مجھے جہاں تک خیال پڑتا ہے، حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے بھی ایسی ہی دعا کی تھی۔ تو اہم موقعوں کو معمولی دعاؤں میں ضائع نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہمیشہ اعلیٰ سے اعلیٰ

مقاصد اپنے دل میں رکھ کے دعائیں کرنی چاہئیں تا کہ خدا تعالیٰ کے خاص فضل ہم پر نازل ہوں اور نہ صرف ہم پر بلکہ ہماری اولادوں پر بھی نازل ہوں۔

(خطبات محمودؓ جلد 15 صفحہ 533)

نیکیوں میں آگے بڑھنا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے قول و فعل سے ہمیں نیکیوں میں بڑھنے اور ترقی کرنے کی تعلیم دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

”سابق بالخیرات بننا چاہئے۔ ایک ہی مقام پر ٹھہر جانا کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔ دیکھو ٹھہرا ہوا پانی آخر گندہ ہو جاتا ہے۔ کیچڑ کی صحبت کی وجہ سے بدبودار اور بدمزہ ہو جاتا ہے۔ چلتا پانی ہمیشہ عمدہ ستھرا اور مزیدار ہوتا ہے اگرچہ اس میں بھی نیچے کیچڑ ہو مگر کیچڑ اس پر کچھ اثر نہیں کر سکتا۔ یہی حال انسان کا ہے کہ ایک ہی مقام پر ٹھہر نہیں جانا چاہئے۔ یہ حالت خطرناک ہے۔ ہر وقت قدم آگے ہی رکھنا چاہئے۔ نیکی میں ترقی کرنی چاہئے ورنہ خدا تعالیٰ انسان کی مدد نہیں کرتا اور اس طرح سے انسان بے نور ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں آخر کار بعض اوقات ارتداد ہو جاتا ہے۔

اس طرح انسان اندھا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی نصرت انہیں کے شاملِ حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں۔ ایک جگہ نہیں ٹھہر جاتے اور وہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے۔“

(ملفوظات، جلد پنجم، صفحہ 456)

چندہ دینے کی برکات

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:

”میں نے اپنی جماعت کے لوگوں کو بارہا کہا ہے کہ جو شخص دینی لحاظ سے کمزور ہو اور وہ اگر اور نیکیوں میں حصہ نہ لے سکے اس سے چندہ ضرور لیا جائے کیونکہ جب مال خرچ کرے گا تو اس سے اس کو ایمانی طاقت حاصل ہو گی اور اس کی جرأت اور دلیری بڑھے گی اور وہ دوسری نیکیوں میں حصہ لینے لگ جائے گا“

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 612)

ذکرِ الٰہی کی برکت

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے فرمایا ہے:

”ذکرِ الٰہی سے قویٰ مضبوط ہو جاتے ہیں حتّٰی کہ بوڑھے جوان ہو جاتے ہیں ۔۔ اور اس امر کا ثبوت قرآن شریف سے ہی ملتا ہے۔ حضرت زکریاؑ نے اپنی کمزوری کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا علاج یہی بتایا ہے کہ تم ذکرِ الٰہی کرو اور تین روز تک کسی سے کلام نہ کرو۔ چنانچہ انہوں نے اس پر عمل کیا اور خدا نے جیتی جاگتی اولاد عطا فرمائی۔“

(الحکم 30 ستمبر 1903ء)

ارشادات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 مارچ 2017ء)

”حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 مئی 2017ء)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 9 مارچ 2021ء)

/https://www.alfazlonline.org/09/03/2021/32826



حاصل مطالعہ

قسط 5

(مولانا عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد لندن)

ارشاد نبوی ﷺ

حضرت فضالہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا۔ نہ اُس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور نہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: اس نے جلد بازی سے کام لیا ہے اور صحیح طریق سے دعا نہیں کی۔ آپؐ نے اس شخص کو بلایا اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز میں دعا کرنے لگے تو پہلے اپنے ربّ کی حمد و ثنا کرے۔ پھر نبیؐ پر درود بھیجے اس کے بعد حسبِ منشا دعا کرے۔

(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدعا)

خوش کُن آیت کریمہ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سارا قرآن شروع سے آخر تک پڑھا ہے۔ اور میں نے كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ سے زیادہ اُمید دلانے والی اور خوشکن آیت نہیں دیکھی۔ بندے کا وطیرہ ہمیشہ غلطی کرنا ہے اور رب کا ہمیشہ مغفرت کرنا۔

(تفسیر القرطبی زیر آیت بنی اسرائیل 85)

قبولیت دعا کا اعجاز اور فلسفہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

میرے ایک صادق دوست اور نہایت مخلص جن کا نام ہے سیٹھ عبد الرحمٰن تاجر مدراس اُن کی طرف سے ایک تار آیا کہ وہ کاربنکل یعنی سرطان کی بیماری سے جو ایک مہلک پھوڑا ہوتا ہے بیمار ہیں چونکہ سیٹھ صاحب موصوف اوّل درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اس لئے ان کی بیماری کی وجہ سے بڑا فکر اور بڑا تردّد

ہوا قریباً نو بجے دن کا وقت تھا کہ میں غم اور فکر میں بیٹھا ہوا تھا کہ یک دفعہ غنودگی ہو کر میرا سر نیچے کی طرف جھک گیا اور معاً خدائے عزّوجلّ کی طرف سے وحی ہوئی کہ آثارِ زندگی۔ بعد اس کے ایک اور تار مدراس سے آیا کہ حالت اچھی ہے کوئی گھبراہٹ نہیں۔ لیکن پھر ایک اور خط آیا کہ جو اُن کے بھائی صالح محمد مرحوم کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا جس کا یہ مضمون تھا کہ سیٹھ صاحب کو پہلے اِس سے ذیابیطس کی بھی شکایت تھی۔ چونکہ ذیابیطس کا کاربنکل اچھا ہونا قریباً محال ہے اِس لئے دوبارہ غم اور فکر نے استیلا کیا اور غم انتہا تک پہنچ گیا اور یہ غم اس لئے ہوا کہ میں نے سیٹھ عبدالرحمٰن کو بہت ہی مخلص پایا تھا اور انہوں نے عملی طور پر اپنے اخلاص کا اول درجہ پر ثبوت دیا تھا اور محض دلی خلوص سے ہمارے لنگر خانہ کے لئے کئی ہزار روپیہ سے مدد کرتے رہے تھے جس میں بجز خوشنودیٔ خدا کے اور کوئی مطلب نہ تھا اور وہ ہمیشہ صدق اور اخلاص کے تقاضا سے ماہواری ایک رقم کثیر ہمارے لنگر خانہ کے لئے بھیجا کرتے تھے اور اس قدر محبت سے بھرا ہوا اعتقاد رکھتے تھے کہ گویا محبت اور اخلاص میں محو تھے اور اُن کا حق تھا کہ اُن کے لئے بہت دعا کی جائے آخر دل نے اُن کے لئے نہایت درجہ جوش مارا جو خارق عادت تھا اور کیا رات اور کیا دن میں نہایت توجہ سے دعا میں لگا رہا تب خدا تعالیٰ نے بھی خارق عادت نتیجہ دکھلایا اور ایسی مہلک مرض سے سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب کو نجات بخشی گویا اُن کو نئے سرے سے زندہ کیا چنانچہ وہ اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کی دُعا سے ایک بڑا معجزہ دکھلایا ورنہ زندگی کی کچھ بھی اُمید نہ تھی اپریشن کے بعد زخم کا مندمل ہونا شروع ہو گیا اور اس کے قریب ایک نیا پھوڑا نکل آیا تھا جس نے پھر خوف اور تہلکہ میں ڈال دیا تھا مگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ کاربنکل نہیں آخر چند ماہ کے بعد بکلی شفا ہو گئی۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہی مردہ کا زندہ ہونا ہے۔ کاربنکل اور پھر اس کے ساتھ ذیابیطس اور عمر پیرانہ سالی اِس خوفناک صورت کو ڈاکٹر لوگ خوب جانتے ہیں کہ کس قدر اس کا اچھا ہونا غیر ممکن ہے ہمارا خدا بڑا کریم و رحیم ہے اور اس کی صفات میں سے ایک احیاء کی صفت بھی ہے سال گذشتہ میں یعنی 11 اکتوبر 1905ء کو ہمارے ایک مخلص دوست یعنی مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اِسی بیماری کاربنکل یعنی سرطان سے فوت ہو گئے تھے اُن کے لئے بھی میں نے بہت دعا کی تھی مگر ایک بھی الہام اُن کے لئے تسلی بخش نہ تھا بلکہ بار بار یہ الہام ہوتے رہے کہ

کفن میں لپیٹا گیا۔ 47 برس کی عمر۔ اِنَّا لِلّٰہ وانّا الیہ راجعون۔ ان المنایا لاتطیش سھا مھا یعنی موتوں کے تیر خطا نہیں جاتے۔

جب اس پر بھی دعا کی گئی تب الہام ہوا۔ یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم تؤثرون الحیٰوۃ الدُّنیا یعنی اے لوگو! تم اُس خدا کی پرستش کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے یعنی اُسی کو اپنے کاموں کا کارساز سمجھو اور اس پر توکل رکھو۔ کیا تم دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو۔ اِس میں یہ اشارہ تھا کہ کسی کے وجود کو ایسا ضروری سمجھنا کہ اس کے مرنے سے نہایت درجہ حرج ہوگا ایک شرک ہے اور اس کی زندگی پر نہایت درجہ زور لگا دینا ایک قسم کی پرستش ہے اس کے بعد میں خاموش ہوگیا اور سمجھ لیا کہ اس کی موت قطعی ہے چنانچہ وہ 11 اکتوبر 1905ء کو بروز چارشنبہ بوقت عصر اس فانی دنیا سے گذر گئے۔ وہ درد جو اُن کے لئے دعا کرنے میں میرے دل پر وارد ہوا تھا خدا نے اس کو فراموش نہ کیا اور چاہا کہ اس ناکامی کا ایک اور کامیابی کے ساتھ تدارک کرے اس لئے اس نشان کے لئے سیٹھ عبدالرحمٰن کو منتخب کرلیا اگرچہ خدا نے عبدالکریم کو ہم سے لے لیا تو عبدالرحمٰن کو دوبارہ ہمیں دے دیا۔ وہی مرض اُن کے دامنگیر ہوگئی آخر وہ اسی بندہ کی دعاؤں سے شفایاب ہوگئے فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ میرا صدہا مرتبہ کا تجربہ ہے کہ خدا ایسا کریم ورحیم ہے کہ جب اپنی مصلحت سے ایک دعا کو منظور نہیں کرتا تو اس کے عوض میں کوئی اور دعا منظور کرلیتا ہے جو اُس کے مثل ہوتی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰیَۃٍ اَوۡ نُنۡسِہَا نَاۡتِ بِخَیۡرٍ مِّنۡہَاۤ اَوۡ مِثۡلِہَا اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ

(البقرۃ:107)

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ 338 تا340)

”ہماری جماعت ہر نماز کی آخری رکعت میں بعد رکوع مندرجہ ذیل دعا بکثرت پڑھے“

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

(البقرۃ:202)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ سے بچا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی راویت ہے کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا بکثرت پڑھا کرتے تھے۔

(بخاری کتاب الدعوات)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس دعا کی بابت فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

(البقرۃ:202)

اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے لیکن کس دنیا کو؟ حسنۃ الدنیا کو جو آخرت میں حسنات کی موجب ہو جاوے۔ اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آجاتا ہے کہ مومن کو دنیا کے حصول میں حسنات الآخرۃ کا خیال رکھنا چاہیے۔ اور ساتھ ہی حسنۃ الدنیا کے لفظ میں اُن تمام بہترین ذرائع حصول دنیا کا ذکر آگیا ہے جو ایک مومن مسلمان کو حصولِ دنیا کے لئے اختیار کرنے چاہئیں۔ دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو۔“

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 494 تا 495، ایڈیشن 2016ء)

”۔۔۔ہماری جماعت ہر نماز کی آخری رکعت میں بعد رکوع مندرجہ ذیل دعا بکثرت پڑھے

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ“

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 8، ایڈیشن 2016ء)

یہ بھی ایک شرک ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:

”یہ بھی ایک شرک ہے کہ آدمی ڈپلومے یا سند پر بھروسہ کرے۔ اک مرتبہ ایک شخص نے جو افسر مدارس تھا اور میں بھی پنڈ دادنخاں میں مدرس تھا۔ مجھ سے کسی بات پر کہا کہ آپ کو ڈپلومے کا گھمنڈ ہے۔ میں نے اپنے آدمی سے کہا۔ ڈپلومہ لاؤ جس کو یہ خدا سمجھے ہوئے ہے وہ ہمارے پاس بھی ایک ہے۔ منگوا کر اسی وقت اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ وہ آدمی بڑا حیران ہوا۔ مجھ سے کہا آپ کو کوئی جوش ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ کہا کوئی رنج ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ آپ نے اس کو باعث غرور و تکبر، موجب روزی سمجھا ہے۔ میں نے اس کو پارہ پارہ کر کے دکھایا ہے کہ میرا ان چیزوں پر بحمد اللہ بھروسہ نہیں۔“

(مرقات الیقین فی حیات نورالدین صفحہ 213)

حد سے زیادہ تکذیب کا انجام

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام:

’’جیسا کہ نوح کے وقت میں ہوا کہ ایک قوم کی تکذیب سے دنیا پر عذاب آگیا بلکہ پرند چرند وغیرہ بھی اس عذاب سے باہر نہ رہے۔ غرض عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب کسی صادق کی حد سے زیادہ تکذیب کی جائے یا اس کو ستایا جائے تو دنیا میں طرح طرح کی بلائیں آتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تمام کتابیں یہ بیان کرتی ہیں اور قرآن شریف بھی یہی فرماتا ہے۔۔۔‘‘

(حقیقۃالوحی روحانی خزائن جلد22 صفحہ164 تا167)

بکریاں چرانا

آنحضرت ﷺ ابو طالب کے ساتھ رہتے تھے۔ اس زمانے میں عام طور پر بچوں کو بکریاں چرانے کے کام پر لگا دیا جاتا اس لیے آپؐ نے بھی کبھی کبھی یہ کام کیا اور بکریاں چرائیں۔ زمانہ نبوت میں آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ بکریاں چَرانا انبیاء کی سنت ہے۔ اور میں نے بھی بکریاں چرائی ہیں۔ چنانچہ ایک موقع پر آپؐ کے اصحاب جنگل میں پیلو جمع کر کے کھانے لگے تو آپؐ نے فرمایا:

’’کالے کالے پیلو تلاش کر کے کھاؤ کیونکہ جب میں بکریاں چرایا کرتا تھا اس وقت کا میرا تجربہ ہے کہ کالے رنگ کے پیلو زیادہ عمدہ ہوتے ہیں۔‘‘

(بخاری کتاب بدء الخلق)

حضرت اقدس علیہ السلام اپنے عہدِ طفولیت کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ ایک دفعہ آپؑ بچپن میں گاؤں سے باہر ایک کنوئیں پر بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؑ کو کسی چیز کی ضرورت محسوس ہوئی جو گھر سے لانی تھی۔ اس وقت آپؑ کے پاس ایک شخص بکریاں چرا رہا تھا۔ آپؑ نے اس شخص سے کہا مجھے یہ چیز لا دو۔ اس نے کہا میاں میری بکریاں کون دیکھے گا؟

آپؑ نے کہا تم جاؤ میں ان کی حفاظت کروں گا اور چراؤں گا۔ چنانچہ آپؑ نے اس کی بکریوں کی نگرانی کی اور اس طرح خدا نے نبیوں کی سنت آپؑ سے پوری کرا دی۔

(سیرت المہدی حصہ اوّل صفحہ250)

چرخہ کائنات

ایک عالم نے ایک بڑھیا کو چرخہ کاتتے دیکھ کر فرمایا کہ بڑھیا ”ساری عمر چرخہ ہی کاتا یا کچھ اپنے خدا کی بھی پہچان کی؟“ بڑھیا نے جواب دیا ”بیٹا سب کچھ اسی چرخے میں دیکھ لیا۔“ عالم نے پوچھا۔ ”بڑی بی! تو بتاؤ کہ خدا ہے کہ نہیں“ بڑھیا نے جواب دیا کہ ”ہاں ہر گھڑی ہر وقت خدا موجود ہے۔“ عالم نے پوچھا مگر اس کی کوئی دلیل؟ بڑھیا بولی۔ دلیل یہ میرا چرخہ، کہ جب تک اس چرخے کو چلاتی رہوں یہ برابر چلتا رہتا ہے اور جب میں اسے چھوڑ دیتی ہوں یہ ٹھہر جاتا ہے۔ جب اس چھوٹے سے چرخے کو ہر وقت چلانے کی ضرورت ہے تو زمین و آسمان، چاند، سورج جیسے بڑے بڑے چرخوں کو کس طرح چلانے والے کی ضرورت نہ ہو گی، ہم نے کبھی زمین و آسمان ٹھہرے نہیں دیکھے تو جان لیا کہ اس کو چلانے والا ہر گھڑی موجود ہے۔ مولوی صاحب نے سوال کیا ”اچھا یہ بتاؤ کہ آسمان و زمین کا چرخہ چلانے والا ایک ہے یا دو؟“ بڑھیا نے کہا ”ایک ہے“ اور اس دعویٰ کی دلیل بھی میرا یہ چرخہ ہی ہے اس چرخہ کو جب میں اپنی مرضی سے ایک طرف چلاتی ہوں یہ چرخہ میری مرضی سے ایک ہی طرف چلتا ہے۔ اگر کوئی دوسری چلانے والی بھی ہوتی، پھر یا تو وہ میری مددگار ہو کر میری مرضی کے مطابق چرخہ چلاتی تب چرخے کی رفتار تیز ہو جاتی اور اگر وہ میری مرضی کے خلاف اور میرے چلانے کی مخالف جہت پر چلاتی تو یہ چرخہ چلنے سے ٹھہر جاتا ٹوٹ جاتا، مگر ایسا نہیں ہوتا اس وجہ سے کہ کوئی دوسری چلانے والی ہی نہیں ہے اسی طرح زمین و آسمان کا چلانے والا اگر کوئی دوسرا بھی ہوتا تو دن رات کے نظام میں فرق آجاتا یا تو اس کی رفتار تیز ہو جاتی۔ یا یہ چلنے سے ٹھہر جاتا۔ جب ایسا نہیں ہوتا تو ثابت ہوا زمین و آسمان کو چلانے والی ایک ہی ہستی ہے۔

(سو دلچسپ واقعات صفحہ 24)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز:

”اگر خلیفہ وقت کی باتوں پر کان نہیں دھریں گے تو آہستہ آہستہ نہ صرف اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضلوں سے دور کر رہے ہوں گے۔ بلکہ اپنی نسلوں کو بھی دین سے دور کرتے چلے جائیں گے۔“

(خطبات مسرور جلد 8 صفحہ 191)

”آج جبکہ دنیا مادہ پرست ہو چکی ہے۔ مذہب سے دُور اور اپنے خالق کو بھول چکی ہے ان حالات میں ہر احمدی کا یہ کام ہے کہ ہستی باری تعالیٰ کے دلائل سیکھے۔ تعلق باللہ میں ترقی کرے اور سب دنیا کو اس زندگی بخش حقیقت سے روشناس کرائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔“

(ہفت روزہ بدر قادیان 24-31 دسمبر 2020ء)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 29 مئی 2021ء)

/https://www.alfazlonline.org/29/05/2021/37232



حاصل مطالعہ

قسط6

(مولانا عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد لندن)

نیکی میں پہل کرنا

حضرت ابو ایوب انصاری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرے اور جب دونوں ایک دوسرے سے ملیں تو اِدھر اُدھر نہ منہ پھیر لیں۔ فرمایا ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الھجرۃ)

درود شریف گناہوں کو نابود کرتا ہے

حضرت ابو بکر صدیقؓ فرماتے ہیں آنحضرتؐ پر درُود بھیجنا اس سے کہیں بڑھ کر گناہوں کو نابود کرتا ہے جتنا کہ ٹھنڈا پانی پیاس کو۔ اور آپؐ پر سلام بھیجنا گردنوں کو آزاد کرنے سے بھی زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور آپؐ کی محبت اللہ کی راہ میں جان دینے یا جہاد کرنے سے بھی افضل ہے۔

(تفسیر در منثور جلد6 صفحہ 654)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اہم ارشاد

”نبی کے لفظ سے اس زمانہ کے لئے صرف خدا تعالیٰ کی یہ مراد ہے کہ کوئی شخص کامل طور پر شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ حاصل کرے اور تجدید دین کے لئے مامور ہو۔ یہ نہیں کہ وہ کوئی دوسری شریعت لاوے کیونکہ شریعت آنحضرت ﷺ پر ختم ہے اور آنحضرت ﷺ کے بعد کسی پر نبی کے لفظ کا اطلاق بھی جائز نہیں جب تک اس کو امّتی بھی نہ کہا جائے جس کے معنٰی ہیں کہ ہر ایک انعام اُس نے آنحضرت ﷺ کی پیروی سے پایا ہے نہ براہِ راست۔“

(تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن جلد20 صفحہ 401)

دُعائیں بہت کرو

''اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دُعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دُعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔ لیکن جو سستی میں زندگی بسر کرتا ہے اُسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہیں۔ اگر تم ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو گے تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بہت پکا ہے وہ کبھی تم سے ایسا سلوک نہ کرے گا جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے۔''

(ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 232 ایڈیشن 2003ء)

پاک اور کامل توحید

حضرت مسیح پاک علیہ السلام فرماتے ہیں:

''بات یہی سچ ہے کہ جب تک زندہ خدا کی زندہ طاقتیں انسان مشاہدہ نہیں کرتا شیطان اُس کے دل میں سے نکلتا اور نہ سچی توحید اُس کے دل میں داخل ہوتی ہے اور نہ یقینی طور پر خدا کی ہستی کا قائل ہو سکتا ہے۔ اور یہ پاک اور کامل توحید صرف آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے ملتی ہے۔''

(حقیقۃ الوحی، صفحہ 115 تا 118)

بیعت

''اگر بیعت کے بعد اپنی حالت میں تبدیلی نہ کی جاوے تو پھر یہ استخفاف ہے۔ بیعت بازیچۂ اطفال نہیں ہے۔ در حقیقت وہی بیعت کرتا ہے جس کی پہلی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے اور ایک نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 257)

برکات نماز کا حصول

''اس میں شک نہیں کہ نماز میں برکات ہیں مگر وہ برکات ہر ایک کو نہیں مل سکتے۔ نماز بھی وہی پڑھتا ہے جس کو خدا تعالیٰ نماز پڑھاوے ورنہ وہ نماز نہیں نرا پوست ہے جو پڑھنے والے کے ہاتھ میں ہے۔ اِس کو مغز سے کچھ واسطہ اور تعلق ہی نہیں۔ اسی طرح کلمہ بھی وہی پڑھتا ہے جس کو خدا تعالیٰ کلمہ پڑھوائے۔ جب تک نماز اور کلمہ پڑھنے میں آسمانی چشمہ سے گھونٹ نہ ملے تو کیا فائدہ؟ وہ نماز جس میں حلاوت اور

ذوق ہو اور خالق سے سچا تعلق قائم ہو کر پوری نیازمندی اور خشوع کا نمونہ ہو اس کے ساتھ ہی ایک تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے جس کو پڑھنے والا فوراً محسوس کر لیتا ہے کہ اب وہ وہ نہیں رہا جو چند سال پہلے تھا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 597۔ ایڈیشن 2003ء)

خدا کے نشان کب ظاہر ہوتے ہیں؟

یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دُعائیں منظور ہوتی ہیں بلکہ بڑا معجزہ اُن کا استجابتِ دُعا ہی ہے۔ جب ان کے دلوں میں کسی مصیبت کے وقت شدت سے بے قراری ہوتی ہے اور اِس شدید بیقراری کی حالت میں وہ اپنے خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں تو خدا اُن کی سُنتا ہے اور اس وقت ان کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ خدا ایک مخفی خزانہ کی طرح ہے۔ کامل مقبولوں کے ذریعہ سے وہ اپنا چہرہ دکھلاتا ہے۔ خدا کے نشان تبھی ظاہر ہوتے ہیں جب اس کے مقبول ستائے جاتے ہیں۔ اور جب حد سے زیادہ اُن کو دُکھ دیا جاتا ہے تو سمجھو کہ خدا کا نشان نزدیک ہے بلکہ دروازہ پر کیونکہ یہ وہ قوم ہے کہ کوئی اپنے پیارے بیٹے سے ایسی محبت نہیں کرے گا جیسا کہ خدا ان لوگوں سے کرتا ہے جو دل و جان سے اس کے ہو جاتے ہیں۔ وہ اُن کے لئے عجائب کام دکھلاتا ہے اور ایسی اپنی قوت دکھلاتا ہے کہ جیسا ایک سوتا ہوا شیر جاگ اٹھتا ہے۔ خدا مخفی ہے اور اس کے ظاہر کرنے والے یہی لوگ ہیں۔ وہ ہزاروں پردوں کے اندر ہے اور اس کا چہرہ دکھلانے والی یہی قوم ہے۔

(حقیقۃ الوحی، صفحہ 19)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"اسلام جو خدا کا کلام ہے سائنس سے جو خدا کے فعل کی تشریح ہے کسی صورت میں ٹکرا نہیں سکتا۔ کیونکہ سائنس کا مقصد تو صرف یہ ہے کہ وہ خواص اشیاء معلوم کرے اور خواص اشیاء کے معلوم ہونے پر اسلام کی صداقت ثابت ہو گی۔"

(تفسیر کبیر جلد 1 صفحہ 270)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ آج

بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نوازرہا ہے جس طرح پہلے وہ نوازتا رہا ہے اور ان شاء اللہ نوازتا رہے گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 21 مئی 2004ء)

درود شریف پڑھنے کے لئے کوشش کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"درود پڑھنے کے لئے کس طرح کوشش ہونی چاہئے؟ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک مرید کو لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں اور جیسا کہ کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریم ﷺ کے لئے برکت چاہیں اور بہت ہی تضرع سے چاہیں اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو بلکہ چاہئے کہ حضرت نبی کریم ﷺ سے سچی دوستی اور محبت ہو اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت ﷺ کے لئے مانگی جائیں کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں... اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے کہ انسان کبھی نہ تھکے اور نہ ملول ہو اور نہ اغراض نفسانی کا دخل ہو (ذاتی غرض کوئی نہ ہو)۔ اور محض اسی غرض کے لئے پڑھے کہ آنحضرت ﷺ پر خداوند کریم کے برکات ظاہر ہوں۔"

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 534 تا 535 مکتوب بنام میر عباس علی شاہ مکتوب نمبر 18)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 3 اگست 2021ء)

/https://www.alfazlonline.org/03/08/2021/40993



حاصل مطالعہ

قسط 7

(مولانا عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد لندن)

ارشاد نبوی ﷺ

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''راستوں پر مجالس لگانے سے اجتناب کرو۔ اور اگر مجبوراً ایسا کرنا پڑے تو پھر راستوں کے حقوق ادا کرو جو یہ ہیں کہ آنکھیں جھکا کر رکھو، تکلیف دہ چیزوں کو ہٹاؤ، سلام کا جواب دو، نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو، اور سائل کی رہنمائی کرو اور اچھی باتیں کرو۔''

(صحیح مسلم کتاب السلام باب من حق الجلوس)

(ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے

''میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403)

مسیح پاکؑ کی تحریرات کی عظمت

آپؑ اپنی تحریرات کی اہمیت کے بارہ میں ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں:

”میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہر گز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مُردہ دلوں کیلئے آب حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جُرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اُسکے سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا زمین پر اسکو کوئی بند نہیں کر سکتا سو تم مقابلہ کیلئے جلدی نہ کرو اور دیدہ و دانستہ اس الزام کے نیچے اپنے تئیں داخل نہ کرو“

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 104)

صحبت صالحین

حضرت مسیح موعودؑ صحبتِ صالحین کی افادیت سے متعلق فرماتے ہیں:

”جو شخص شراب خانہ میں جاتا ہے خواہ وہ کتنا ہی پرہیز کرے اور کہے کہ میں نہیں پیتا ہوں لیکن ایک دن آئے گا کہ وہ ضرور پیئے گا۔ پس اس سے کبھی بے خبر نہیں رہنا چاہیئے کہ صحبت میں بڑی تاثیر ہے..... جو شخص نیک صحبت میں جاتا ہے خواہ وہ مخالفت ہی کے رنگ میں ہو لیکن وہ صحبت اپنا اثر کئے بغیر نہ رہے گی۔ اور ایک نہ ایک دن وہ اس مخالفت سے باز آجائے گا۔“

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 247)

حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کا ایک حسین پہلو

جماعت کے بلند پایہ عالم، حرارتِ ایمانی سے بھرپور، دین کے بے لوث خادم، عبد الرحمٰن خادم مرحوم ابتدائی عمر ہی سے بڑے جوشیلے جوان تھے، مولانا ظفر علی خان کسی جلسہ میں تقریر کے لئے کھڑے ہوئے تو خادم صاحب اپنے فطری جوش و جذبہ سے مولانا ظفر علی سے سوالات کرنے لگے، آپ نے ان سے کہا کہ جماعت کے فلاں لٹریچر اور فلاں تعلیم کے خلاف بات کی ہے، حالانکہ آپ بزرگ ہیں غلط بیانی کرتے ہیں ہمیں اس کا جواب دیں۔ مولانا خادم صاحب کی بار بار مداخلت سے تنگ آکر سٹیج سے اُترے اور کہا کہ میں

ایسی بیہودہ مجلس میں تقریر نہیں کرونگا یہ کہہ کر اپنے گھر کی طرف پیدل روانہ ہو گئے، لیکن خادم صاحب ان کا پیچھا چھوڑنے والے کہاں تھے۔ ساتھ ہی احمدیہ ہوسٹل کے چند اور احمدی جوان بھی ہو لئے اور بار بار یہی کہتے گئے کہ مولانا ہماری بات کا جواب کیوں نہیں دیتے، حتّٰی کہ گھر آ گیا اور مولانا ظفر علی خان نے نہایت غصہ سے کواڑ بند کر کے کُنڈی لگالی۔

خادم صاحب مرحوم نے حضرت صاحب کو قادیان خط لکھا جس میں یہ ساری روئیداد درج تھی اور آخر میں لکھا کہ اردو محاورہ کے مطابق ”جھوٹے کو گھر تک پہنچا کر آئے“ خادم صاحب اب دادِ تحسین کے منتظر تھے اور بڑی بے تابی سے خط کا انتظار کر رہے تھے، آخر حضور کا خط آیا، لکھا تھا:

”آپ کا خط پہنچا، خوشی کی بجائے افسوس ہوا، آخر مولانا ظفر علی خان صاحب بھی اپنے حلقہ میں ایک معزز اور قابلِ احترام شخصیت ہیں اور اسلام کسی کے ساتھ تمسخر کی اجازت نہیں دیتا، میں آپ سے ناراض ہوں اور اس وقت تک معاف نہ کروں گا جب تک مولانا آپ کو معاف نہ کر دیں۔“

خادم صاحب نے بیان کیا کہ ہمارے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے، یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے؟ ہمارا خلیفہ ہم سے ناراض ہو گیا ہے۔ وہ خط لیکر دوڑے مولانا کے گھر آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا مولانا باہر آئے، آپ کو دیکھا اور دروازہ بند کرنے لگے، مگر خادم صاحب مرحوم جلدی سے دو کواڑوں کے درمیان آ گئے اور عاجزی سے کہا، مولانا! میں بحث کرنے نہیں معافی مانگنے آیا ہوں۔

مولانا معافی کا لفظ سن کر چکرا گئے کہ کہیں یہ کوئی دھوکا تو نہیں، مگر خادم صاحب مرحوم کے چہرے پر لجاجت اور عاجزی کے تأثرات پڑھ لئے۔ خادم صاحب اندر گئے اور مولانا کے سامنے حضرت صاحب کا خط رکھ دیا۔ خط پڑھ کر مولانا کی آنکھیں بھر آئیں، کہنے لگے کہ میں ایسے اخلاق کا مظاہرہ رسول اللہؐ کے بعد صرف آپؐ کے صحابہ تک محدود سمجھتا تھا۔

خادم صاحب مرحوم کہنے لگے، ”مولانا جلدی معافی لکھئے ہماری تو دنیا اندھیر ہو گئی ہے۔“

بہر حال آپ کسی بھی پہلو سے سیدنا محمود کی زندگی کو پرکھئے ہر پہلو قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کے اخلاقِ حسنہ کی انعکاسی کرتا ہوا نظر آئے گا۔

(ملت کا فدائی صفحہ 60، 61 بحوالہ سوانح فضل عمر جلد 5)

تعریف وہ جو دشمن کرے

رسالہ 'ترجمان القرآن' کے مدیر سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے لکھا ہے:

میں اکثر اوقات اس پر غور کرتا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ مرزا غلام احمد کو اپنے مشن میں اس قدر کامیابی حاصل ہوئی؟ ''مجھے مرزا صاحب کی کامیابیوں کا سلسلہ لامتناہی نظر آتا ہے۔ مرزائیوں کی حفاظت کے سامان غائب سے پیدا ہو جاتے ہیں۔... خود دوسری طرف مرزائیوں کے مخالفین کی تباہی کے سامان بھی غیب سے ظہور میں آجاتے ہیں۔''

(ماہنامہ ترجمان القرآن۔ اگست 1934ء، صفحہ 57-58)

مصائب سے بچنے کا ذریعہ

اِس دور میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے قرآن کریم کی تلاوت کی تاکید فرمائی ہے، حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب اپنے والد حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوٹی کے حوالے سے ایک روایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میرے والد صاحب مرحوم و مغفور نے ایک دن صبح کے وقت مجھے تلاوت قرآن کریم میں باقاعدگی کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ آج حضرت مسیح موعودؑ نے خاص طور پر اس امر پر زور دیا ہے کہ آنے والی تباہی میں ان لوگوں کو میں دین و دنیا کے لحاظ سے سخت تباہی میں دیکھتا ہوں جو قرآن کریم سے وابستگی اور اس کی تلاوت کے التزام سے غافل ہیں۔ صرف وہی لوگ بچائے جائیں گے جو قرآن کریم سے وابستگی رکھتے ہوں گے، یہی اس مصیبت سے بچنے کا ذریعہ ہے''

(اصحاب احمد جلد ششم صفحہ 124 از ملک صلاح الدین صاحب ایم اے)

آئندہ کی زندگی یہیں دکھلائی جاتی ہے

حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا:

''آئندہ کی زندگی محض ایمانی ہے لیکن ایک متّقی کو آئندہ کی زندگی یہیں دکھلائی جاتی ہے انہیں اِسی زندگی میں خدا ملتا ہے، نظر آتا ہے اور اُن سے باتیں کرتا ہے۔ سو اگر ایسی صورت کسی کو نصیب نہیں تو اس کا مرنا اور یہاں سے چلے جانا نہایت خراب ہے۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 12)

قرآن کریم اور سائنس

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:

”میں اپنے ایمان سے کہتا ہوں کہ میں ہرگز ہرگز تسلیم نہیں کرتا کہ علوم کی ترقی اور سائنس کی ترقی قرآن شریف یا اسلام کے مخالف ہے۔ سچے علوم ہوں وہ جس قدر ترقی کریں گے۔ قرآن شریف کی حمد اور تعریف اسی قدر زیادہ ہو گی“

(حقائق الفرقان جلد4 صفحہ58)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات خوبیوں کی تلاش

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

”ایک دوسرے کی خامیاں تلاش کرنے کی بجائے ایک دوسرے کی خوبیاں تلاش کریں“

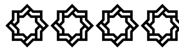
(خطبہ جمعہ فرمودہ 8 نومبر 2013ء)

”جہاں یہ ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے نفس کی کمزوریوں کو دیکھے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ہم بحیثیت قوم اپنی کمزوریوں کو دیکھیں اور انکی نشاندہی کریں اور پھر بحیثیت قوم ان کا علاج اور تدارک کریں“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 13 فروری 2015ء)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 20 اگست 2021ء)

/https://www.alfazlonline.org/20/08/2021/42286



حاصلِ مطالعہ

قسط نمبر 8

(مولانا عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد لندن)

نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ اے اللہ کے رسولؐ! میں گناہ کا مرتکب ہوا ہوں اور سزا کا مستحق ہوں۔ نماز کا وقت ہو چکا تھا اس شخص نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نماز ختم ہوئی تو اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! میں سزا کا مستحق ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے مقررہ قانون کے مطابق سزا دیجیے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تُو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ اس نے کہا جی حضورؐ! پڑھی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اس نیکی کی وجہ سے تجھے بخش دیا گیا ہے۔ نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔

(بخاری، کتاب المحاربین اذا اقرب لحد)

ارشادِ مبارک

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

”اللہ کی قسم! مَیں ہی مسیح موعود ہوں اور میرے رب نے مجھے سلطانِ مبین عطا فرمایا ہے اور میں اپنے ربّ کی طرف سے بصیرت پر قائم ہوں۔“

(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 90 تا 92)

سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب

مشہور مستشرق فلپ کے حتی لکھتے ہیں:

”دنیا میں عیسائیوں کی تعداد مسلمانوں سے تقریباً دوگنا ہے لیکن اس کے باوجود وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ تمام کتابوں کے مقابلے میں صرف قرآن کریم ہی سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ اس کی وجہ

یہ ہے کہ عبادتوں میں استعمال ہونے کے علاوہ یہ ایک ایسی کتاب بھی ہے جس کے ذریعہ ہر نوجوان مسلمان عربی سیکھتا ہے۔“

(تاریخ عرب از فلپ کے حتی، آصف جاوید برائے نگارشات باب 5 صفحہ 35)

قبولیتِ دعا کے دو ذرائع

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”ہر مخلص مومن کو چاہیے کہ یُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ پر عمل کرے۔ اور خدا سے دعا کرے تا وہ تبلیغ اسلام کے لئے آسانیاں میسر فرمائے اور اسلام کے قیام کے سامان پیدا کرے۔ اور یہ دعائیں انہی لوگوں کی قبول ہوں گی جو اقامۃ الصلوٰۃ کرنے والے ہوں گے۔

جو لوگ نمازیں باقاعدہ اور بلا سخت مجبوری کے باجماعت ادا نہیں کرتے ان کی دعا کم سُنی جاتی ہے۔

اسی طرح یہ دعا انہی کی سنی جائے گی جو اخلاص سے اسلام کے لئے مالی قربانیاں کرنے والے ہوں گے۔“

(تفسیر کبیر جلد سوئم صفحہ 481)

پاکیزہ صحبت کی برکات

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی خدا نما مجلس اور پاکیزہ صحبت کی برکتوں نے کس طرح آپ کے خدام میں عشق قرآن اور ایثار نفس کے اوصاف نمایاں کر دیئے۔ اس کا ایک نمونہ حضرت ماسٹر چوہدری محمد علی خان صاحب اشرف کے قلم سے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں:

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم کرم دین کے مقدمہ میں بہت سے لوگ حضرت اقدس کے ساتھ گورداسپور میں تھے۔ میرے پاس ایک بڑے سائز کا مترجم قرآن شریف تھا۔ جو مہاراجہ صاحب کپور تھلہ نے اپنے ہاتھ سے دربار خاص میں مجھے انعام دیا تھا۔ کیونکہ میں نے آٹھویں جماعت خاص امتیاز سے مہاراجہ کی ریاست میں پاس کی تھی اور مجھ سے دریافت کیا گیا تھا انعام میں کیا لوگے تو میں نے قرآن مجید مترجم کے لئے عرض کیا اور وہی مجھ کو دیا گیا۔ جس پر ماسوائے یونیورسٹی پنجاب کی سند کے ریاست کی طرف سے بھی مطبوعہ سند جلد قرآن کریم کے اندر کی طرف آویزاں و چسپاں تھی۔ وہ قرآن کریم چونکہ موٹے حروف میں تھا نیز مجھے انعام میں ملا ہوا تھا۔ مجھے اتنا عزیز تھا کہ ہمیشہ میں اس انعامی قرآن شریف کو سفر و حضر میں اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ حضرت کے دوست احباب بھی وہاں موجود تھے۔ حضرت مولوی عبد الستار صاحب

کابلی بھی تھے۔ انہوں نے اس قرآن شریف کو دیکھ کر ایسا پسند کیا کہ مجھ سے مانگنے پر مجبور ہو گئے۔ مجھے فرمایا کہ ”چونکہ میری نظر کمزور ہے اس لئے مجھے اپنا جلی حروف والا قرآن کریم دے دو“ اور مجھے چھوٹی سی عکسی حمائل اس کے بدلے میں دے دی اور قرآن مجید مجھ سے لے لیا۔

حضرت اقدس کی صحبت میں رہنے سے چھوٹے چھوٹے بچوں میں بھی ایثار کا مادہ ہو گیا تھا۔ باوجودیکہ میں طالب علم تھا اور انعامی قرآن کریم کا گرویدہ مگر میں نے ان کی درخواست کو رد کرنا مناسب نہ سمجھا اور ان سے دعائیں لیں۔

(الحکم 28 جنوری 1936ء صفحہ 5)

سب نماز پر قائم ہو جائیں

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”مَیں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں اور رات کو اٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور مُمسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں۔ اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ یہ میری دعائیں خدا تعالیٰ قبول کرے گا اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے مَیں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 619)

چندہ دینے سے ایمانی طاقت حاصل ہو گی

حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں:

”میں نے اپنی جماعت کے لوگوں کو بارہا کہا ہے کہ جو شخص دینی لحاظ سے کمزور ہو وہ اگر اَور نیکیوں میں حصہ نہ لے سکے اس سے چندہ ضرور لیا جائے کیونکہ جب وہ مال خرچ کرے گا تو اس سے اس کو ایمانی طاقت حاصل ہو گی اور اس کی جرأت اور دلیری بڑھے گی اور وہ دوسری نیکیوں میں بھی حصہ لینے لگ جائے گا۔“

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 612)

خلافت سے فیض پانے کی شرط

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرماتے ہیں:

''تمکنت حاصل کرنے اور نظام خلافت سے فیض پانے کیلئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ نماز قائم کرو۔ کیونکہ عبادت اور نماز ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہوگی ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس انعام کے بعد اگر تم میرے شکر گزار بنتے ہوئے میری عبادت کی طرف توجہ نہیں دوگے تو نافرمانوں میں سے ہوگے۔ پھر شکر گزاری نہیں ناشکر گزاری ہوگی اور نافرمانوں کے لئے خلافت کا وعدہ نہیں ہے بلکہ مومنوں کے لئے ہے۔ پس یہ انتباہ ہے ہر اُس شخص کیلئے جو اپنی نمازوں کی طرف توجہ نہیں دیتا کہ نظام خلافت کے فیض تم تک نہیں پہنچیں گے۔ اگر نظام خلافت سے فیض پانا ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کرو کہ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ یعنی میری عبادت کرو۔ اس پر عمل کرنا ہوگا پس احمدی کو یہ بات اپنے ذہن میں اچھی طرح بٹھا لینی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس انعام کا جو خلافت کی صورت میں جاری ہے تب فائدہ اٹھا سکیں گے جب اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہونگے۔''

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 151)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 29 ستمبر 2021ء)

https://www.alfazlonline.org/29/09/2021/45078/



حاصلِ مطالعہ

قسط نمبر 9

(مولانا عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد لندن)

ارشاد نبویؐ

حضرت ابو ایّوبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا گُر بتایئے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز باجماعت پڑھو، زکوٰۃ دو اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور حُسن سلوک کرو۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان الذی ید خلہ بہ الجنۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں۔ مگر تین عمل ختم نہیں ہوتے۔ اوّل صدقہ جاریہ۔ دوسرے ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ تیسرے ایسی نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔

(مسلم کتاب الوصیۃ باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ)

دُعاؤں میں جوش

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”قبولیتِ دعا کیلئے ضرور ہے کہ اس میں ایک جوش ہو کیونکہ جس دعا میں جوش نہ ہو وہ صرف لفظی بڑبڑ ہے حقیقی دعا نہیں۔ مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ دعا میں جوش پیدا ہونا ہر یک وقت انسان کے اختیار میں نہیں بلکہ انسان کیلئے اشد ضرورت ہے کہ دعا کرنے کے وقت جو اُمور دلی جوش کے محرک ہیں وہ اُس کے خیال میں حاضر ہوں اور یہ بات ہر ایک عاقل پر روشن ہے کہ دلی جوش پیدا کرنے والی صرف دو ہی چیزیں ہیں۔ ایک خدا کو کامل اور قادر اور جامع صفاتِ کاملہ خیال کر کے اس کی رحمتوں اور کرموں کو ابتداء سے انتہاء تک اپنے وجود اور بقا کے لئے ضروری دیکھنا اور تمام فیوض کا مبدء اسی کو خیال کرنا۔ دوسرے اپنے تئیں اور اپنے

تمام ہم جنسوں کو عاجز اور مفلس اور خدا کی مدد کا محتاج یقین کرنا یہی دو اَمر ہیں جن سے دعاؤں میں جوش پیدا ہوتا ہے۔“

(روحانی خزائن جِلد ا صفحہ 568 تا 569 حاشیہ)

مسجد تم کو مل جائے

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ایک دفعہ کپور تھلہ کے احمدیوں اور غیر احمدیوں کا وہاں کی ایک مسجد کے متعلق مقدمہ ہو گیا جِس جج کے پاس یہ مقدمہ تھا اُس نے مخالفانہ روّیہ اختیار شروع کر دیا۔ اس پر کپور تھلہ کی جماعت نے گھبرا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دعا کے لیے خط لکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس کے جواب میں انہیں تحریر فرمایا کہ اگر میں سچا ہوں تو مسجد تم کو مل جائے گی۔ مگر دوسری طرف جج نے اپنی مخالفت بدستور جاری رکھی اور آخر اس نے احمدیوں کے خلاف فیصلہ لکھ دیا۔ مگر دوسرے دن جب وہ فیصلہ سنانے کے لیے عدالت میں جانے کی تیاری کرنے لگا تو اُس نے نوکر سے کہا۔ مجھے بوٹ پہنا دو۔ نوکر نے ایک بوٹ پہنایا اور دوسرا ابھی پہنا ہی رہا تھا کہ کھٹ کی آواز آئی۔ اُس نے اوپر دیکھا تو جج کا ہارٹ فیل ہو چکا تھا۔ اُس کے مرنے کے بعد دوسرے جج کو مقرر کیا گیا اور اُس نے پہلے فیصلہ کو بدل کر ہماری جماعت کے حق میں فیصلہ کر دیا جو دوستوں کے لیے ایک بہت بڑا نشان ثابت ہوا۔ اور اُن کے ایمان آسمان تک جا پہنچے“۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 27-28)

دِلربا راحت بخش کتاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓفرماتے ہیں:

”میں نے دنیا کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں اور بہت ہی پڑھی ہیں مگر ایسی کتاب دنیا کی دِلربا راحت بخش، لذّت دینے والی، جس کا نتیجہ دکھ نہ ہو نہیں دیکھی۔ جس کو بار بار پڑھتے ہوئے، مطالعہ کرتے ہوئے اور اس پر فکر کرنے سے جی نہ اُکتائے، طبیعت نہ بھر جائے اور یا بدخُو دل اکتا جائے اور اسے چھوڑ نہ دینا پڑا ہو۔ مَیں پھر تم کو یقین دلاتا ہوں کہ میری عمر، میری مطالعہ پسند طبیعت، کتابوں کا شوق اس امر کو ایک بصیرت اور کافی تجربہ کی بنا پر کہنے کے لئے جرأت دلاتے ہیں کہ ہرگز ہرگز کوئی کتاب ایسی موجود نہیں ہے۔ اگر ہے تو وہ ایک ہی کتاب ہے۔ وہ کونسی کتاب؟

ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ

کیسا پیارا نام ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کے سوا کوئی ایسی کتاب نہیں ہے کہ اس کو جتنی بار پڑھو جس قدر پڑھو اور جتنا اس پر غور کرو اسی قدر لطف اور راحت بڑھتی جاوے گی۔ طبیعت اُکتانے کے بجائے چاہے گی اَور وقت اس پر صرف کرو۔ عمل کرنے کے لئے کم از کم جوش پیدا ہوتا ہے اور دل میں ایمان، یقین اور عرفان کی لہریں اُٹھتی ہیں۔‘‘

(حقائق الفرقان جلد اوّل صفحہ 34)

مولا کریم مجھے اطلاع فرما

حضرت مولوی فضل الٰہی صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں:

بندہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے لئے ماہ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف کے ایام میں بہت دعائے استخارہ کی اور دعا میں یہ درخواست تھی کہ مولا کریم مجھے اطلاع فرما کہ جس حالت میں اب میں ہوں یہ درست ہے یا نہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ ہے وہ درست ہے؟ اس پر مجھے دکھلایا گیا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں لیکن رخ قبلہ کی طرف نہیں ہے اور سورج کی روشنی بوجہ کسوف کے بہت کم ہے۔ جس سے تفہیم ہوئی کہ تمہاری موجودہ حالت کا نقشہ ہے۔ دوسرے روز بعد نماز عشاء پھر رو رو کر بہت دعا کی تو حضرت مسیح موعودؑ نے خواب میں فرمایا کہ اصل دعا کا وقت جوف اللیل کے بعد کا ہوتا ہے۔ جس طرح بچہ کے رونے پر والدہ کے پستان میں دودھ آجاتا ہے اسی طرح پچھلی رات گریہ وزاری خدا کے حضور کرنے سے خدا کا رحم قریب آجاتا ہے۔ اس کے بعد بندہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی غلامی اختیار کرلی۔

(رجسٹر روایات نمبر 12 صفحہ 322 تا 323)

غریب کی دلجوئی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مع خدام گول کمرہ میں کھانا کھا رہے تھے۔ ایک شخص درمیان میں ایسا تھا کہ اس کے کپڑے بالکل میلے اور پھٹے ہوئے تھے۔ ایک امیر اور خوش پوش نے اسے ذرا کہنی سے دبایا کہ پیچھے رہو۔ پھر کھالینا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر پڑ گئی۔ آپ نے کھڑے ہو کر تقریر فرمائی کہ

”ہماری جماعت غرباء کی جماعت ہے اور ہر مامور کی جماعت غرباء سے ترقی کرتی رہی ہے۔ اگر کسی ذی مقدرت دوست کو کوئی غریب بُرا معلوم ہو یا اس سے نفرت آوے تو اسے چاہیے خود الگ ہو جائے“

(الفضل 23 اپریل 1998ء)

لمبی عمر پانے کا نسخہ

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”دوسروں کے لیے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کو نفع پہنچاتے ہیں اور مفید وجود ہوتے ہیں اُن کی عمر دراز ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا وَ اَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ (ترجمہ) اور جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہوتی ہے وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے (الرعد:18) اور دوسری قسم کی ہمدردیاں چونکہ محدود ہیں اس لیے خصوصیت کے ساتھ جو خیر جاری قرار دی جاسکتی ہے وہ یہی دعا کی خیر جاری ہے۔ جب کہ خیر کا نفع کثرت سے ہے تو اس آیت کا فائدہ ہم سب سے زیادہ دعا کے ساتھ اُٹھاسکتے ہیں اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ جو دنیا میں خیر کا موجب ہوتا ہے اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور جو شر کا موجب ہوتا ہے وہ جلدی اُٹھالیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں شیر سنگھ چڑیوں کو زندہ پکڑ کر آگ پر رکھا کرتا تھا۔ وہ دو برس کے اندر ہی مارا گیا۔ پس انسان کو لازم ہے کہ وہ خَیۡرُ النَّاسِ مَنۡ یَّنۡفَعُ النَّاسَ بننے کے واسطے سوچتا رہے اور مطالعہ کرتا رہے۔ جیسے طبابت میں حیلہ کام آتا ہے۔ اس طرح نفع رسانی اور خیر میں بھی حیلہ ہی کام دیتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ انسان ہر وقت اس تاک اور فکر میں لگا رہے کہ کس راہ سے دوسرے کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 353)

دلوں کی حالت پاکیزہ بناؤ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حضور انور نے فرمایا کہ پاکیزگی صرف ظاہری عبادتوں سے نہیں ہے بلکہ دلوں کی حالت پاکیزہ بنانے سے ہے اور دلوں کی پاکیزگی عبادتوں کے ساتھ ساتھ بندوں کے حقوق ادا کرنے سے بھی ہوتی ہے۔ پس امراء کا غریبوں کے حقوق ادا کرتے ہوئے ان کیلئے مالی قربانیاں دینا انہیں پاک کرنے کا باعث بنتا ہے۔

(روزنامہ الفضل 29 جنوری 2008ء)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 9 دسمبر 2021ء)

/https://www.alfazlonline.org/09/12/2021/49419



حاصلِ مطالعہ

قسط10

(مولانا عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد لندن)

ارشاد نبیؐ

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو جو بھی تھکاوٹ، بیماری، بے چینی، تکلیف اور غم پہنچتا ہے، یہاں تک کہ اگر اس کو کوئی کانٹا بھی لگتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کی بعض خطائیں معاف کر دیتا ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب المرضی باب ما جاء فی کفارۃ المرض)

ہر مسلمان پر صدقہ کرنا ضروری ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی دن بھی ایسا نہیں کہ جس میں دو فرشتے جبکہ بندے صبح کو اُٹھتے ہیں نازل نہ ہوتے ہوں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے: اَے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدل عطا کر اور دوسرا کہتا ہے: بخیل کا مال رائیگاں جائے۔“ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مسلمان پر صدقہ کرنا ضروری ہے۔ لوگوں نے کہا: یا نبی اللہ! جو شخص طاقت نہ رکھے؟ آپؐ نے فرمایا: وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرے۔ خود بھی فائدہ اُٹھائے اور صدقہ بھی دے۔ انہوں نے کہا: اگر یہ بھی نہ ہو سکے؟ آپؐ نے فرمایا: حاجت مند مصیبت زدہ کی مدد کرے۔ انہوں نے کہا۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو؟ آپؐ نے فرمایا: چاہئے کہ اچھی بات پر عمل کرے اور بدی سے باز رہے۔ یہی اس کیلئے صدقہ ہے۔

(صحیح بخاری، جلد 3، کتاب الزکاۃ، مطبوعہ 2008ء قادیان)

ارشادات سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اسلام نے بڑے بڑے مصائب کے دن گزارے ہیں اب اس کا خزاں گذر چکا ہے اور اب اس کے واسطے موسم بہار ہے۔

(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 168)

"میرا صدہا مرتبہ کا تجربہ ہے کہ خدا ایسا کریم و رحیم ہے کہ جب اپنی مصلحت سے ایک دعا کو منظور نہیں کرتا تو اس کے عوض میں کوئی اور دعا منظور کر لیتا ہے جو اس کے مثل ہوتی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 340)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مکتوب گرامی سے اقتباس جو حضور علیہ السلام نے قاضی عبد المجید صاحب مرحوم سالٹ انسپکٹر کے نام رقم فرمایا تھا اور الفضل قادیان دار الامان، 22 جولائی 1943ء میں شائع ہوا تھا۔

"ہر ایک امر خدا تعالیٰ کی توفیق پر موقوف ہے۔ جس کسی شخص پر خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے تو اس کی یہ علامت نہیں ہے کہ وہ بہت دولت مند ہو جاتا ہے۔ یا دنیوی زندگی اس کی بہت آرام سے گزرتی ہے۔ بلکہ اس کی یہ علامت ہے کہ اس کا دل خدا تعالیٰ کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ اور وہ خدا سے پر فعل اور قول کے وقت ڈرتا ہے۔ اور سچی تقویٰ اس کے نصیب ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنی مرضی کی راہوں پر چلاوے اور دنیا و آخرت کے عذاب سے بچاوے آمین۔"

تلاوت کی اصل غرض

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے بارہا اپنے درس القرآن میں فرمایا کہ:

"قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے اور تلاوت کی اصل غرض عمل ہے اور یہ غرض پوری نہیں ہو سکتی جب تک انسان قرآن مجید کے مطالب اور مفہوم سے آگاہی حاصل نہ کرے اور یہ آگاہی قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر سے ہوتی ہے۔"

(الحکم 7 اکتوبر 1937ء)

میاں بیوی دونوں ہی جنت میں!

یہ ستمبر 1948ء کی بات ہے اُن دنوں ہمارا قیام نواں کوٹ ملتان روڈ لاہور میں تھا۔ ابّا جان حضرت مرزا قدرت اللہ صاحبؓ کی طبیعت علیل تھی، آپ کمرے میں بستر پر لیٹے ہوئے تھے۔ ہماری اُمّی برکت بی بی، دونوں بہنیں صادقہ اکمل، سعیدہ اور مظفر رفیق اور بڑے بھائی مرزا محمد سعید اور اُن کی بیٹی مبارکہ سب موجود تھے۔ آپ نے نصیحت کرتے ہوئے ہم سب کو کہا کہ آپ نے نماز ہمیشہ با قاعدگی سے ادا کرنی ہے۔ گو کہ آپ آہستہ آہستہ ٹھہر کر بات کر رہے تھے۔ مگر آپ کے الفاظ پوری طرح سمجھ آرہے تھے۔ پھر مخاطب ہوئے اور کہا مجھے میرے بہت ہی پیارے اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے اور میں نے لبیک کہتے ہوئے کل اُس کے حضور حاضر ہو جانا ہے۔ میں اُس کی رضا پر راضی ہوں اس کے سلوک اور اس کی شفقت سے میرا دل بہت مطمئن ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس عاجز پر کیا ہے، میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ میں اپنے رحیم وکریم اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کر سکوں۔ جدائی کا سن کر ہم سب اور اُمّی بہت افسردہ ہوئے، قدرتی امر ہے کہ ایسی شفیق ہستی کی جدائی کیونکر برداشت ہو سکتی ہے؟ آپ نے بات کو مزید جاری رکھتے ہوئے کہا کہ میرے بہت ہی رحیم وکریم اللہ تعالیٰ نے اس عاجز پر اپنی شفقت اور رحم کرتے ہوئے الہاماً یہ بشارت دی ہے کہ:

يَآاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ

میری اُمّی یہ سن کر مطمئن ہوئیں مگر پھر اسی سوگوار عالم میں کہا کہ آپ میرے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرا انجام بھی بخیر کرے۔ آپ نے اسی وقت اپنے دونوں ہاتھ دعا کیلئے اُٹھائے۔ تضرّع اور عاجزی سے کافی دیر تک دعا کرتے رہے۔ دعا ختم کر چکنے کے بعد گویا ہوئے کہ ابھی الہام ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی ہے کہ:

اُسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ

اُمّی کی آنکھیں نم تھیں اور ہم سب کا بھی یہ عالم تھا۔ ایک بار پھر اُمّی نے کہا کہ سعیدہ کا کیا بنے گا؟ ہماری چھوٹی بہن سعیدہ اس وقت میٹرک میں تھی اور رفیق چھوٹا بھائی 13 / 14 سال کا تھا۔ ماں کو بچوں کا فکر

کھائے جا رہا تھا۔ ابّا جان نے اپنا دایاں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھایا اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ:

''میرا قادر و قدیر خدا کرے گا ان شاء اللّٰہ'' یا کچھ ایسے ہی الفاظ تھے۔ اس کے بعد دعا کرتے کرتے خاموش ہو گئے۔ آپ کمزور ضرور تھے مگر بعد میں بھی بات چیت کرتے رہے۔ ہم سب کو تسلی اور تشفی دیتے رہے۔ اگلے دن جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی تھی، آپ 20 ستمبر 1948ء کو اپنے پیارے ربّ کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

(ماخوذ از کتاب کاروانِ حیات مؤلف مظفر احمد مرزا۔ لندن صفحہ 100 تا 101)

تبلیغ کا ایک دلچسپ واقعہ

ایک دفعہ موضع ''چاوہ'' میں جہاں حضرت مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالویؓ نہر کے پٹواری تھے۔ حکیم شیر محمد صاحب (جو حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کے چچا تھے) اپنی زمین دیکھنے کے سلسلہ میں گئے اور بوتالوی صاحب کو تبلیغی شوق کے نشہ میں احمدیت کے مسائل نہایت عمدگی سے سمجھانے لگے۔ حکیم صاحب کو یہ علم نہیں تھا کہ مولوی بوتالوی صاحب احمدی ہیں۔ جب واپس جانے لگے تو مولوی صاحب ان کی مشایعت کے لیے چند قدم آگے تک گئے اور اس حقیقت کو ظاہر کیا کہ میں تو خدا کے فضل سے پہلے ہی احمدی ہوں۔ آپ کی تبلیغ کے دوران میں اس لیے چپ رہا تا کہ دوسرے لوگوں کو فائدہ پہنچ جائے اور آپ کے خاص رنگ سے خدا ان کے سینوں کو کھول دے۔ اس پر حکیم صاحب بے حد خوش ہوئے اور مولوی صاحب سے بغل گیر ہو کر رخصت ہوئے۔

(اصحابِ احمد جلد 7)

گھروں میں روزانہ تلاوت کا اہتمام ہونا چاہئے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

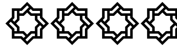
''انصار کی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری یہ ہے کہ انہیں قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کا شغف ہو۔ حدیث شریف میں آیا ہے خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَہٗ یعنی تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے لوگوں کو سکھائے۔ پھر سیکھنا ہی کافی نہیں بلکہ گھروں میں روزانہ تلاوت کا اہتمام بھی ہونا

چاہیئے اس نیک عادت کو جاری رکھیں اور اہلِ خانہ کی بھی اس پہلو سے نگرانی کرتے رہیں۔ اسی طرح اپنی اولاد کی ہر پہلو سے نیک تربیت پر خاص دھیان دیں۔ ان کے رجحانات پر نظر رکھیں۔ ان کی دوستیوں پر نگاہ رکھیں اور انہیں معاشرے کے بد اثرات سے بچا کر رکھیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بڑے انذار کے رنگ میں بد رفیق کو چھوڑنے کی نصیحت فرمائی ہے۔“

(پیغام سیدنا حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 2014ء)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 14 جنوری 2022ء)

/https://www.alfazlonline.org/14/01/2022/52233



حاصلِ مطالعہ

قسط11

(مولانا عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد لندن)

ارشاد نبویؐ

حضرت محمود بن لبیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ باہر نکل کر فرمایا: اے لوگو !شرکِ خفی سے بچو۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضورؐ! شرک خفی کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ایک شخص سنوار کر نماز پڑھتا ہے اور اس کی خواہش و کوشش یہ ہوتی ہے کہ لوگ مجھے اس طرح نماز پڑھتے دیکھیں اور بزرگ سمجھیں یہی دکھاوے کی خواہش شرک خفی ہے۔

(الترغیب والترھیب صفحہ 32۔الترھیب من الریاء بحوالہ ابن خزیمہ فی الصحیح)

ارشاد نبویؐ

وہ شخص جس کے دل میں قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

(ترمذی، ابواب فضائل القرآن)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

’’یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جب تک انسان ایک پاک تبدیلی نہیں کرتا اور نفس کا تزکیہ نہیں کرتا قرآن شریف کے معارف اور خوبیوں پر اطلاع نہیں ملتی۔ قرآن شریف میں وہ نکات اور حقائق ہیں جو روح کی پیاس کو بجھا دیتے ہیں۔ کاش دنیا کو معلوم ہوتا کہ روح کی لذت کس چیز میں ہے اور پھر وہ معلوم کرتی کہ وہ قرآن شریف اور صرف قرآن شریف میں موجود ہے۔

دیکھو جس جس قدر انسان تبدیلی کرتا جاتا ہے اسی قدر وہ ابدال کے زمرہ میں داخل ہوتا جاتا ہے۔ حقائق قرآنی نہیں کھلتے جب تک ابدال کے زمرہ میں داخل نہ ہو۔ لوگوں نے ابدال کے معنے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے اور اپنے طور پر کچھ کا کچھ سمجھ لیا ہے۔ اصل یہ ہے کہ ابدال وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے اندر

پاک تبدیلی کرتے ہیں اور اس تبدیلی کی وجہ سے ان کے قلب گناہ کی تاریکی اور زنگ سے صاف ہو جاتے ہیں۔ شیطان کی حکومت کا استیصال ہو کر اللہ تعالیٰ کا عرش ان کے دل پر ہوتا ہے۔ پھر وہ روح القدس سے قوت پاتے اور خدا تعالیٰ سے فیض پاتے ہیں۔ تم لوگوں کو میں بشارت دیتا ہوں کہ تم میں سے جو اپنے اپنے اندر تبدیلی کرے گا وہ ابدال ہے۔ انسان اگر خدا کی طرف قدم اٹھائے تو اللہ تعالیٰ کا فضل دوڑ کر اس کی دستگیری کرتا ہے۔ یہ سچی بات ہے اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ چالاکی سے علوم القرآن نہیں آتے۔ دماغی قوت اور ذہنی ترقی قرآنی علوم کو جذب کرنے کا اکیلا باعث نہیں ہو سکتا۔ اصل ذریعہ تقویٰ ہی ہے۔ متقی کا معلم خدا ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 427-428)

دُعا میں کوتاہی نہ ہو

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"گناہ کرنے والا اپنے گناہوں کی کثرت وغیرہ کا خیال کر کے دعا سے ہرگز باز نہ رہے۔ دعا تریاق ہے۔ آخر دعاؤں سے دیکھ لے گا کہ گناہ اُسے کیسا برا لگنے لگا۔ جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں۔ اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے آخر وہ انبیاء اور اُن کی تاثیرات کے منکر ہو جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 4-5)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض:

جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحبؓ فرماتے ہیں:

"مجھے خوب یاد ہے۔ اور میں نے اپنی نوٹ بُک میں اس کو لکھ رکھا ہے کہ جالندھر کے مقام پر ایک شخص نے حضرت اقدس امام صادق حضرت میرزا صاحبؑ کی خدمت میں سوال کیا کہ آپ کی غرض دنیا میں آنے سے کیا ہے؟... آپ نے فرمایا کہ

"میں اس لئے آیا ہوں۔ تا لوگ قوّتِ یقین میں ترقی کریں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 1)

انمول موتی

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’کسی کے پاس کوئی چیز ہو اور وہ اسکے دینے سے مضائقہ کرے۔ تو یہ عام لوگوں کے نزدیک بخل ہے۔ قرآن کریم کی اصطلاح میں سچّی بات اور مفید مشوروں کے دینے سے جو لوگ اپنے آپ کو روکیں وہ بھی بخیل ہیں۔‘‘

(حقائق الفرقان، جلد دوم صفحہ 22)

قرآن کریم سے شفاء پانے کا طریق

ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ:

’’جب ہم قرآن کو عزت دیں گے، اس کی روزانہ تلاوت کریں گے، اس کے مطالب پر غور کریں گے اور پیارے آقا سرکار دوعالم ﷺ کی پیروی میں تلاوت قرآن کریم کو اپنا لباس بنالیں گے تبھی ہم اس سے روحانی اور جسمانی شفاء پانے والے ہوں گے اور قرآن کریم ہمارے لئے رحمت کا باعث ہوگا۔ قرآن کریم ایک عظیم کتاب ہے اس میں اتنا حسن ہے کہ انسانی احساس اُس کا احاطہ نہیں کرسکتا...اور قرآن کریم میں اس قدر نور ہے کہ دُنیا کی کوئی روشنی اس کے نور کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔‘‘

(خطبات ناصر، جلد2، صفحہ 554، خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مارچ 1969ء)

اب آئندہ ان شاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

’’میں آپ کو ایک خوشخبری دیتا ہوں کہ...اب آئندہ ان شاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت بلوغت کے مقام کو پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں۔ اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کرسکے گی اور خلافت احمدیہ ان شاء اللہ تعالیٰ اسی شان کے ساتھ نشوونما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے وعدے فرمائے ہیں۔ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی۔ تو دعائیں کریں، حمد کے گیت گائیں اور اپنے عہدوں کی پھر تجدید کریں۔‘‘

(الفضل 28 جون 1982ء)

فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

ایک سوال یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے قریبی تعلق کیسے قائم کیا جائے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کریں گے تو آپ اس کے محبوب بن جائیں گے۔ محبت دونوں طرف سے ہونی چاہیے۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہ کیا کرتے تھے؟ صحابہ، قرآن کریم کے حکم کے تحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے تھے۔ قرآن کریم میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ مسلمانوں کو آپ ﷺ کی فرمانبرداری کرنی چاہیے جیسا کہ فرماتا ہے کہ میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔ تو فرمانبرداری کیا ہے؟ یہ آنحضرت ﷺ کے اُسوہ حسنہ پر عمل کرنا ہے اور آپ ﷺ کے طریق پر یعنی پورے انہماک اور توجہ سے نماز پڑھنا ہے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 5 نومبر 2021 صفحہ 3)

دنیا میں جماعت احمدیہ کے قدم ترقی کی طرف بڑھ رہے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 16 ستمبر 2011ء میں فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم ہر دن جماعت میں ترقی دیکھتے ہیں اور جوں جوں یہ ترقی کی رفتار بڑھ رہی ہے دنیا کے ہر ملک میں حسد کرنے والے اور شر پھیلانے والے پیدا ہو رہے ہیں۔ اور یہ حاسدین اور شر پھیلانے والوں کا بڑھنا ہی اس بات کی علامت اور دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں جماعت احمدیہ کے قدم ترقی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پس یہ مخالفین اور دشمن کی منصوبہ بندیاں جماعت کے بڑھنے اور ترقی کرنے کا معیار ہیں اور اس سے ایک مومن کو پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ ہاں اگر کوئی پریشانی کی بات کسی مومن کے لئے ہے یا ہو سکتی ہے تو وہ یہ کہ اُس کے جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص میں کہیں کمی نہ ہو جائے۔ اُس کے تقویٰ پر چلنے کے معیار گرنے نہ شروع ہو جائیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر نیکی اور تقویٰ میں ایک جگہ ٹھہر بھی گئے ہو تو یہ بھی تمہارے لئے بڑی خطرناک بات ہے، سوچنے کا مقام ہے کیونکہ اس کے بعد پھر نیچے گراوٹ شروع ہو جاتی ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ نمبر 455 ایڈیشن 2003ء)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 4 فروری 2022ء)

https://www.alfazlonline.org/04/02/2022/53669/



حاصل مطالعہ

قسط12

(مولانا عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد لندن)

ارشاد نبویؐ

ایک مرتبہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! مجھے ایسے عمل بتایئے جو مجھے جنت کے قریب کر دیں۔ اس کے جواب میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو۔ جب وہ آدمی واپس پلٹا تو رسول اللہؐ نے فرمایا: اگر اس نے اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھا تو جنت میں داخل ہو گا۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان)

اتباع کی پوری کیفیت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ”: یہ تو سچ ہے کہ وہ میرے متبعین کو قیامت تک میرے منکروں اور مخالفوں پر غلبہ دے گا لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ متبعین میں ہر شخص محض میرے ہاتھ پر بیعت کرنے سے داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک اپنے اندر وہ اتباع کی پوری کیفیت پیدا نہیں کرتا متبعین میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پوری پوری پیروی جب تک نہیں کرتا، ایسی پیروی کہ گویا اطاعت میں فنا ہو جاوے اور نقش قدم پر چلے اس وقت تک اتباع کا لفظ صادق نہیں آتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسی جماعت میرے لئے مقدر کی ہے جو میری اطاعت میں فنا ہو اور پورے طور پر میری اتباع کرنے والی ہو۔“

(الحکم جلد10 نمبر1 مورخہ 10 جنوری 1906ء صفحہ 4)

خلافت کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا

’’تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوری قدرت کو تمہارے لئے بھیجدیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔‘‘

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد20 صفحہ 305)

میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اَخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا

’’میرے پر ایسی رات کوئی کم گزرتی ہے جس میں مجھے یہ تسلی نہیں دی جاتی کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور میری آسمانی فوجیں تیرے ساتھ ہیں۔ اگرچہ جو لوگ دل کے پاک ہیں مرنے کے بعد خدا کو دیکھیں گے لیکن مجھے اُسی کے مُنہ کی قَسم ہے کہ مَیں اب بھی اس کو دیکھ رہا ہوں۔

دُنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ مَیں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدہ کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سُنے گا اور نہیں رُکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کر لے پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے مُنہ اَور ہوتے ہیں اور صادقوں کے اَور... خدا کے مامورین کے آنے لے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ مَیں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو۔‘‘

(اربعین نمبر 3، روحانی خزائن جلد نمبر 17 صفحہ 399 تا 401)

خلافت کے حوالہ سے ہر احمدی کا فرض

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”خلافت کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ اپنی نمازوں کی طرف توجہ دے تا کہ وہ انقلاب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستہ ہے، جس کے نتیجے میں دنیا کی اکثریت نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونا ہے، وہ جو دعاؤں کے ذریعے سے عمل میں آنا ہے، وہ عمل میں آئے۔ پس ہر احمدی اس بات کو ہمیشہ یاد رکھے اور اپنی نمازوں کی حفاظت، اپنی اولاد کی نمازوں کی حفاظت کی طرف توجہ دے تا کہ ہم جلد تمام دنیا پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہراتا ہوا دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ کے رحم کو ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی جذب کرنے والی ہوں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22 جون 2012ء بمقام مسجد بیت الرحمٰن واشنگٹن۔ امریکہ)

اب وہ کتاب آپ کو مل جائے گی!

”ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مفتی محمد صادق صاحبؓ نے لاہور کی پنجاب پبلک لائبریری میں ایک کتاب دیکھی جس میں یوز آسف کے نام پر ایک گرجا کا حوالہ دیا گیا تھا۔ مفتی صاحب نے اس کا ذکر قادیان میں حضرت صاحب سے کیا۔ حضرت اقدس نے فرمایا ”وہاں سے کتاب لے آئیں۔“ جب مفتی صاحب لائبریری میں گئے تو اس کتاب کا نام بھول گئے۔ ہر چند تلاش کیا مگر کتاب نہ ملی۔ جب تک نام معلوم نہ ہو کتاب کس طرح مل سکتی ہے۔ لائبریرین نے بھی عذر کر دیا۔ ناچار واپس آکر حضرت صاحب سے صورت معاملہ بیان کر دی۔ اس واقعہ کے ایک ہفتہ کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا مفتی صاحب آپ پھر جائیں۔ اب وہ کتاب آپ کو مل جائے گی۔ مفتی صاحب نے حکم کی تعمیل کی۔ مگر حیران تھے کہ جب نام ہی نہیں معلوم تو کتاب کس طرح اور کیسے تلاش کروں۔ خیر اسی فکر میں مفتی صاحب لائبریری پہنچے اس وقت اتفاق سے لائبریرین ضرورتاً ایک آدھ منٹ کے لئے باہر چلا گیا۔ اس کی میز پر ایک کتاب پڑی ہوئی تھی۔ مفتی صاحب نے بغیر کسی خیال کے ویسے ہی اسے اُٹھالیا۔ کھولا تو وہی مطلوبہ کتاب تھی۔۔ اس خدائی تصرف کو دیکھ کر مفتی صاحب حیران رہ گئے۔ لائبریرین آیا تو مفتی صاحب نے یہ عجیب وغریب واقعہ اس سے بیان کیا کہ حضرت صاحب نے فرمایا تھا کہ ”جاؤ کتاب مل جائیگی“ اور غیر متوقع طور پر کتاب فوری طور پر مل گئی

لائبریرین نے کہا جناب آپ اگر کچھ دیر پہلے آتے تب بھی آپ کو یہ کتاب نہ ملتی کیونکہ ابھی ابھی باہر سے آئی تھی اور اگر ذرّہ بھی دیر سے آتے تب بھی یہ کتاب آپ کو نہ ملتی کیونکہ اسے میں فوراً اس کی جگہ رکھ دیتا۔ اب اسے لے جائیں اور حضرت صاحب کو دکھائیں۔ چنانچہ اس کتاب کا حوالہ حضور نے اپنی کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' درج فرمایا ہے۔''

(لطائف صادق صفحہ 62)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 15 اپریل 2022ء)

[/https://www.alfazlonline.org/15/04/2022/58770](https://www.alfazlonline.org/15/04/2022/58770/)



حاصل مطالعہ

قسط 13

(مولانا عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد لندن)

حدیث نبویؐ

• حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سید الاستغفار یہ ہے کہ یوں کہو:

"اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں میں اپنی طاقت کے مطابق تجھ سے کیے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں، ان بری حرکتوں کے عذاب سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ مجھ پر جو تیری نعمتیں ہیں ان کا اقرار کرتا ہوں، اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ میری مغفرت کر دے کہ تیرے سوا اور کوئی بھی گناہ معاف نہیں کرتا۔"

(صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب أفضل الاِستغفار)

• آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ افضل ترین شخص کون ہے؟

فرمایا: مخموم القلب یعنی متقی اور پاک دل اور صدوق اللسان یعنی زبان کا بہت سچا اور کھرا شخص۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد)

مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض

آپ کے اپنے الفاظ میں:

"اس وقت بھی چونکہ دنیا میں فسق وفجور بہت بڑھ گیا ہے اور خدا شناسی اور خدا رسی کی راہیں نظر نہیں آتی ہیں اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اور محض اپنے فضل وکرم سے اس نے مجھ کو مبعوث کیا ہے تا مَیں ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ سے غافل اور بےخبر ہیں اس کی اطلاع دوں اور نہ صرف اطلاع بلکہ جو صدق

اور صبر اور وفاداری کے ساتھ اس طرف آئیں انہیں خدا تعالیٰ دکھلا دوں۔ اس بناء پر اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کیا اور فرمایا۔ اَنْتَ مِنِّی وَاَنَا مِنْكَ‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 5 ایڈیشن 2003ء)

انمول موتی

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اس میں کچھ شک نہیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ بہت دشوار گزار ہے اور یہ بالکل سچ ہے کہ جب تک انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی کھال اپنے ہاتھ سے نہ اتار لے تب تک وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مقبول نہیں ہوتا۔‘‘

بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدس ارشادات

’’مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 390)

’’انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا تعالیٰ اس کے نفس پر شفقت کرے کیونکہ انسان کی شفقت اس کے نفس پر اس کے واسطے جہنم ہے اور خدا تعالیٰ کی شفقت جنت ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 564 مطبوعہ 2003 قادیان)

’’سچا مذہب وہ مذہب ہے جو الٰہی طاقت اپنے اندر رکھتا ہے اور فوق العادت کاموں سے خدا تعالیٰ کا چہرہ رکھتا ہے‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 249)

’’یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں کا سَیلاب اور نفسانی جذبات کا دریا بجز اس کے رُک ہی نہیں سکتا کہ ایک چمکتا ہوا یقین اس کو حاصل ہو کہ خدا ہے۔ اور اس کی تلوار ہے جو ہر ایک نافرمان پر بجلی کی طرح گرتی ہے۔ جبتک یہ پیدا نہ ہو گناہ سے بچ نہیں سکتا۔ اگر کوئی کہے کہ ہم خدا پر ایمان لاتے ہیں اور اس بات پر بھی ایمان لاتے ہیں کہ وہ نافرمانوں کو سزا دیتا ہے مگر گناہ ہم سے دور نہیں ہوتے۔ میں جواب میں یہی کہونگا کہ یہ جھوٹ ہے۔ اور نفس کا مغالطہ ہے۔ سچّے ایمان اور سچّے یقین اور گُناہ میں باہم عداوت ہی جہاں سچّی مغفرت اور چمکتا ہوا یقین خدا پر ہو۔ وہاں ممکن نہیں کہ گناہ رہے‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 4-5)

ارشاداتِ امام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”اپنے اعمال سے احمدی ہونے کا ثبوت دیں“

”آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے آپ کو مسیح اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق دی۔ اس لئے آپ کا فرض بنتا ہے کہ اس احسان کا جتنا بھی شکر ادا کر سکیں کریں۔ اور شکر ادا کرنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ اپنے اندر احمدیت قبول کرنے کے بعد نمایاں تبدیلیاں پیدا کریں۔ اپنے عمل، کردار، بات چیت اور چال ڈھال سے یہ ثابت کریں اور دنیا کو بتائیں کہ ہم ہی ہیں جو اسلام کا صحیح اور حقیقی نمونہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ایسا زندہ تعلق پیدا کریں کہ نظر آئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں“

(خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ 29 اپریل 2004ء)

ان شاء اللہ اولاد ہوگی

25 جنوری 1933ء مجھے (محمد ابراہیم بقاپوری کو) محترمہ والدہ ماجدہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے چوہدری صاحب کی اولاد کے لئے دعا کرنے کے لئے کہا۔ چنانچہ میں نے تین چار روز متواتر دعا کی تو مجھے الہام ہوا۔ ”میرا دروازہ اچھی طرح کھٹکھٹایا نہیں گیا۔“ صبح مکرم چوہدری صاحب کی والدہ ماجدہ کو خوشخبری سنائی گئی۔ تصریح بھی کر دی کہ ان شاءاللہ تعالیٰ اولاد ہوگی اور ایسا ہی چوہدری صاحب کو بھی سنایا گیا اور جب 1936ء میں معلوم ہوا کہ آپ کی اہلیہ دوم کو حمل ہے تو ایک رات مجھے معلوم ہوا کہ اس حمل سے لڑکی ہوگی۔ چنانچہ اس کی اطلاع بھی چند ماہ قبل از ولادت آخر ماہ نومبر 1936ء میں چوہدری صاحب کو کر دی اور جنوری 1937ء میں عزیزہ امتہ الحی سلمہا کی پیدائش ہوئی۔ الحمد للہ

(حیات بقاپوری جلد اول صفحہ 185)

مخالف شرمندہ ہو کر آنکھیں نیچی کر لیتے

رفقاءِ احمد میں تحریر ہے کہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب جالندھری نے سنایا کہ ایک دفعہ میں قادیان کے ہندو بازار میں سے گزرا۔ بے پناہ گرمی پڑ رہی تھی۔ چند ہندوؤں نے کہا کہ آپ ہر روز دعا کی برکات بیان کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے۔ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آج بارش برسادے تا گرمی دور ہو۔ آپ نے ان کی طنز و تمسخر کو بری محسوس کیا اور آپ کی غیرت جوش میں آئی۔ آسمان بالکل صاف

تھا۔ آپ مسجد اقصیٰ میں جا کر اس وقت تک دعا میں مصروف رہے جب تک بارش کی وجہ سے آپ کے کپڑے گیلے نہ ہو گئے۔ فرماتے تھے کہ میں ہندوؤں سے جب بھی اس نشان کا ذکر کرتا تو وہ شرمندہ ہو کر آنکھیں نیچی کر لیتے۔

(رفقاءِ احمد جلد ہفتم صفحہ 159)

جماعت احمدیہ کے قدم ترقی کی طرف بڑھ رہے ہیں

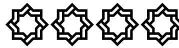
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 16 ستمبر 2011ء میں فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم ہر دن جماعت میں ترقی دیکھتے ہیں اور جوں جوں یہ ترقی کی رفتار بڑھ رہی ہے دنیا کے ہر ملک میں حسد کرنے والے اور شر پھیلانے والے پیدا ہو رہے ہیں۔ اور یہ حاسدین اور شر پھیلانے والوں کا بڑھنا ہی اس بات کی علامت اور دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں جماعت احمدیہ کے قدم ترقی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پس یہ مخالفین اور دشمن کی منصوبہ بندیاں جماعت کے بڑھنے اور ترقی کرنے کا معیار ہیں اور اس سے ایک مومن کو پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ ہاں اگر پریشانی کی بات کسی مومن کے لئے ہے یا ہو سکتی ہے تو وہ یہ کہ اُس کے جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص میں کہیں کمی نہ ہو جائے۔ اُس کے تقویٰ پر چلنے کے معیار گرنے نہ شروع ہو جائیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر نیکی اور تقویٰ میں ایک جگہ ٹھہر بھی گئے ہو تو یہ بھی تمہارے لئے بڑی خطرناک بات ہے، سوچنے کا مقام ہے کیونکہ اس کے بعد پھر نیچے گراوٹ شروع ہو جاتی ہے''

(ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ نمبر 455 ایڈیشن 2003ء)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 16 جون 2022ء)

https://www.alfazlonline.org/16/06/2022/62824/



حاصل مطالعہ

قسط14

(مولانا عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد لندن)

حضرت مسیح موعودؑ کے پر حکمت کلمات کا انتخاب

1۔ اپنی زبان پر حکومت کرو نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں۔

(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 118)

2۔ جھوٹ بھی ایک بت ہے جس پر بھروسہ کرنے والا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے۔ سو جھوٹ بولنے سے خدا بھی ہاتھ سے جاتا ہے۔

(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 118)

3۔ خدا کا قرب تب حاصل ہوتا ہے کہ جب تمام نفسانی قویٰ اور نفسانی جنبشوں پر موت آجائے۔

(جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 139)

4۔ گناہ کے دور کرنے کا علاج صرف خدا کی محبت اور عشق ہے۔

(جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 142)

5۔ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ شادی کے تین فائدے ہیں۔ ایک عفت اور پرہیزگاری۔ دوسری حفظِ صحت۔ تیسری اولاد

(جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 22)

6۔ نذیر کا لفظ اُسی مرسَل کے لئے خدا تعالیٰ استعمال کرتا ہے جس کی تائید میں یہ مقدر ہوتا ہے کہ اس کے منکروں پر کوئی عذاب نازل ہو گا۔

(جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 30)

7۔ جو شخص ہمدردی کو چھوڑتا ہے وہ دین کو چھوڑتا ہے۔

(جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 34)

8۔ خدا کی عادت ہے کہ ہر نشان میں ایک پہلو اخفا کا رکھتا ہے۔

(جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 106)

9۔ آنحضرت ﷺ کی ذات پاک باعتبار اپنی صفات اور کمالات کے مجموعہ انبیاء تھی۔

(جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 111)

10۔ ابصار پر وہ آپ ہی روشنی ڈالے تو ڈالے۔ ابصار کی مجال نہیں ہے کہ خود اپنی قوت سے اسے شناخت کر لیں۔

(جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 122)

11۔ سُؤر کا کھانا تو بحالت اضطرار جائز رکھا ہے...... مگر سود کے لئے نہیں فرمایا کہ بحالتِ اضطرار جائز ہے۔

(جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 130 نیز حصہ پنجم صفحہ 179)

12۔ اخلاق پر غذاؤں کا اثر ہے۔

(جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 160)

13۔ تمام مومنوں اور رسولوں اور نبیوں کا مرنے کے بعد رفع روحانی ہوتا ہے۔

(جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 163)

14۔ خدا کی طرف جانے کا نام رفع ہے اور شیطان کی طرف جانے کا نام لعنت ہے۔

(جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 165)

15۔ جو لوگ دین کے لئے سچا جوش رکھتے ہیں ان کی عمر بڑھائی جاوے گی۔

(جلد دوم حصہ پنجم صفحہ 88)

16۔ انسان کی روحانی زندگی استغفار سے ہے۔

(جلد دوم حصہ پنجم صفحہ 108)

17۔ ہر ایک مامور من اللہ کو وسعت معلومات بھی زمانہ کی ضرورت کے موافق دی جاتی ہے۔

(جلد دوم حصہ پنجم صفحہ 126)

18۔ مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدائے تعالیٰ سے اپنا تعلق کاٹ لیوے۔

(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 34)

19۔ جیسا خدا بے حد ہے ایسا ہی اس کا علم بھی بے حد ہے۔

(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 38)

20۔ سنت اللہ یہی ہے کہ ائمۃ الکفر اخیر میں پکڑے جایا کرتے ہیں۔

(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 66)

21۔ اب تو دلوں کو فتح کرنے کا وقت ہے اور یہ بات جبر سے نہیں ہو سکتی۔

(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 138)

22۔ سچے خدا کا ماننے والا کسی مجلس میں شرمندہ نہیں ہو سکتا اور نہ خدا کے سامنے شرمندہ ہو گا۔

(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 157)

23۔ اسلام احمدی ہے اور احمدی اسلام ہے..... خدا تعالیٰ کے نزدیک جو مسلمان ہیں وہ احمدی ہیں۔

(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 159)

24۔ نجات کی جڑ معرفت ہے۔

(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 406)

25۔ ابتلاؤں کے آنے میں ایک سرّ یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے۔

(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 410)

26۔ خدا کی محبت، اسی کا خوف، اسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے۔

(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 423)

27۔ وہ کامل حیات جو اس سفلی دنیا کے چھوڑنے کے بعد ملتی ہے۔ وہ جسم خاکی کی حیات نہیں بلکہ اور رنگ اور شان کی حیات ہے۔

(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 435)

28۔ یہی کام ہے جس کے لئے خدا نے مجھے مامور کیا ہے تا کہ میں دنیا کو دکھلا دوں کہ کس طرح پر انسان اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔

(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 439)

29۔ میں کہتا ہوں کہ دعا جیسی کوئی چیز نہیں۔

(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 441)

30۔ صدق اور وفا سے خدا تعالیٰ کو طلب کرنا موجب فتحیابی ہے۔

(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 443)

31۔ یادرکھنا چاہیئے کہ ایمان بغیر اعمال کے ایسا ہے جیسے کوئی باغ بغیر انہار کے۔

(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 443)

32۔ خدا تعالیٰ مغز اور حقیقت کو چاہتا ہے رسم اور نام کو پسند نہیں کرتا۔

(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 444)

33۔ خدا بھی بے نیاز ہو جاتا ہے اس شخص سے جو خدا سے لا پرواہی کرتا ہے۔

(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 445)

34۔ انسان کی فطرت میں رجوع الی اللہ اور اقرارِ وحدانیّت کا تخم بویا گیا۔

(جلد سوم حصہ ہفتم صفحہ 6)

35۔ انسان کی بناوٹ جس مذہب کو چاہتی ہے وہ اسلام ہے۔

(جلد سوم حصہ ہفتم صفحہ 14)

36۔ بہشتی زندگی والا انسان خدا تعالیٰ کی یاد سے ہر وقت لذت پاتا ہے۔

(جلد سوم حصہ ہفتم صفحہ 317)

37۔ انسان اپنی باتوں سے ایسا ہی پہچانا جاتا ہے جیسا کہ درخت اپنے پھلوں سے۔

(جلد سوم حصہ ہفتم صفحہ 364)

38۔ بلا شبہ یہ نہایت اعلیٰ درجہ کا تقویٰ ہے کہ قبل از خطرات خطرات سے محفوظ رہنے کی تدبیر بطور حفظِ ما تقدم کی جائے۔

(جلد سوم حصہ ہفتم صفحہ 367)

39۔ اصل مدّعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے۔

(جلد سوم حصہ ہفتم صفحہ 383)

40۔ تخمِ توحید ہر ایک نفس میں موجود ہے لیکن...وہ تخم سب میں مساوی نہیں۔

(جلد سوم حصہ ہفتم صفحہ 6)

41۔ بدی میں ہلاکت کی زہر ہے اور نیکی میں زندگی کا تریاق۔ اسی لئے بدی کے زہر کو دور کرنے کا ذریعہ نیکی ہی ہے۔

(جلد دوم حصہ پنجم صفحہ 57)

42۔ جو کوئی اپنی زندگی بڑھانا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ نیک کاموں کی تبلیغ کرے اور مخلوق کو فائدہ پہنچاوے۔

(جلد دوم حصہ پنجم صفحہ 89)

43۔ تقویٰ کے معنے ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا۔

(جلد دوم حصہ پنجم صفحہ 184)

44۔ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔

(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 423)

45۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت اسی کی یاد میں غرق ہونا بھی ایک ایسی صفت ہے کہ انسان اس سے انسان کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے۔

(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 424)

46۔ انسان کا اسمِ اعظم استقامت ہے۔ اسمِ اعظم سے مراد یہ ہے کہ جس ذریعہ سے انسانیت کے کمالات حاصل ہوں۔

(جلد دوم حصہ ششم صفحہ 425)

47۔ مانگنا انسان کا خاصہ ہے اور استجابت اللہ تعالیٰ کا۔

(جلد اول تفسیر سورۃ فاتحہ صفحہ 69)

48۔ رحمانیت اور رحیمیّت میں یہی فرق ہے کہ رحمانیت دعا کو نہیں چاہتی مگر رحیمیّت دعا کو چاہتی ہے۔

(جلد اول تفسیر سورۃ فاتحہ صفحہ 71)

49۔ جب تک کسی کے پاس حقیقی نیکیوں کا ذخیرہ نہیں ہے تب تک وہ مومن نہیں ہے۔

(جلد اول تفسیر سورۃ فاتحہ صفحہ 287)

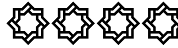
50۔ جو ڈھونڈتا ہے پاتا ہے۔ جو مانگتا ہے اس کو دیا جاتا ہے۔ جو کھٹکھٹاتا ہے اس کے واسطے کھولا جاتا ہے۔

(جلد اول تفسیر سورۃ فاتحہ صفحہ 37)

(جملہ حوالہ جات تفسیر بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مطبوعہ اگست 2004ء قادیان سے ماخوذ ہیں)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 10 اگست 2022ء)

[/https://www.alfazlonline.org/10/08/2022/66204](https://www.alfazlonline.org/10/08/2022/66204/)



حاصل مطالعہ

قسط15

(مولانا عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد لندن)

ارشاد نبویؐ

حضرت محمود بن لبیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ باہر نکل کر فرمایا: اے لوگو !شرکِ خفی سے بچو۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضورؐ! شرک خفی کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ایک شخص سنوار کر نماز پڑھتا ہے اور اس کی خواہش و کوشش یہ ہوتی ہے کہ لوگ مجھے اس طرح نماز پڑھتے دیکھیں اور بزرگ سمجھیں یہی دکھاوے کی خواہش شرک خفی ہے۔

(الترغیب والترھیب صفحہ 32 الترھیب من الریاء بحوالہ ابن خزیمہ فی الصحیح)

ارشاداتِ عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اخلاق سے اس قدر ہی مراد نہیں ہے کہ زبان کی نرمی اور الفاظ کی نرمی سے کام لے۔ نہیں بلکہ شجاعت، مروت، عفت جس قدر قوتیں انسان کو دی گئی ہیں۔ دراصل سب اخلاقی قوتیں ہیں، اُن کا برمحل استعمال کرنا ہی اُن کو اخلاقی حالت میں لے آتا ہے۔ ایک مناسب موقع پر غضب کا استعمال بھی اخلاقی رنگ اختیار کر لیتا ہے۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 393 مطبوعہ قادیان 2018ء)

اسلام کی ترقی کا انحصار

اسلام کی تمام ترقی تقویٰ سے شروع ہوئی ہے اور پھر جب اسلام ترقی کرے گا تقویٰ سے کرے گا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 422)

حلفیہ ارشاد حضرت مسیح موعودؑ

مَیں سچ کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں اور میری جماعت مسلمان ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر اُسی طرح ایمان لاتی ہے جس طرح پر ایک سچے مسلمان کو لانا چاہیے۔ مَیں ایک ذرّہ بھی اسلام سے باہر قدم رکھنا ہلاکت کا موجب یقین کرتا ہوں اور میرا یہی مذہب ہے کہ جس قدر فیوض اور برکات کوئی شخص حاصل کر سکتا ہے اور جس قدر تقرب الی اللہ پا سکتا ہے وہ صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت اور کامل محبت سے پاسکتا ہے ورنہ نہیں۔ آپؐ کے سوا اب کوئی راہ نیکی کی نہیں۔

(لیکچر لدھیانہ روحانی خزائن جلد20 صفحہ 260)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تحریرات کی اہمیت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہوں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے ان کے پڑھنے سے بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صاحبؑ کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہوں گے۔ یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ کیوں حضرت صاحبؑ کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات اور معارف کھلتے ہیں اور جب پڑھو جب ہی خاص نکات اور برکات کا نزول ہوتا ہے۔ براہین احمدیہ خاص فیضانِ الٰہی کے ماتحت لکھی گئی ہے۔ اس کے متعلق میں نے دیکھا ہے کہ جب کبھی میں اس کو لے کر پڑھنے کے لئے بیٹھتا ہوں۔ دس صفحے بھی نہیں پڑھ سکا۔ کیونکہ اس قدر نئی نئی باتیں اور معرفت کے نکتے کھلنے شروع ہو جاتے ہیں کہ دماغ انہیں میں مشغول ہو جاتا ہے۔ تو حضرت صاحب کی کتابیں بھی خاص فیضان رکھتی ہیں۔ ان کا پڑھنا بھی ملائکہ سے فیضان حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور ان کے ذریعہ نئے نئے علوم کھلتے ہیں۔ دوسری اگر کوئی کتاب پڑھو تو اتنا ہی مضمون سمجھ میں آجائے گا جتنا الفاظ میں بیان کیا گیا ہو گا مگر حضرت صاحب کی کتابیں پڑھنے سے بہت زیادہ مضمون کھلتا ہے۔ بشرطیکہ خاص شرائط کے ماتحت پڑھی جائیں۔

(ملائکۃ اللہ انوار العلوم جلد5 صفحہ 560)

قرآن اور سائنس

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ النحل آیت 79 وَاللّٰہُ اَخۡرَجَکُمۡ مِّنۡۢ بُطُوۡنِ اُمَّہٰتِکُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ شَیۡـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَکُمُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ وَالۡاَفۡـِٕدَۃَ ۙ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

آج سائنس نے ثابت کیا ہے کہ سب سے پہلے بچہ کے کان کام کرتے ہیں پھر آنکھیں اور سب سے آخر میں دل یعنی قوت فکریہ کام کرتی ہے یہ ترتیب قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے کا ایک ثبوت ہے کیونکہ اس آیت میں وہ مضمون بیان کئے گئے ہیں جو اُس زمانہ میں مخفی تھے۔

(تفسیر کبیر جلد4 صفحہ 209)

خلافت کا کوئی بدل ہی نہیں ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

خلافت کا کوئی بدل ہی نہیں ہے۔ ناممکن ہے کہ خلافت کی کوئی متبادل چیز ایسی ہو جو خلافت کی جگہ لے لے اور دل اسی طرح تسکین پا لیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28/ دسمبر 1984ء بمقام پیرس)

ارشاداتِ امام

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پہلا مطالبہ سادہ زندگی کا ہے۔ آج جب مادیت کی دوڑ پہلے سے بہت زیادہ ہے اس طرف احمدیوں کو بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ سادگی اختیار کرکے ہی دین کی ضروریات کی خاطر قربانی دی جاسکتی ہے... شادیوں، بیاہوں پر فضول خرچیاں ہوتی ہیں۔ اگر یہی رقم بچائی جائے تو بعض غریبوں کی شادیاں ہو سکتی ہیں، مساجد کی تعمیر میں دیا جا سکتا ہے، اور کاموں میں دیا جا سکتا ہے، مختلف تحریکات میں دیا جاسکتا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3/ نومبر 2006ء)

چشم دید انکسار

سر فیروز خان نون ہماری ملکی سیاست میں ایک نمایاں نام اور ممتاز مقام رکھتے ہیں اور پاکستان کے وزیر خارجہ اور وزیر اعظم بھی رہے ہیں انہوں نے اپنی سر گزشت میں ایک نہایت دلچسپ اور عجیب واقعہ لکھا ہے

جس میں انکساری اور فروتنی کے علاوہ بھی بہت سے قابل توجہ اور قابل غور امور پائے جاتے ہیں۔ وہ اپنی سرگزشت ’’چشم دید‘‘ میں لکھتے ہیں:

’’یہ واقعہ مجھے اپنی زندگی کے ایک اور چھوٹے سے واقعہ کی یاد دلاتا ہے جس کا تعلق سر محمد ظفر اللہ سے ہے جو میرے عمر بھر کے ساتھی ہیں۔ انہوں نے بلا کی قوتِ حافظہ پائی ہے۔ ایک دفعہ میں سر ظفر اللہ خان کی دعوت پر مرزا صاحب سے ملاقات کے لئے ربوہ جو احمدیہ فرقہ کا مرکزی صدر مقام ہے گیا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی میں نے جوتے اتار دیے۔ ملاقات کے بعد جب میں جانے کے لئے کھڑا ہوا تو مرزا صاحب سے باتیں کرتے کرتے پاؤں سے جوتے ٹٹولنے لگا۔ یہ دیکھ کر سر ظفر اللہ خان نیچے جھکے، میرے جوتے اٹھائے اور قرینے سے جوڑ کر میرے سامنے رکھ دیئے۔ بیشتر پاکستانیوں نے اس طرز تپاک کا خواب بھی نہیں دیکھا ہو گا۔ وہ تو ایسی حرکت کو شان وو قار کے منافی اور کسرِ شان سمجھتے ہوں گے۔ لیکن ظفر اللہ خان کے وقار کو اس سے کوئی صدمہ نہیں پہنچا۔ ان کی منکسر المزاجی نے میرے دل پر گہرا اثر چھوڑا۔‘‘

(’’قندیلیں‘‘ بحوالہ الفضل 13/ فروری 1989ء)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 5 جنوری 2023ء)

https://www.alfazlonline.org/05/01/2023/76230/



حاصل مطالعہ

قسط16

(مولانا عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد لندن)

ارشادات نبویؐ

مسلمانوں کو جو بھی تھکاوٹ، بیماری، بے چینی، تکلیف اور غم پہنچتا ہے، یہاں تک کہ اگر اس کو کوئی کانٹا بھی لگتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کی بعض خطائیں معاف کر دیتا ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارۃ المرض)

تم میں سے کوئی بھی مومن نہیں ہو سکتا، جب تک کہ میں اس کے باپ اور اس کے بیٹے سے اور تمام لوگوں سے بڑھ کر اسے پیارا نہ ہوں۔

(صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب حُبُّ الرَّسُول صلی اللہ علیہ وسلم من الایمان)

رنگ اور زبان ایک ہی تھی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَمِنۡ اٰیٰتِہٖ خَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافُ اَلۡسِنَتِکُمۡ وَاَلۡوَانِکُمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلۡعٰلِمِیۡنَ

(روم:23)

ترجمہ: اور اس کے نشانات میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش ہے اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کے اختلاف بھی۔ یقیناً اس میں عالموں کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔

اس آیت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"تُو قرآن میں زبان اور رنگ کے اختلاف کے بارہ میں ایک ہی جگہ ذکر پائے گا پس خدا تعالیٰ ان دونوں کو ایک جگہ ذکر کرنے سے یہی اشارہ کرتا ہے کہ زبان ایک زمانہ میں ایک تھی چنانچہ رنگ بھی ایک زمانہ میں ایک تھا پھر طول زمانہ کے بعد دونوں میں اختلاف ہو گیا۔"

(منن الرحمٰن صفحہ 215 روحانی خزائن جلد 9)

قویٰ مضبوط کرنے کا نسخہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”ذکر الٰہی سے قویٰ مضبوط ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ بوڑھے جوان ہو جاتے ہیں اور اس امر کا ثبوت قرآن شریف سے ہی ملتا ہے۔ حضرت زکریاؑ نے اپنی کمزوری کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا علاج یہی بتایا ہے کہ تم ذکر الٰہی کرو اور تین روز تک کسی سے کلام نہ کرو۔ چنانچہ انہوں نے اس پر عمل کیا اور خدا نے جیتی جاگتی اولاد عطا فرمائی۔“

(الحکم 30/ستمبر 1903)

ایک ایمان افروز روایت

آج بتاریخ 7/اکتوبر 1927ء بروز جمعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک بہت بڑی یاد گار اور خداوند عالم کی ایک زبردست آیت مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک ہو گئی یعنی میاں عبد اللہ صاحب سنوری کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کا وہ کرتہ جس پر خدائی روشنائی کے چھینٹے پڑے تھے دفن کر دیا گیا۔ خاکسار نے سیرۃ المہدی حصہ اوّل میں میاں عبد اللہ صاحب کی زبانی وہ واقعہ قلم بند کیا ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے کرتہ پر چھینٹے پڑنے کے متعلق ہے۔ حضرت صاحب نے میاں عبد اللہ صاحب کے اصرار پر ان کو یہ کرتہ عنایت کرتے ہوئے ہدایت فرمائی تھی کہ یہ کرتہ میاں عبد اللہ صاحب کی وفات پر ان کے ساتھ دفن کر دیا جاوے تاکہ بعد میں کسی زمانہ میں شرک کا موجب نہ بنے۔ سو آج میاں عبد اللہ صاحب کی وفات پر وہ ان کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔ مجھے یہ کرتہ میاں عبد اللہ صاحب نے اپنی زندگی میں کئی دفعہ دکھایا تھا اور میں نے وہ چھینٹے بھی دیکھے تھے جو خدائی ہاتھ کی روشنائی سے اس پر پڑے تھے اور جب آج آخری وقت میں غسل کے بعد یہ کرتہ میاں عبد اللہ صاحب کو پہنایا گیا تو اس وقت بھی خاکسار وہاں موجود تھا۔ میاں عبد اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ کا دیا ہوا ایک صابن کا ٹکڑا اور ایک بالوں کو لگانے کے تیل کی چھوٹی بوتل اور ایک عطر کی چھوٹی سی شیشی بھی رکھی ہوئی تھی اور غسل کے بعد جو اسی صابن سے دیا گیا۔ یہی تیل اور عطر میاں عبد اللہ صاحب کے بالوں وغیرہ کو لگایا گیا اور کرتہ پہنائے جانے کے بعد خاکسار نے خود اپنے ہاتھ سے کچھ عطر اس کرتہ پر بھی لگایا۔ نماز جنازہ سے قبل جب تک حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی آمد کا انتظار رہا لوگ نہایت شوق اور درد و رِقّت کے ساتھ میاں عبد اللہ صاحب کو

دیکھتے رہے جو اس کرتہ میں ملبوس ہو کر عجیب شان میں نظر آتے تھے اور جنازہ میں اس کثرت کے ساتھ لوگ شریک ہوئے کہ اس سے قبل میں نے قادیان میں کسی جنازہ میں اتنا مجمع نہیں دیکھا۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کے سامنے میاں عبد اللہ صاحب کو اس کرتہ کے ساتھ بہشتی مقبرہ کے خاص بلاک میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سابقون اور اَوّلُون خدام کیلئے مخصوص ہے، دفن کیا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح نے دفن کئے جانے کے وقت فرمایا کہ جن لوگوں کے سامنے یہ کرتہ بعد غسل میاں عبد اللہ صاحب کو پہنایا گیا ان کی ایک حلفیہ شہادت اخبار میں شائع ہونی چاہیے تاکہ کسی آئندہ زمانہ میں کوئی شخص کوئی جعلی کرتہ پیش کر کے یہ دعویٰ نہ کر سکے کہ یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ کرتہ ہے جس پر چھینٹے پڑے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ میاں عبد اللہ صاحب مرحوم اَلسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ میں سے تھے اور حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ ان کو ایک غیر معمولی عشق تھا۔ میرے ساتھ جب وہ حضرت صاحب کا ذکر فرماتے تھے تو اکثر ان کی آنکھیں ڈبڈبا آتی تھیں اور بعض اوقات ایسی رقت طاری ہو جاتی تھی کہ وہ بات نہیں کر سکتے تھے، جب وہ پہلے پہل حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی عمر صرف اٹھارہ سال کی تھی اور اس کے بعد آخری لمحہ تک ایسے روز افزوں اخلاص اور وفاداری کے ساتھ مرحوم نے اس تعلق کو نبھایا کہ جو صرف انبیاء کے خاص اصحاب ہی کی شان ہے۔ ایسے لوگ جماعت کیلئے موجب برکت و رحمت ہوتے ہیں اور ان کی وفات ایک ایسا قومی نقصان ہوتی ہے جس کی تلافی ممکن نہیں ہوتی۔ مرحوم کو اس خاکسار کے ساتھ بہت انس تھا اور آخری ایّام میں جب کہ وہ پنشن لے کر قادیان آ گئے تھے۔ انہوں نے خاص شوق کے ساتھ ہمارے اس نئے باغ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا جو فارم کے نام سے مشہور ہے اور جو یہ خاکسار کچھ عرصہ سے تیار کروا رہا ہے اور پھر مرحوم نے اس انتظام کو ایسی خوبی کے ساتھ نبھایا کہ میں اس کے تفکرات سے قریباً بالکل آزاد ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو عالم اُخروی میں اعلیٰ انعامات کا وارث کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص قرب میں جگہ عطا فرمائے جن کا عشق مرحوم کی زندگی کا جزو تھا اور مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اللّٰھم آمین۔ بوقت وفات مرحوم کی عمر کم و بیش چھیاسٹھ سال کی تھی۔ وفات مرض فالج سے ہوئی جس میں مرحوم نے تیرہ دن بہت تکلیف سے کاٹے۔ فالج کا اثر زبان پر بھی تھا اور طاقت گویائی نہیں رہی تھی مگر ہوش قائم

تھے۔ یوں تو سب نے مرنا ہے مگر ایسے پاک نفس بزرگوں کی جدائی دل پر سخت شاق گذرتی ہے اور زیادہ افسوس یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیرینہ صحبت یافتہ یکے بعد دیگرے گذرتے جاتے ہیں اور ابھی تک ہم میں اکثر نے ان سے وہ درس وفا نہیں سیکھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کی طرف سے لائے تھے اور جس کے بغیر ایک مذہبی قوم کی ترقی محال ہے۔

(سیرت المہدی جلد 1، صفحہ 396-398 مطبوعہ قادیان 2008ء)

ارشاداتِ امام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

• ہر احمدی مرد اور عورت کا کام ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرے تاکہ نیکیوں میں توفیق ملے، اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔

(مستورات سے خطاب بر موقع جلسہ سالانہ ہالینڈ 2019ء)

• احمدی مومن اور مومنہ میں دین میں بڑھنے کے لئے مسابقت کی روح ہونی چاہئے نہ کہ دنیاوی چیزوں کے لئے۔

(مستورات سے خطاب بر موقع جلسہ سالانہ ہالینڈ 2019ء)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 5 فروری 2023ء)

https://www.alfazlonline.org/14/02/2023/78731/



حاصل مطالعہ

قسط 17

(شیخ مجاہد احمد شاستری۔ قادیان)

یہ عاشق رسول نہیں گستاخ رسول ہیں

مولوی شیخ محمد خالد اعظمی میلاد جشن میلاد النبی ﷺ کے موقعہ پر عاشقان رسول ﷺ کا خاکہ کھینچتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

نام نہاد عاشقان رسول ﷺ جشن میلاد النبی کے پردے میں کیا کیا گل کھلاتے ہیں۔ بڑے شہروں میں رہنے والے بخوبی واقف ہونگے۔

میں نے ممبئی میں دیکھا ہر طرف رنگ برنگی جھنڈیاں ہرے رنگ کے بڑے بڑے بینر جس پر اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لکھا ہوتا ہے لہراتے ہوئے نظر آتے ہیں اور بارہ ربیع الاوّل کے بعد وہی سڑکوں پر ادھر ادھر پڑے رہتے ہیں کیا یہ اللہ اور اللہ کے محبوب ﷺ کے ناموں کی بے ادبی نہیں ہے؟ راستے گلیاں اور ان کی مسجد میں لائٹنگ اور قمقموں سے آراستہ ہوتی ہیں ساتھ ہی ہر طرف ڈی جے پر میوزک کی ساتھ نظم خوانی کا سلسلہ رہتا ہے یہاں تک کہ نماز کے اوقات میں بھی ان کا ڈی جے بند نہیں ہوتا .....اور جلوس کے وقت راستوں پر چلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مرد وزن باہم ساتھ ساتھ ہوتے ہیں اس دن ان کی نمازیں معاف ہو جاتی ہیں۔ ویسے بھی یہ نام نہاد عشاق نمازوں کے پابند نہیں ہوتے۔ انہیں صرف لذت کام ودہانی کیلئے حلوے مالیدے اور بریانی چاہیے۔

جگہ جگہ اسٹیج لگے ہوتے ہیں جہاں ایک سے ایک پیشہ ور مقرر کم جو کہ زیادہ گدھوں کی طرح چیخ چیخ کر گلے پھاڑ رہے ہوتے ہیں. یہ سلسلہ ایک دو روز نہیں پورے بارہ دن چلتا ہے جیسے شیعوں کے یہاں محرم شروع ہونے کا رونا دھونا چالو ہو جاتا ہے۔

ان نام نہاد عاشقین کے یہاں ربیع الاوّل آتے ہی چیخنا چلانا شروع ہو جاتا ہے عنوان سیرۃ النبی اور ولادۃ النبی ﷺ کا ہوتا ہے لیکن ان کے پیشہ ور مقررین ساری بھڑاس اس دیوبندیت پر نکالتے ہیں۔ اگر صرف اتنا ہی ہوتا تو شاید برداشت کر لیا جاتا لیکن خرافات کی انتہا یہ ہے کہ یہ جاہل اب عیدین کی طرح عید میلاد النبی کی بھی نماز پڑھنے لگے مسجدوں میں آکر جاہل پوچھتے ہیں عید میلاد النبی ﷺ کی نماز کتنے بجے ہے۔

اسی پر بس نہیں صبح کے وقت کہیں کہیں ان کے ڈی جے سے بچے کی رونے کی آواز بھی آتی ہے گویا یہ تأثر دیا جاتا ہے کہ اب اللہ کے رسول ﷺ کی پیدائش ہو رہی ہے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِكَ

جب دل و دماغ پر جہالت و ضلالت، بدعت و خرافات کی مہر لگ جاتی ہے تو یہ لوگ دین سمجھ کر ایسے نا امور انجام دیتے ہیں۔ جسے دیکھ کر ان کی جہالت و بدعت پر رونا آتا ہے۔ عشق نبی کے پردے میں گستاخی رسول ﷺ کا اس سے بڑا اور ثبوت کیا ہو گا۔

(بحوالہ ماہانہ رسالہ ”پاسبانی تراشے“ جمع و ترتیب مسعود اعجازی اونگ آبادی اکتوبر 2020ء صفحہ 12-13)

ایک دلچسپ تبادلہ خیال

درود شریف سے امت میں نبوت جاری ہونے کا ثبوت

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جید عالم دین جناب مولانا قاضی محمد نذیر صاحب مرحوم سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ فرماتے ہیں:

”ایک دفعہ مولوی محمد صاحب سے جو سرگودھا کے علاقہ میں رہتے ہیں اور فاضل دیوبند ہیں میرا تبادلہ خیالات ہوا مولوی صاحب موصوف نے نہایت ہوشیاری سے اپنے ایک ہم خیال شخص کو خود بخود ثالث بنا کر کرسی پر بٹھا دیا اس پر میں نے بھی اپنی طرف سے ایک احمدی کو ثالث تجویز کر دیا۔ ختم نبوت کی تحقیق پر دو دن سرگرم بحث ہوتی رہی بالآخر میں نے کہا جناب مولوی صاحب کل سے آپ مجھ سے یہ بحث کر رہے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اور کوئی اُمّتی مقام نبوت نہیں پاسکتا مگر میں حیران ہوں کہ کہتے آپ کچھ ہیں اور عمل آپ کا کچھ اور ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور پانچ وقت

نماز میں تو آپ دعا کرتے ہیں کہ خدایا! امت میں نبی بھیج اور مجھ سے آپ یہ بحث کر رہے ہیں کہ اب اُمّتی نبی بھی نہیں آسکتا مولوی صاحب جھنجھلا کر فرمانے لگے کہ میں ایسا کب کرتا ہوں اس پر میں نے کہا کہ مکرمی ذرہ وہ درود شریف تو پڑھ کر سنائیں جو آپ نماز میں پڑھا کرتے ہیں میرے کہنے پر مولوی صاحب نے یوں درود شریف پڑھا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

پھر میں نے مولوی صاحب سے اس کا ترجمہ کرایا اور پوچھا کہ مولوی صاحب وہ رحمتیں اور برکتیں جو آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ طلب کرتے ہیں آیا وہ وہی رحمتیں اور برکتیں ہیں جو آل ابراہیم کو ملی تھیں؟ مولوی صاحب نے فرمایا ہاں ٹھیک وہی ہیں۔ میں نے کہا کہ مکرم مولوی صاحب ان رحمتوں اور برکتوں میں تو نبوت بھی شامل ہے جو آپ آل محمد کے لئے طلب کرتے ہیں۔

اور اسی طرح اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی دعا کے ذریعہ وہ سب انعامات طلب کئے جاتے ہیں جو منعم علیہ لوگوں کو ملے اور جو سورۃ النساء رکوع 9 کی آیت اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ میں مذکور ہیں پس امت محمدیہ میں نبوت بھی طلب کرتے ہیں اور صدیقیت، شہادت اور صالحیت بھی کیونکہ جب آپ اَلْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ اور اَلضَّآلِّيْنَ کے رستہ سے بچنے کی دعا مانگتے ہیں تو اسی لئے کہ مغضوب اور ضال نہ بن جائیں۔ لہٰذا جب صراط مستقیم کے لئے دعا مانگتے ہیں تو اس کے معنے بجز اس کے کچھ نہیں ہو سکتے کہ آپ منعم علیہ گروہ کے لئے انعامات طلب کرتے ہیں جو نبوت، صدیقیت، شہادت اور صالحیت ہیں پس آپ امت کے لئے نبوت بھی طلب کرتے ہیں۔

میرے استدلال کو سن کر مولوی صاحب موصوف کے ثالث نے مجھے کہا کہ اب آپ بیٹھ جائیں میں مولوی صاحب سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں پھر مولوی صاحب کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے پوچھنے لگے کہ مولوی صاحب! کیا آپ درود شریف میں آل محمد کے لئے حلوہ مانڈہ طلب کیا کرتے ہیں یا کچھ روحانی نعمتیں مولوی صاحب نے فرمایا نہیں روحانی نعمتیں طلب کرتے ہیں اس پر ثالث صاحب نے ان سے دوسرا سوال

کیا کہ کیا آپ آل محمد ﷺ کے لئے وہی رحمتیں اور برکتیں طلب کرتے ہیں جو آل ابراہیم کو ملیں یا کچھ اور؟ مولوی صاحب موصوف فرمانے لگے وہی رحمتیں اور برکتیں طلب کرتا ہوں اس پر ثالث صاحب نے پوچھا کہ اچھا مولوی صاحب فرمائیں کہ آل ابراہیم کو کون کون سی رحمتیں اور برکتیں ملیں؟ مولوی صاحب نے کہا کہ آل ابراہیم میں بڑے بڑے اولیاء کرام پیدا ہوئے اس پر ثالث نے کہا کہ پھر درود شریف کی دعا سے آل محمد میں بڑے بڑے اولیاء ہونے چاہئیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا ہاں پھر ثالث نے کہا اچھا فرمایئے آل ابراہیم کو اور کیا کیا رحمتیں اور برکتیں ملیں؟ مولوی صاحب کہنے لگے ان میں بڑے بڑے مقربان بارگاہ الٰہی پیدا ہوئے اس پر ثالث نے کہا اچھا مولوی صاحب یہ بھی بتائیں کہ آل ابراہیم میں کوئی نبی بھی ہوا ہے یا نہیں؟ اس پر مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہاں نبی بھی ہوئے ہیں اس پر ثالث نے فی الفور کہا کہ اچھا مولوی صاحب اگر یہ بات ہے تو میں آپ کے خلاف اور قاضی محمد نذیر کے حق میں ڈگری دیتا ہوں کیونکہ جب آل ابراہیم میں نبی ہوتے رہے تو آل محمد میں بھی نبی ہونے چاہئیں۔ اس پر مولوی صاحب بڑے پریشان ہوئے اور ایک عجیب عالم میں فرمانے لگے کہ یہ شخص مرزائیوں سے مل گیا ہے اس پر میں اُٹھا اور میں نے کہا مولوی صاحب سچ فرماتے ہیں کل یہ صاحب مولوی صاحب سے ملے ہوئے تھے اور آج میں نے احمدیت کے دلائل کی قوت سے ان کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ آخر ثالث صاحب کو ازروئے انصاف کسی ایک کے ساتھ ہی ملنا چاہیے تھا۔

(کتاب شان خاتم النبیین صفحہ 104 تا 107 مطبوعہ قادیان سن اشاعت 1977ء)

فتاویٰ عالمگیری - تعارف

اورنگ زیب عالمگیرؒ نے اپنے عہد حکومت کے ابتدائی دور ہی میں مقدمات اور متنازعہ فیہ معاملات و مسائل کو شریعت اسلامی کی روشنی میں تصفیہ کرنے کے لئے فقہ اسلامی پر ایک جامع اور مستند کتاب تدوین کرائی جو ہندوستان میں ”فتاویٰ عالمگیری“ کے نام سے جبکہ عالم عرب میں ”فتاویٰ ہندیہ“ کے نام سے مشہور ہے۔ فتاویٰ عالمگیری کی تدوین کا کام تخت نشینی کے چار سال بعد ایک شاہی فرمان کے ذریعہ 1073ھ بمطابق 1663ء میں شروع ہوا اور آٹھ سال میں یعنی 1081ھ کو پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

یہ کتاب ہدایہ کے بعد فقہائے حنفیہ کے نزدیک مستند، معتبر اور جامع کتاب ہے جو نہایت ہی احتیاط اور سائنٹفک طریقہ پر ترتیب دی گئی ہے

(ماہنامہ النخیل کراچی شعبان 1440ھ از مفتی محمد ساجد میمن)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 27 اگست 2021ء)

/https://www.alfazlonline.org/27/08/2021/42778



حاصل مطالعہ

قسط18

(محمد عمر تیاپوری۔ کو آڈینیٹر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ انڈیا)

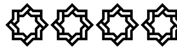
برطانوی پارٹی گرل مشرف بہ اسلام

لندن۔22۔نومبر (ویب ڈیسک) بار میں ڈانس کرنے والی ایک برطانوی خاتون نے سابق زندگی کو ترک کرکے اسلام قبول کر لیا۔پر سیفون رضوی نے بتایا کہ انہوں نے اسلام قبول کرنے سے قبل ایک روزہ رکھا، یہ ایک بہترین روحانی احساس تھا جس کے بعد میں دین کی جانب کھینچتی چلی گئی اور پھر حجاب کا استعمال بھی شروع کر دیا اور اب الحمد للہ مسلمان ہوں۔ ملکی نشریاتی ادارے سے بات کرتے ہوئے پر سیفون نے اپنی گناہوں سے بھری زندگی سے مشرف بہ اسلام ہونے کی کہانی سنائی اور کہا کہ اگر میں مسلمان نہ ہوتی تو کافی پہلے خود اپنی زندگی کا خاتمہ کر چکی ہوتی۔

(روزنامہ اعتماد اردو، حیدر آباد 23نومبر 2021ء)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 6دسمبر 2021ء)

/https://www.alfazlonline.org/06/12/2021/49376



حاصل مطالعہ

قسط19

(منیر احمد منور۔ مبلغ انچارج سوئٹزر لینڈ)

برطانیہ میں ایک دہائی کے دوران 400سے زائد گرجاگھر بند ہونے کا انکشاف

راچڈیل (نمائندہ جنگ) برطانیہ میں گزشتہ ایک دہائی کے دوران 400 سے زائد گرجاگھر بند ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ چرچ آف انگلینڈ کے اعداد و شمار کے تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ اس کے 940 گرجاگھروں کو1987ء اور 2019ء کے درمیان بند کیا گیا، اعدادوشمار یہ بھی بتاتے ہیں کہ 2010ء سے 2019ء تک 423چرچ بند ہوئے، ایک رپورٹ کے مطابق چرچ کے 42ڈائسیز میں اوسطاً تقریباً6 فیصد کم چرچ ہیں جن میں کل بائیں بازو 15،490 کے قریب ہے۔ ساؤتھ وارک کیتھڈرل کے ڈین دی ویری ریونڈ اینڈریو نن نے کہا کہ بڑی تعداد میں بندشیں حیران کن ہیں، میں بہت سے لوگوں کی تشویش میں شریک ہوں کہ گرجا گھروں کی بندش کا باعث بننے والی پالیسیوں کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہم پیرش کے نظام میں زیادہ سے زیادہ تبدیلیاں دیکھ رہے ہونگے، ڈرہم اور مانچسٹر کے ڈائسیز میں بندش کی سب سے بڑی تعداد تھی 1987ء کے مقابلہ میں 15 فیصد کم گرجاگھروں کے ساتھ شرح ریکارڈ کی گئی یہ امر قابل ذکر ہے کہ برطانیہ میں تیزی کے ساتھ گرجاگھروں کے بند ہونے اور بعض عمارتیں فروخت ہورہی ہیں، برطانیہ میں اس وقت 3 ہزار سے زائد مساجد موجود ہیں، جن میں سے نصف کے قریب اسلامی تنظیموں نے چرچ خرید کر ان میں مساجد قائم کیں، خریداری کرتے ہوئے اس معاہدے پر لازمی عمل کیا جاتا ہے کہ چرچ کی ظاہری شکل وصورت تبدیل نہیں کی جائے گی۔

(روزنامہ جنگ 6 جنوری 2022ء)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 18 جنوری 2022ء)

/https://www.alfazlonline.org/18/01/2022/52412



حاصلِ مطالعہ

قسط19

(محمد عمر تماپوری۔ کو آرڈینیٹر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ انڈیا)

حجاب پر عدالت کا جو بھی فیصلہ ہو گا وہ منظور ہو گا

بنگلورو۔ 9 فروری (سالار نیوز) منڈیا کی پی ای ایس کالج کی طالبہ بی بی مسکان جس نے گزشتہ روز کالج کے احاطہ میں اسے گھیر کر اشتعال انگیز نعرے بازی کرنے والے طلباء کا جواب دیتے ہوئے نعرۂ تکبیر اللہ اکبر بلند کیا اور باوقار طریقہ سے کالج میں داخل ہو گئی، وہ اب ہندوستان ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی میڈیا میں چھائی ہوئی ہے۔ بی کام سال دوم کی اس دلیر طالبہ نے روزنامہ سالار کو دیئے گئے ایک خصوصی انٹرویو میں کہا ہے کہ وہ حجاب کے متعلق عدالت کا جو بھی فیصلہ ہو گا اس کا احترام کرے گی۔ مسکان نے بتایا کہ وہ اپنے کالج میں اسائنمنٹ پیش کرنے کے لئے پہنچی تھی۔ طلبہ کے ایک گروپ نے کالج کے گیٹ پر اسے روکا اور کہا کہ وہ اپنا برقعہ اتار کر کالج میں داخل ہو یا پھر گھر واپس لوٹ جائے۔ اس نے مزاحمت کی۔ یہ گروپ اس کی دیگر سہیلیوں کے ساتھ بھی یہی حرکت کر رہا تھا۔ مسکان نے بتایا کہ اس نے سوال کیا کہ میں کیوں گھر جاؤں؟ اور کالج میں داخل کیوں ہونے نہیں دیا جائے گا؟ اس کے بعد کچھ نوجوان اس کے قریب آئے اور زور زور سے جئے شری رام کے نعرے لگانے شروع کر دیے۔ لیکن وہ کھڑی رہی اور ڈٹ کر نعرۂ تکبیر اللہ اکبر لگانے لگی۔ مسکان نے کہا کہ یہ معاملہ اب عدالت میں زیرِ سماعت ہے۔ عدالت کا جو بھی فیصلہ ہو گا وہ اس کی پابند رہے گی۔ مسکان نے بتایا کہ کالج کی انتظامیہ نے اس کا ساتھ دیا اور اس کی حفاظت کی۔ اس ملک میں ہر مذہب کو اپنی روایات اور تہذیب کے مطابق چلنے کی پوری آزادی حاصل ہے۔ مسکان کے والد حسین خان نے گزشتہ روز پیش آنے والے واقعہ کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ ان کی بیٹی نے جس دلیری کے ساتھ بدتمیزی کرنے والوں کا سامنا کیا ہے۔ اس کے لئے اس کا سر فخر سے اونچا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی بیٹی صوم وصلوٰۃ کی پابند اور کافی خاموش مزاج ہے۔ لیکن اچانک اس کے ساتھ شر پسندوں نے جو

کیا اس کی وجہ سے اسے مشتعل ہونا پڑا اور جس دلیری کے ساتھ اس نے جواب دیا ہے اس کی ہر طرف سے ستائش کی جارہی ہے۔ انہوں نے مسکان کی اس دلیری پر ملک اور دنیا بھر سے ستائش کرنے والوں کا شکریہ ادا لیا اور کہا کہ اس سے مسلم لڑکیوں کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔

(روزنامہ سالار اردو بنگلور 10 فروری 2022ء)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 22 فروری 2022ء)

/https://www.alfazlonline.org/22/02/2022/54831



حاصل مطالعہ

قسط20

(محمد عاصم حلیم۔مربی سلسلہ انڈیا)

"گاہے گاہے باز خواں ایں قصہء پارینہ را"

گزرے ہوئے چند دلچسپ اور سبق آموز واقعات

بے دلائل بے حوالہ بے سند ہیں یہ سب باتیں مگر ہیں مستند

1۔ذوالقرنین آب حیات کی تلاش میں

"لکھا ہے" ایک دفعہ حضرت ذوالقرنین آب حیات کی تلاش میں نکلے۔واپسی سفر میں ایک ایسی قوم سے گزرے جو بہت خوشحال تھی۔اوران کے گھروں کے آگے قبریں بنی ہوئی تھیں۔مکانوں میں دروازے نہیں تھے۔اور نہ ان کا کوئی بادشاہ تھا ان میں نہ کوئی امیر تھا نہ فقیر۔ذوالقرنین نے ان سے پوچھا تمہارے گھروں کے آگے قبریں کیوں ہیں انہوں نے کہا تا کہ موت ہر وقت یاد رہے۔پوچھا مکانوں میں دروازے کیوں نہیں انہوں نے جواب دیا ہمارے شہر میں کوئی چور اور خائن نہیں۔پوچھا تمھارے شہر میں امیر نہیں ہیں ؟انہوں نے کہا ہمارے شہر میں ظالم نہیں ہیں۔سوال کیا تمہارے شہر میں قاضی نہیں؟جواب ملا ہم آپس میں لڑتے جھگڑتے نہیں ہیں۔پوچھا تمہارے شہر میں کوئی بادشاہ بھی نہیں؟جواب ملا ہم میں کوئی زیادتی کرنے والا نہیں ہے۔ان سے پوچھا گیا تم سب لوگوں میں مساوات کس طرح ہے؟انہوں نے کہا کہ ہم ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں جس کے پاس کمی ہو جاتی ہے ہم سب مل کر اسے پورا کر دیتے ہیں۔ذوالقرنین نے ان سے پوچھا تم میں لڑائی جھگڑا کیوں نہیں ہوتا انہوں نے جواب دیا ہم اپنے نفسوں پر قادر ہیں اور جھوٹ نہیں بولتے اور اپنا مال تقسیم کرتے رہتے ہیں اس لیے ہم میں نہ کوئی امیر ہے نہ غریب۔ان سے پوچھا گیا تمہاری عمریں کیوں لمبی ہیں؟جواب ملا ہم کسی کا حق غصب نہیں کرتے اور عدل وانصاف سے رہتے ہیں۔ان سے پوچھا گیا تمہارے شہر میں قحط کیوں نہیں آتا؟انہوں نے کہا ہم استغفار سے کبھی غافل

نہیں رہتے۔ اس قوم سے حضرت ذوالقرنین اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے اپنے لئے اس جگہ کو پسند کر لیا اور اپنی باقی زندگی یہیں بسر کر دی"۔

(ماخوذ از ہفت روزہ لاہور نومبر 1986)

2۔ لیلۃ القدر کی تلاش

تیرہویں صدی کے مجدد اور 14 ویں صدی میں آنے والے مہدی معہود اور مسیح موعود علیہ السلام کے ارہاص حضرت سیّد احمد شہید بریلویؒ "مخزنِ احمدی"! جو آپ کی سوانح پر بڑی مستند کتاب ہے میں لکھا ہے کہ قیام دہلی کے دوران ایک بار رمضان آیا تو اکیسویں شب کو حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اس آخری عشرہ میں کس رات شب بیداری کر کے شب قدر کی سعادت حاصل کی جائے؟ مولانا نے متبسّم ہو کر فرمایا فرزندِ عزیز شب بیداری کا جو روزانہ کا معمول ہے اسی طرح ان راتوں میں بھی عمل کرو۔ صرف شب بیداری سے کیا ہوتا ہے! دیکھو چوکیدار اور سپاہی ساری رات جاگتے ہیں مگر اس دولت سے محروم رہتے ہیں۔ اگر تمہارے حال پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے تو شب قدر میں اگر تم سوئے بھی رہو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو جگہ دے گا اور ان برکات میں شریک کر دے گا۔

سیّد صاحب یہ سن کر اپنے مسکن پر آ گئے اور عادت کے مطابق شب بیداری کا معمول رکھا۔ ستائیسویں شب کو آپ نے چاہا کہ ساری رات جاگوں اور عبادت کروں مگر عشاء کی نماز کے بعد کچھ ایسا نیند کا غلبہ ہوا کہ آپ سو گئے۔ تہائی رات کے قریب دو شخصوں نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر جگایا آپ نے دیکھا کہ آپ کے داہنے طرف رسول کریم ﷺ اور بائیں طرف حضرت ابو بکر صدیقؓ بیٹھے ہیں اور آپ سے فرما رہے ہیں کہ احمد! جلد اُٹھ اور غسل کر۔ سیّد صاحب ان دونوں حضرات کو دیکھ کر مسجد کے حوض کی طرف گئے اور باوجودیکہ سردی سے اس کا پانی یخ ہو رہا تھا آپ نے اس سے غسل کیا اور فارغ ہو کر خدمت اقدس ﷺ میں حاضر ہوئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ فرزند! آج شب قدر ہے یاد الٰہی میں مشغول ہو اور دعا اور مناجات کرو اس کے بعد دونوں حضرات تشریف لے گئے۔

(از مخزنِ احمدی)

3۔ ایک حکایت اور مفید سبق

کہتے ہیں ایک بادشاہ کے زمانہ میں ایک بہت بوڑھے بزرگ آدمی رہتے تھے۔ انھوں نے موجودہ بادشاہ کے والد اور دادا کا زمانہ بھی دیکھا تھا۔ ایک دن بادشاہ نے اس بزرگ کو اپنے دربار میں بلایا اور کہا بزرگو! آپ نے میرا زمانہ بھی دیکھا ہے اور میرے والد اور دادا کا زمانہ بھی دیکھا ہوا ہے۔ آپ کو ان تینوں ادوار میں کیا فرق نظر آتا ہے۔ بزرگ نے کہا حضور! آپ کے دادا کے زمانہ میں ایک دن میں جنگل میں لکڑیاں کاٹ رہا تھا کہ میں نے ایک ڈاکو کو دیکھا جو ایک دُلہن کو اٹھا کر لے جا رہا تھا وہ میرا جوانی کا زمانہ تھا۔ میں نے ڈاکو کا مقابلہ کیا اور اسے زیر کر کے بے ہوش دُلہن کو اپنی جھونپڑی میں لے آیا دلہن نے لاکھوں کا زیور پہنا ہوا تھا مگر اس کے زیوروں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا بلکہ میں اسے ہوش میں لا کر اسے اپنے گھر چھوڑ آیا۔ تو حضور یہ آپ کے دادا کا زمانہ تھا۔ جب آپ کے والد بادشاہ بنے تو یہ واقعہ یاد آنے پر بجائے خوشی کے مجھے افسوس ہوتا تھا کہ میں نے اس عورت کی عزت اور جان بچائی یہی کافی تھا۔ میں اگر اس کے کچھ زیورات اتار لیتا تو اسے کون سا پتہ چلنا تھا، اپنی باقی عمر آرام سے کٹ جاتی۔ تو حضور یہ آپ کے والد کا زمانہ تھا اور بادشاہ سلامت اب جب سے آپ صاحب اقتدار ہوئے ہیں جب کبھی یہ واقعہ یاد آتا ہے تو مجھے عورت کی خوبصورتی اور اپنی بیوقوفی پر سخت غصہ آتا ہے کہ کیا عمدہ موقع تھا جو میں نے اپنے ہاتھ سے گنوا دیا۔

(از روزنامہ نوائے وقت 17 ستمبر 1984ء)

4۔ قضائے آسمانی

کہتے ہیں کہ امیر مہدی کے عہد میں ایک دفعہ سخت قحط پڑا ہر چند کے امیر نے خزانے کا منہ فی سبیل اللہ کھول دیا اور غلّہ کے انبار وقفِ عام کر دیے۔ لیکن قحط کی مصیبت کم نہ ہوئی اس سبب سے امیر کو خلقت کی یہ حالت دیکھ کر اپنی جان بھی تلخ معلوم ہوتی۔ نہ پیٹ بھر کر کھانا کھاتے نہ چین سے بچھونے پر سوتے۔ ایک روز بستر پر حیرت اور حسرت زدہ لیٹا ہوا تھا خادم پاس بیٹھا تھا اسے کوئی کہانی سنانے کا کہا کہ دل بہلے اور کچھ غم غلط ہو۔ خادم نے کہانی شروع کی کہ ہند کی سرزمین پر ایک شیر رہا کرتا تھا اور سب درندے جنگل کے اس کی خدمت میں حاضر رہتے۔ ایک دن لومڑی نے کہا بادشاہ سلامت ہم تیری رعیت ہیں اس لیے بادشاہ پر رعیت کی رعایت لازم اور واجب ہے۔ اب مجھے ایک ضروری سفر درپیش ہے اس کے بغیر چارہ

نہیں۔ مشکل یہ ہے کہ میرا بچہ ہے میں چاہتی ہوں کہ وہ بادشاہ سلامت کے سپرد کر دوں اور کسی دشمن کے چنگل تک نہ پہنچنے پائے شیر نے یہ بات قبول کرلی اور لومڑی اپنا بچہ اس کے حوالے کر کے سفر پر روانہ ہو گئی۔ شیر نے اس بچے کو اپنی پیٹھ پر بٹھالیا تا کہ جنگل کا کوئی درندہ اسے گزند نہ پہنچا سکے ایک دن اچانک ایک عقاب اپنا شکار تلاش کرتا ہوا اڑتا پھر رہا تھا اس کی نظر لومڑی کے بچے پر پڑی اور شیر کی پیٹھ پر جھپٹا مار کر لومڑی کے بچے کو لے اڑا۔ جب لومڑی سفر سے واپس آئی تو بچے کو نہ دیکھ کر شیر سے بولی بادشاہ سلامت تم نے تو عہد کیا تھا کہ میں تیرے بچے کی حفاظت کروں گا اب کیا ہوا شیر نے کہا میں نے تو ذمہ داری زمینی جانوروں سے بچانے کی لی تھی لیکن بلائے ناگہانی اگر آسمان سے نازل ہو تو میرا کیا قصور ہے یہ میرا ذمہ نہ تھا۔

امیر نے جب یہ کہانی یہاں تک سنی تو اٹھ بیٹھا اور رو رو کر جنابِ کبریائی میں التجا کرنے لگا کہ الٰہی! جو فتنہ فساد زمین میں اٹھے اسے تو میں رفع کر سکتا ہوں مگر قضائے آسمانی قدرتِ یزدانی میں بندہ ناچیز سے کیا ہو سکتا ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ قحط چند روز میں دور ہو گیا۔

(بحوالہ مخزن الاخلاق منقول از ماہنامہ مصباح نومبر 1995ء)

5۔ حضرت امام غزالیؒ بنام محمد بن ملک شاہ

واعظِ قوم کی وہ پختہ خیالی نہ رہی
برقِ طبعی نہ رہی شعلہ مقالی نہ رہی

رہ گئی رسمِ اذاں روحِ بِلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی

لکھا ہے حقوق اللہ یہ ہیں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور حقوق العباد۔ عدل و انصاف ہیں۔ حقوق اللہ آسانی سے معاف ہو سکتے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ غفور الرحیم ہے حقوق العباد معاف ہونے کی کوئی تدبیر نہیں۔ اس کے بعد لکھتے ہیں سب سے پہلے تجھ کو جاننا چاہیے کہ اقتدار اور حکومت کتنا بڑا عظیم اور پُر خطر فرض ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ قیامت میں سب سے زیادہ جن کو عذاب دیا جائے گا وہ ظالم بادشاہ اور حکمران ہوں گے۔ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ایک خارشی بکری کی خبر گیری مجھ سے رہ گئی تو

قیامت کے دن مجھ سے مواخذہ ہو گا۔ اے بادشاہ! دیکھ حضرت عمر رضیؓ کو باوجود اپنی کمال احتیاط قیامت کے مواخذہ کا کس قدر ڈر رہتا ہے۔ اور تیرا یہ حال ہے کہ تجھ کو اپنی رعایا کی بھی کچھ پروا نہیں اور کچھ نہیں جانتا کہ تیرے ملک والوں کا کیا حال ہے تجھ کو صرف اس پر قناعت نہیں کرنی چاہیے کہ تو خود ظلم کا ارتقاب نہیں کرتا بلکہ تو اس بات کا بھی ذمہ دار ہے کہ تیرے غلام اور خدام و خشم، عہدہ دار، عامل بھی کسی پر ظلم نہ کر پائیں۔ ایھّا السلطان !اگر تو دنیا کے حظوظ کی غرض سے لوگوں پر ظلم کرتا ہے تو غور سے دیکھ کے دنیا کے حظوظ کیا ہیں۔ اگر تو کھانے کا زیادہ حریص ہے تو تُو جانور ہے۔ اگر حریر اور دیبا کے استعمال کا دلدادہ ہے تو تُو مرد نما عورت ہے۔ اگر اپنے غیظ و غضب کے قابو میں ہے تو تُو آدمی کی صورت درندہ ہے۔ ہر معاملہ میں تجھ کو یہ فرض کر لینا چاہیے کہ تُو ایک آدمی ہے اور فرمانروا کوئی اور شخص ہے۔ اس بات میں اندازہ کر لے جو معاملات تُو اوروں کے ساتھ کرنا چاہتا ہے اگر تیرے ساتھ کیا جاتا تو تو پسند کرتا یا نہیں اگر تو اپنے حق میں اسے جائز رکھتا اور وہی معاملہ اپنے زیر دستوں کے ساتھ جائز رکھنا چاہتا ہے تو تُو دغا باز اور خائن ہے تجھ کو صرف یہ کوشش کرنی چاہیے کہ تمام رعایا تجھ سے شریعت کے اصول کے موافق راضی اور خوشنود رہے۔

(از نصیحۃ الملوک – ترجمہ از فارسی)

6۔ نماز میں حضورِ قلب کا ایک بہترین سبق

دلچسپ اور عمدہ مثال:

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضیؓ فرماتے ہیں ایک روز میں نے عرض کیا حضرت نماز میں حضور اور لذّت اور ذوق و شوق اور تضرع کیوں کر پیدا ہووے۔ فرمایا مکتب میں کبھی پڑھے ہو؟ عرض کیا ہاں پڑھا ہوں، فرمایا کبھی استاد نے کان پکڑوائے ہیں؟ عرض کیا ہاں پکڑوائے ہیں فرمایا پھر کیا حال ہوا عرض کیا میں پہلے تو برداشت کرتا رہا اور جب تھک گیا اور ہاتھ پیر دکھ گئے اور درد ہوا اور پسینہ پسینہ ہوا تو رو پڑا اور آنسو جاری ہو گئے۔ فرمایا پھر کیا ہوا؟ عرض کیا پھر استاد کو رحم آ گیا اور کان چھڑوا دیئے اور خطا معاف کر دی پھر پیار کیا اور کہا کہ جاؤ پڑھو۔ فرمایا یہی حالت نماز میں پیدا کرو پھر خدا تعالیٰ کے رحم پر نظر ہو گی۔ اس کے

بعد خدا تعالیٰ بھی رجوع برحمت ہو گا اور دریائے رحمت جوش مارے گا۔ پھر حضور اور خشُوع و خضوع اور لذت اور ذوق وشوق پیدا ہو جائے گا۔

(از تذکرۃ المہدی جلد 2 صفحہ 212)

کسی نے خوب کہا ہے:

سلیقہ نہیں تجھ کو رونے کا ورنہ
بڑے کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی

7۔ خداوندا فقط تُو ہے

گزرتی ہے جو دل پر دیکھنے والا فقط تو ہے
اندھیرے میں اجالا دھوپ میں سایہ فقط تو ہے

گدائے دہر کا کیا ہے؟ اگر یہ در نہیں وہ ہے
تیرے د ر کے فقیروں کی تو کُل دنیا فقط تو ہے

تو ہی دیتا ہے نشہ اپنے مظلوموں کو جینے کا
ہر ایک ظالم کا نشہ توڑنے والا فقط تو ہے

وہی دنیا وہی اِک سلسلہ ہے تیرے لوگوں کا
کوئی ہو کربلا اس دیں کا رکھوالا فقط تو ہے

ہر اک بے چارگی میں بے بسی میں اپنی رحمت کا
جو دل پر ہاتھ رکھتا ہے خداوندا فقط تُو ہے

میرے حرف و بیاں میں آئینوں میں آبگینوں میں
جو سب چہروں سے روشن تر ہے وہ چہرہ فقط تو ہے

(کلام عبید اللہ علیم)

یہ شور و غوغا مچانے والے فساد و فتنہ اٹھانے والے
کیا تیرے پاس ہے یہی قوم! تیری بگڑی بنانے والے

سنو سنو! آج آسماں سے صدائے پیہم یہ آرہی ہے
بچا سکیں گے نہ اپنا گھر بھی خدا کے گھر کو جلانے والے

8۔حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے عالمِ شباب کا دلربا نقشہ

1859ء کے قریب جب کہ حضور علیہ السلام کی عمر مبارک 24 سال کے قریب تھی فرمایا مساجد میرا مکان، صالحین میرے بھائی ذکرِ الٰہی میرا مال اور خلق خدا میرا کنبہ ہے۔

(اخبار بدر 3/جون 1909ء صفحہ 2)

پھر فرمایا جو بدی کا بدی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اپنے تئیں شریر کے حملہ سے بچاؤ مگر خود شریرانہ مقابلہ مت کرو۔ مگر جو اس غرض سے کسی کو تلخ دوا دیتا ہے کہ وہ اچھا ہو جائے وہ اس سے نیکی کرتا ہے۔ ہم نہیں کہتے کہ اس نے بدی کا بدی سے مقابلہ کیا ہے۔ ہر ایک نیکی اور بدی نیت سے ہی پیدا ہوتی ہے پس چاہیے کہ تمہاری نیت کبھی ناپاک نہ ہو تا تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ۔

(خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 29)

پھر فرمایا چاہیے کہ تمہارے ہاتھ اور قلم نہ رُکیں اس سے ثواب ہوتا ہے۔ جہاں تک بیان اور انسان سے کام لے سکو لیے جاؤ اور جو جو باتیں تائیدِ دین کے لئے سمجھ میں آتی جائیں انہیں پیش کیے جاؤ کسی نہ کسی کو فائدہ پہنچائیں گی۔

(اخبار الحکم 17 فروری 1904)

9۔ عملِ صالح کی حقیقت

فرمایا اس وقت اللہ تعالیٰ کے اسمِ ستار کی تجلّی ہے۔ اس تجلّی کے وقت بہت سے ایسے بھی ہوں گے جو آج بڑے متقی اور پرہیز گار نظر آتے ہیں۔ قیامت کے دن وہ بڑے فاسق فاجر نظر آئیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عملِ صالح ہماری اپنی تجویز اور قرارداد سے نہیں ہو سکتا۔ اصل میں عملِ صالح وہ ہیں جس میں کسی نوع کا کوئی فساد نہ ہو۔ کیوں کہ صالح فساد کی ضد ہے۔ اور اسی طرح پر ضروری ہے کہ عملِ صالح میں بھی کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق ہو۔ اور پھر آنحضرت ﷺ کی سنت کے موافق ہو۔ پھر نہ اس میں کسی قسم کا کسل ہو نہ عُجب ہو، نہ ریا ہو، نہ وہ اپنی تجویز سے ہو جب ایسا عمل ہو تو وہ عمل صالح کہلاتا ہے۔ اور یہ کبریت احمر ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 630)

کیا ہی سچ ہے کہ،

پھر چلو ہم دیارِ یار چلیں
کر کے آنکھوں کو اشکبار چلیں

جس طرح پھول کوئی کانٹوں میں
اس طرح زندگی گزار چلیں

تم دوسرے لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف لانے کا وسیلہ بنو۔ نجات صرف رحم اور فضل سے ہے۔

10۔ امروز قومِ من نشناسد مقامِ من

فرمایا اب وقت آ گیا ہے کہ پھر اسلام کی عظمت شوکت ظاہر ہو۔ اور اسی مقصد کو لے کر میں آیا ہوں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ جو انوار و برکات اس وقت آسمان سے اتر رہے ہیں۔ وہ ان کی قدر کریں کہ وقت پر ان کی دستگیری ہوئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اس مصیبت کے وقت ان کی نصرت فرمائی۔ لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر نہ کریں گے تو خدا تعالیٰ بھی ان کی کچھ پروانہ کرے گا وہ اپنا کام کر کے رہے گا مگر ان پر افسوس ہو گا۔

میں پورے زور سے اور پورے یقین اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوسرے مذاہب کو مٹا دے اور اسلام کو قوت اور غلبہ ہو اب کوئی ہاتھ اور طاقت نہیں جو خدا تعالیٰ کے ارادہ کا مقابلہ کرے ”وہ فعالٌ لِمّا یُرید ہے“ مسلمانو! یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں یہ خبر دی ہے اور میں نے اپنا پیغام پہنچا دیا ہے اب اس کو سننا نہ سننا تمہارے اختیار میں ہے یہ سچی بات ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو موعود آنے والا تھا وہ میں ہی ہوں۔ اور یہ بھی پکی بات ہے کہ اسلام کی زندگی عیسیٰ علیہ السلام کے مرنے میں ہے۔

(لیکچر لدھیانہ صفحہ 290)

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آ چکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

11۔ ایک ضروری نصیحت

”حضرت اقدس امام الزمان مسیحِ موعود علیہ السلام نے اپنی ایک آخری نصیحت میں فرمایا! جماعتِ احمدیہ کے لیے بہت فکر کا مقام ہے کیونکہ ایک طرف تو لاکھوں آدمی اُنہیں کافر کافر کہتے ہیں۔ دوسری طرف اگر یہ خدا تعالیٰ کی نظر میں بھی مومن نہ بنیں تو اُن کیلئے دوہرا گھاٹا ہے۔“

(حوالہ از کتاب ایاز محمود سوانح حضرت ڈاکٹر حشمت اللہؓ جلد اول صفحہ 44)

12۔ فضیلت علم وایمان

”ایمان بھی انسان کو اعلیٰ سے اعلیٰ ترقیات کا وارث بناتا ہے اور علم بھی۔ ایمان علم کو اور علم اِیمان کو بڑھاتا ہے۔ ایمان اپنے اندر اسی طرح نورِ علم رکھتا ہے جیسے کُفر جہالت کی ظلمت کو۔ غرض اِن دونوں کا تعلق آپس میں نہایت گہرا ہے۔“

(بحوالہ صحیح بخاری جلد اول کتاب العلم صفحہ 116)

13۔ اُبسطِ رداک

”اپنی چادر پھیلاو“ یہ ایک محاورہ ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ فارغ البال ہو کر توجہ اور اطمینان سے سننے کے لئے بیٹھ جاؤ۔ اپنے اندر اُس سوالی کی سی حالت پیدا کرو جو لینے کے لئے اپنی چادر پھیلا دیتا ہے۔ جب

تک طالبِ علم کی یہ حالت نہ ہو گی وہ کچھ فائدہ نہ اٹھائے گا جو سنے گا بھول جائے گا۔ استفادۂ علم کے لئے شوق حرص اور حضورِ قلب ہونا ضروری ہے۔ اُبسط رِداک کا ایک معنی یہ بھی ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنے فیضان کے چُلو بھر بھر کر ڈالتے رہے اور حضرت ابوہریرہؓ ان فیضان کو اپنی چادرِ سینہ میں سمیٹتے رہے۔''

(صحیح بخاری ایضاً تشریحات حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہؓ)

14۔ حقیقتِ ایمان کیا ہے

حضرتِ اقدس امام الزمان علیہ السلام فرماتے ہیں ''بھائیو یقیناً سمجھو کہ نجات ایمان سے وابستہ ہے اور ایمان اُمورِ مخفیہ سے وابستہ ہے۔ اگر حقائقِ اشیاء مستور نہ ہوتی تو ایمان نہ ہوتا اور اگر ایمان نہ ہوتا تو نجات کا کوئی ذریعہ نہ ہوتا۔ سو اُٹھو ایمان کو ڈھونڈو اور فلسفہ کے خشک اور بے سُود ورقوں کو جلاؤ کہ ایمان سے تم کو برکتیں ملیں گی۔ ایمان کا ایک ذرّہ فلسفہ کے ہزار دفتر سے بہتر ہے۔ اور ایسی کوئی دولت نہیں جیسا کہ ایمان۔ دنیا میں ہر ایک ماتم زدہ ہے مگر ایمان دار۔ دنیا میں ہر ایک سوزش اور حرکت اور جلن میں گرفتار ہے مگر مومن۔ اے ایمان کیا ہی تیرے ثمرات شیریں ہیں۔ کیا ہی تیرے پھول خوشبو دار۔ سبحان اللہ کیا عجیب تجھ میں برکتیں ہیں۔ کیا ہی خوش نور تجھ میں چمک ہے۔ کوئی ثریا تک نہیں پہنچ سکتا مگر وہی جس میں تیری کششیں ہیں۔ خدا تعالیٰ کو یہی پسند آیا کہ اب تو آوے اور فلسفہ جاوے۔ ولا رادّ لِفضلہٖ۔

(از آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 270-273 مقدمہ حقیقتِ اسلام)

15۔ خطبات اور درس لکھنے کی اہمیت

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ آنحضور ﷺ کی زبان مبارک سے جو بھی سنتے وہ لکھ لیتے اس پر بعض لوگوں نے منع کیا کہ آنحضور ﷺ کبھی خوش ہوتے ہیں کبھی ناراض تم سب لکھتے جاتے ہو یہ درست نہیں۔ عبد اللہ بن عمرو نے اس پر لکھنا چھوڑ دیا۔ لیکن جب آپ ﷺ تک یہ خبر پہنچی تو فرمایا تم بے شک لکھا کرو کیونکہ خدا تعالیٰ کی قسم میری زبان سے جو کچھ نکلتا ہے حق اور راست نکلتا ہے۔ اس کے بعد عبد اللہ بن عمرو آپ کی باتیں لکھ کر محفوظ کر لیا کرتے تھے۔

(ابو داود کتاب العلم حدیث نمبر 3161)

امام الزمان علیہ السلام نے ارشاد فرمایا میں پھر پکار کر کہتا ہوں اور میرے دوست سُن رکھیں کہ میری باتوں کو ضائع نہ کریں۔ میں نے یہ ساری باتیں نہایت دل سوزی اور سچی ہمدردی سے جو فطرتاً میری روح میں ہے کی ہیں۔ ان کو گوشِ دل سے سنو اور اس پر عمل کرو۔

(از ملفوظات جلد اول صفحہ 90)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ ارشاد فرماتے ہیں ہمارے پرانے بزرگ اس بات کی احتیاط کرتے تھے کہ جب درس دیتے تو سننے والوں کو کاپی اور قلم دوات کے بغیر نہ بیٹھنے دیتے۔ لکھا ہے کہ حضرت امام مالکؒ درس دیا کرتے تھے اُن کے درس میں حضرت امام شافعیؒ بھی آ گئے اُن کی عمر بھی چھوٹی تھی (12، 13 سال) جب وہ دو تین دن اُنکے درس میں بیٹھے تو حضرت امام مالکؒ نے دیکھا کہ اُن کے پاس کاپی اور قلم دوات نہیں تو اُنہوں نے کہا لڑکے تو کیوں یہاں بیٹھا کرتا ہے۔ امام شافعی نے کہا میں جو کچھ سنتا ہوں یاد ہو جاتا ہے۔ امام مالکؒ نے کہا اچھا جو کچھ میں نے پڑھایا ہے سُناؤ اُنہوں نے سنا دیا۔ حضرت امام مالکؒ کے دوسرے شاگرد کہتے ہیں ہماری کاپی میں غلطی تھی مگر امام شافعی نے صحیح صحیح سنا دیا۔ اس لئے لکھنے کا یہ بھی فائدہ ہوتا ہے انسان اُسے بار بار دیکھ کر یاد کر لیتا ہے۔

(کتاب ملائکۃ اللہ صفحہ 4)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

خلیفہ وقت کے خطبات کا سننا بھی بہت ضروری ہے یا دوسری باتیں جو مختلف وقتوں میں کی جاتی ہیں اُن پر غور کرنا اور نوٹ کرنا بہت ضروری ہے۔ عہدے درانِ جماعت جہاں احبابِ جماعت کو توجہ دلائیں وہاں خود بھی توجہ دیں۔ اگر کوئی تربیت کا پہلو ہو تو فوراً نوٹ کر لیا کریں۔

(بحوالہ خطبہ جمعہ 16 اگست 2013)

16۔ گانے بجانے اور بیہودہ پروگرام سننے اور سنانے کا انجام

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ ایسے پروگراموں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ تاریخوں میں لکھا ہے کہ جب روم کے ساتھ مسلمانوں کی لڑائی ہوئی تو رومی جرنیل نے اپنا ایک وفد مسلمانوں کے حالات کا جائزہ لینے کے لیے بھیجا اور کہا کہ تم مسلمانوں کے حالات کو جا کر دیکھو اور واپس آکر بتاؤ کہ ان کی کیا کیفیت ہے۔ وہ وفد اسلامی لشکر کا جائزہ لیکر واپس آیا تو اس نے کہا کہ ہم مسلمانوں کے لشکر کو دیکھ آئے

ہیں، وہ ہمارے مقابلہ میں بہت تھوڑے ہیں۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے وہ کوئی جنّ ہیں۔ کیونکہ ہم نے دیکھا وہ دن کو لڑتے ہیں اور رات کو تہجد پڑھنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ (لیکن) ہمارے سپاہی جو دن بھر تھکے ماندے ہوتے ہیں وہ تو رات کو شرابیں پیتے ہیں اور ناچ گانے میں مشغول ہو جاتے ہیں اور ان کاموں سے فارغ ہوتے ہیں تو سو جاتے ہیں۔ مگر وہ لوگ یعنی (مسلمان) کوئی عجیب مخلوق ہیں کہ دن کو لڑتے ہیں اور راتوں کو اُٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور اس کا ذکر کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے لڑنا بے فائدہ ہے۔ چنانچہ دیکھو اس ذکرِ الٰہی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ بھی آسمان سے ان کی مدد کیلئے اترا اور اس نے انہیں بڑی بڑی طاقتور حکومتوں پر غالب کر دیا... لیکن جب مسلمان بگڑ گئے اور انہوں نے ذکرِ الٰہی میں راتیں بسر کرنے کی بجائے رنگ رلیوں اور ناچ گانوں میں راتیں بسر کرنی شروع کر دیں اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ اسحاق، موسیٰ بڑا اچھا گانا گانے والا ہے اور فلاں کنجری خوب گاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی تباہی کیلئے ہلاکو خان کو بغداد پر مسلط کر دیا اور اس نے ایک دن میں اٹھارہ ہزار مسلمانوں کو قتل کر دیا اور شاہی خاندان کی کوئی عورت ایسی نہ چھوڑی جس کے ساتھ بدکاری نہ کی گئی ہو۔ اس وقت مسلمان ایک بزرگ کے پاس گئے اور انہیں کہا کہ دعا کریں کہ بغداد تباہی سے بچ جائے۔ انہوں نے کہا میں کیا دعا کروں میں تو جب بھی ہاتھ اٹھاتا ہوں اللہ تعالیٰ کے فرشتے مجھے یہ آوازیں دیتے سنائی دیتے ہیں کہ:۔ اَیُّھَا الْکُفَّارُ اُقْتُلُوا الْفُجَّار۔ یعنی اے کافرو ان فاجر و فاسق مسلمانوں کو خوب مارو۔ چنانچہ بغداد تباہ ہو گیا اور عباسی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ حالانکہ ایک زمانہ میں ان کی طاقت کا یہ عالم تھا کہ رومی حکومت کے لشکر کو جو ساٹھ ہزار کی تعداد میں تھا مسلمانوں کے صرف ساٹھ آدمیوں نے شکست دے دی تھی۔ یہ اس لیے ہوا کہ ان کی زبانیں ذکرِ الٰہی سے تر رہتی تھیں اور اُن کی راتیں خدا تعالیٰ کے حضور قیام اور سجود میں گزر جاتی تھیں۔

(تفسیرِ کبیر جلد ششم صفحہ 563-564)

دوستو! ہرگز نہیں یہ ناچ اور گانے کے دن
مشرق و مغرب میں ہیں یہ دیں کے پھیلانے کے دن

دوستو! اب بھی کرو توبہ اگر کچھ عقل ہے
ورنہ خود سمجھائے گا وہ یار سمجھانے کے دن

(کلامِ محمود صفحہ 21)

17۔ غیر قوموں کی رِیس مت کرو

حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تم غیر قوموں کو دیکھ کر اُن کی رِیس مت کرو۔ کہ انہوں نے دنیاکے منصوبوں میں بہت ترقی کرلی ہے۔ آؤ ہم بھی اُن کے نقشِ قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اُس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بُلاتا ہے۔ اُن کا خدا کیا چیز ہے۔ صرف ایک عاجز انسان۔ اس لئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے۔ میں تمہیں دنیاکے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر تم اُن لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کُچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھاہے۔ چاہیے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیاکاہو خواہ دین کاخدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد19 صفحہ 23)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اپنے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ 1924ء میں میں انگلستان تبلیغِ اسلام کے مواقع دیکھنے کے لئے گیا۔ میں نے اُس وقت وہی لباس پہنے رکھا جو میں ہندوستان (قادیان) میں پہنتا تھا اور یورپین لوگ نہ صرف یہ کہ اس لباس کو ذلیل سمجھتے ہیں بلکہ چونکہ ان کارات کالباس ایسا کُھلا ہوتا ہے جیسے ہماری شلوار قمیض۔ وہ اس لباس کو رات کو پہنتے ہیں۔ اس لئے وہ کسی کے سامنے نہیں آتے۔ ایک دن ہمارے مبلّغ انچارج میرے پاس آئے اور بڑی تشویش سے کہنے لگے کہ آپ کے اس لباس کی وجہ سے یہاں کے لوگوں کو بڑی ٹھوکر لگ رہی ہے۔ آپ اگر پتلون نہیں پہن سکتے تو کم سے کم علی گڑھ فیشن کا گرم پاجامہ پہن لیں اور قمیض کو اس کے اندر ٹھونس لیا کریں۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ آخر میں ایسا کیوں کروں؟ اِن لوگوں کو میرے قومی لباس پر اعتراض کرنے کا حق کیا ہے۔ مبلّغ صاحب نے کہا کہ حق ہو یا نہ ہو بہر حال اس سے بہت بُرا اثر پڑتا ہے اور ہماری قومی تحقیر ہوتی ہے۔

اُسی دن مجھے ملنے کے لئے لندن کے اوریئنٹل کالج کے پرنسپل سر ڈینی سن راس اور کُچھ اور بڑے بڑے آدمی آئے۔ میں نے اُن کے سامنے یہی سوال رکھا، اور کہا کہ کیا آپ لوگ اس لباس کو ذلیل سمجھتے ہیں؟ جیسا کہ یورپین تہذیب ہے۔ اُنہوں نے کہا نہیں نہیں یہ کس طرح ہو سکتا ہے، ہم آپ کے لباس کو بڑا اچھا

سمجھتے ہیں۔ میں نے سمجھ لیا کہ محض مغربی تہذیب کے نتیجہ میں یہ ایسا کہہ رہے ہیں۔ لیکن ان کے دل میں یہ بات نہیں، میں نے پھر اصرار سے کہا آپ میرے دوست ہیں سچ سچ بتائیے کہ آپ کی قوم پر اس کا کیا اثر پڑتا ہے؟ اس پر اُنہوں نے کہا کہ سچی بات تو یہی ہے کہ ہمارے ملک کے لوگ اس لباس میں لوگوں کے سامنے آنے کو بُرا سمجھتے ہیں اور اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ سر ڈینی سن راس علی گڑھ اور کلکتہ میں بھی پروفیسر رہ چکے تھے۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ سر ڈینی سن! آپ یہ بتائیے کہ جب آپ ہمارے ملک (ہندوستان) میں تھے تو کیا آپ شلوار قمیض اور دھوتی پہنا کرتے تھے؟ اُنہوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا تو پھر آپ یہ بتائیں کہ آپ ہمارے ملک میں آکر اپنا ہی لباس رکھیں تو حرج نہیں، اور ہم آپ کے ملک میں آکر اپنا لباس رکھیں تو یہ بُری بات ہے۔

فرمایا میں نے ہندوستان سے چلتے ہوئے یہاں کی سردی کا خیال کرکے گرم کپڑے کے ایسے پاجامے سلوا کر اپنے ساتھ لایا تھا جو علی گڑھ فیشن کے ساتھ ملتے تھے۔ مگر اب میں وہ کپڑے نہیں پہنوں گا اور اسی طرح واپس لے جاؤں گا۔ میں انگریز کے ہندوستان پر حاکم ہو جانے کیوجہ سے نہ اپنے ملک کے لوگوں کو انگریز سے کم تر سمجھتا ہوں اور نہ اپنے ملک کی تہذیب کو اِس کی تہذیب سے کم تر سمجھتا ہوں اور انگریزی تہذیب اور اِس کے تمدّن کو نقل کرنے کیلئے تیار نہیں ہوں۔

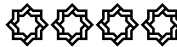
(تفسیرِ کبیر جلد دہم صفحہ 386-387 تفسیر سورۃ الکافرون)

خلاصہ کلام

جیسا کہ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارے ہاتھ اور قلم نہ رُکیں اس سے ثواب ہوتا ہے۔ جہاں تک بیان اور انسان سے کام لے سکو لیے جاؤ اور جو جو باتیں تائیدِ دین کے لئے سمجھ میں آتی جائیں انہیں پیش کیے جاؤ کسی نہ کسی کو فائدہ پہنچائیں گی۔

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 24 فروری 2022ء)

/https://www.alfazlonline.org/24/02/2022/54895



حاصل مطالعہ

قسط21

(لبنیٰ بشارت۔ الزائے، جرمنی)

کلمہ طیّبہ کی ایمان افروز تفسیر اور احمدی خواتین کو پُر معارف نصائح

(فرمودہ حضرت مصلح موعودؓ)

طیّبہ کے معنی عربی زبان میں خوش شکل، خوشبودار لذیذ اور شیریں کے ہیں۔ طیّبہ کے اور بھی معنی ہیں لیکن چاروں معنی خاص طور پر طیّب میں پائے جاتے ہیں... پس طیّب وہ ہے جس میں چاروں باتیں پائی جائیں۔ یعنی خوش شکل بھی ہو، خوشبودار بھی ہو، خوش ذائقہ بھی ہو اور شیریں بھی ہو۔

پس کلمہ طیّبہ پر ایمان لانے والے کو سوچنا چاہئے کہ کیا اس میں یہ چاروں باتیں پائی جاتی ہیں۔

* طیّبہ کے پہلے معنی خوش شکل کے ہیں اب تم سوچو کہ کیا تمہارا ایمان خوش شکل ہے؟ تم منہ سے تو کہتی ہو کہ احمدی ہیں مگر کیا ظاہر میں بھی تمہاری شکل احمدیوں والی ہے؟ کیا اگر آم کی شکل بیر جیسی ہو تو لوگ اُسے پسند کریں گے؟ اسی طرح جب تک تمہاری نمازیں احمدیوں والی نہ ہوں، تمہارے روزے احمدیوں والے نہ ہوں، تمہاری زکوٰۃ احمدیوں والی نہ ہو، تمہارا حج احمدیوں والا نہ ہو تم کس طرح کہہ سکتی ہو کہ ہم نے کلمہ طیّبہ پڑھ لیا۔ کتنا ہی اچھا آم ہو لیکن اگر وہ داغدار ہو یا پچکا ہوا ہو تو لوگ اُسے نہیں خریدتے۔ اسی طرح اگر تم صرف اس بات پر خوش ہو جاؤ کہ ہم نے کلمہ طیّبہ کہہ لیا تو ہماری نمازیں، ہمارے روزے، ہمارے زکوٰۃ، ہمارا حج اور ہمارے صدقے خودبخود اچھے ہو جائیں گے تو یہ درست نہیں۔ جس طرح داغدار آم کو کوئی شخص نہیں خریدتا اسی طرح تمہاری نمازیں اور تمہارے روزے بھی قبول نہیں ہو سکتے۔ صرف اُسی صورت میں یہ عبادتیں قبول ہو سکتی ہیں جب وہ اُنہی شرائط کے ساتھ ادا کی جائیں جن شرائط کے ساتھ ادا کرنے کا اسلام نے حکم دیا ہے۔

* دوسری چیز کلمہ کا خوشبودار ہونا ہے۔ جو چیز انسان خریدتا ہے اس کے متعلق یہ بھی دیکھ لیتا ہے کہ آیا اُس کی خوشبو اچھی ہے یا نہیں۔ خربوزے ہوں تو ان کی خوشبو سونگھتا ہے اور چاہتا ہے کہ خربوزہ سے اچھی خوشبو آئے۔ یہی حال باقی پھلوں کا ہے۔ آم جتنا اچھا ہو گا اُتنی ہی اس کی خوشبو اچھی ہو گی۔ اسی طرح سیب، انار، انگور اور کیلا وغیرہ کی لوگ شکل بھی دیکھتے ہیں اور ساتھ ہی خوشبو بھی سونگھتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم ایمان لائے ہو تو تمہارے ایمان کے اندر خوشبو بھی ہونی چاہئے۔ یعنی تمہارے ارد گرد کے ہمسائے تمہیں دیکھیں تو تمہاری نیکیوں کی خوشبو اُن کو آجائے۔ اور وہ کہہ اُٹھیں کہ واقعی یہ مذہب اچھا ہے۔ پہلے تو لوگ شکل دیکھیں گے کہ تمہاری نمازیں مسلمانوں والی ہیں یا نہیں... پس ایک غیر احمدی عورت نماز چھوڑ کر اپنے لئے دوزخ مول لیتی ہے لیکن ایک احمدی عورت نماز نہ پڑھ کر صرف اپنے لئے نہیں بلکہ ان دوسری پچاس عورتوں کے لئے بھی دوزخ مول لیتی ہے جو اُس کو دیکھتی ہیں۔ تو فرمایا شجرِ طیّبہ بنو۔ تم وہ درخت بنو جو نہ صرف خوش شکل ہو بلکہ خوشبودار بھی ہو۔

پس چاہئے کہ تمہاری نمازیں ایسی خوشبودار ہوں۔ صدقہ و خیرات ایسا خوشبودار ہو کہ خود بخود دوسرے لوگ متاثر ہوتے چلے جائیں۔ جب تمہارے اندر یہ خوشبو پیدا ہو جائے گی تو نتیجہ یہ ہو گا کہ لوگ بھاگ بھاگ کر تمہاری طرف آئیں گے اور تم لوگوں کو احمدیت کی طرف کھینچنے کا ذریعہ بن جاؤ گی۔

* طیّبہ کے تیسرے معنی خوش ذائقہ کے ہیں۔ ایسی چیز جس کا مزہ اچھا ہو اور انسان کی زبان اس سے حلاوت محسوس کرے۔ یہ چیز بھی ایسی ہے جس کا مومن میں پایا جانا ضروری ہے۔ فرض کرو ایک عورت نمازیں بھی پڑھتی ہے، روزے بھی رکھتی ہے مگر اس کے ساتھ ہی صبح شام غیبت میں مشغول رہتی ہے کہ فلاں نے یوں کیا اور فلاں نے یوں کیا۔ تو اُس سے اُس کی نیکی کا اثر زائل ہو جائے گا۔ یہ باتیں ایسی ہی گندی ہیں جیسے بعض عورتیں مٹی کھانے لگ جاتی ہیں۔ بے شک یہ باتیں ہیں مگر ان کی کوئی قیمت نہیں۔ نہ سننے والے کو کوئی فائدہ ہوتا ہے اور نہ سنانے والے کو۔ لیکن اگر وہ اس قسم کی باتیں کرے کہ اے بہن! رسول کریمؐ نے یوں فرمایا ہے، اے بہن! خدا کا یہ حکم ہے، نماز کے متعلق یہ حکم ہے، روزوں کے یہ احکام ہیں تو سننے والے اس کا اثر محسوس کریں گے اور انہیں اس کی باتوں میں لذت آئے گی۔

پس پہلی بات تو یہ ہے کہ دین پر عمل کرو، دوسری بات یہ ہے کہ اتنا عمل کرو کہ لوگوں میں شہرت ہو جائے۔ تیسرا یہ کہ ایسی باتیں کرو کہ جن سے لوگ فائدہ اٹھائیں۔

* پھر طیّبہ کے چوتھے معنی شیریں کے ہیں۔ یعنی تمہاری باتیں ایسی ہوں جو نہ صرف لوگوں کو فائدہ بخشیں بلکہ عملی بھی ہوں اور صرف دماغ سے تعلق نہ رکھتی ہوں بلکہ ایسی شیریں ہوں جو دل سے تعلق رکھیں۔ اور جن سے حلاوت ایمان نصیب ہو۔ عقلی باتوں سے لذت تو آتی ہے لیکن حلاوت نصیب نہیں ہوتی۔ شاعر کتنے اچھے شعر کہتے ہیں لیکن وہ میٹھے نہیں ہوتے۔ پھر ایک شخص خدا کی باتیں سنتا ہے اور نہایت فصیح و بلیغ طریق پر الفاظ لاتا ہے لیکن اس کی باتیں بھی لذیذ ہوتی ہیں شیریں نہیں ہوتیں۔ اس کے مقابلہ میں ایک اور شخص ہوتا ہے جو ایسی باتیں کرتا ہے جن میں گو لفّاظی نہیں ہوتی مگر ان باتوں سے دلوں پر اثر ہوتا ہے اور تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔ اُس کی باتیں شیریں کہلائیں گی کیونکہ وہ دلوں پر اثر کرنے والی ہوں گی۔

یہ چار باتیں ہیں جن کا مومن کے اندر پایا جانا ضروری ہے۔ اگر تم ایسی بن جاؤ تو تم جنّت کی وارث بن سکتی ہو۔ جنّت کیا ہے۔ جنّت کے درخت مومن ہیں اور جنّت کی نہریں مومنوں کے اعمال۔ جب یہ سارے وہاں اکٹھے ہو جائیں گے تو سب لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچ لیں گے۔

اس دنیا اور اگلے جہان میں یہ فرق ہے کہ یہاں مومن چھپے ہوئے ہیں اور اگلے جہان میں ان سب کو اکٹھا کر دیا جائے گا۔ تب دنیا حیران رہ جائے گی کہ واہ! کیسے شاندار لوگ ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب، حضرت قطب الدین صاحب، حضرت خواجہ نظام الدین صاحب، حضرت سیّد احمد صاحب بریلوی اور دوسرے ہزاروں بزرگ جو امت محمدیہ میں گزرے ہیں جب یہ سارے وہاں اکٹھے ہو جائیں گے تو لوگ ان کو دیکھ کر حیران رہ جائیں گے۔ دنیا میں تو الگ الگ درخت تھے لیکن وہاں میٹھے پھلوں والے باغات کی صورت میں دکھائی دیں گے۔ اور ان کے اعمال اور ایمان کو دیکھ کر لوگ کہہ اٹھیں گے کہ اس سے بڑھ کر کوئی جنّت نہیں۔ جس گاؤں میں جھوٹ بول کر لوگ فتنہ ڈلواتے ہیں، لوگوں کا مال ظلماً چھین لیتے ہوں، بھوکے کا خیال نہ کرتے ہوں اور ڈاکے ڈالتے ہوں اس کو کیسے جنّت کہہ سکتے ہیں؟ اس کے مقابلہ میں اگلے جہان کی سب سے بڑی جنّت یہ ہے کہ اس میں تمام نیکوں کو اکٹھا کر دیا جائے گا اور بدوں کو الگ کر دیا جائے گا۔ نماز پڑھنے والی عورتیں اور نماز پڑھنے والے مرد، سچ بولنے والی عورتیں اور سچ بولنے والے مرد اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والی عورتیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے مرد، پہلے نبیوں پر ایمان لانے والی عورتیں اور پہلے نبیوں پر ایمان لانے والے مرد، لوگوں کی خدمت کرنے والی عورتیں اور لوگوں کی

خدمت کرنے والے مرد، جھوٹ فریب اور جھگڑے سے بچنے والی عورتیں اور جھوٹ فریب اور جھگڑے سے بچنے والے مرد جس جگہ جمع ہوں گے وہاں رہنے کو کس کا دل نہ چاہے گا۔ بے شک وہاں باغ بھی ہوں گے لیکن اصل مطلب یہی ہے کہ وہ ایسی جگہ ہوگی جہاں تمام نیک لوگ جمع ہوں گے۔

پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ کلمہ تو تمہیں پڑھا دیا گیا ہے اب اس کو طیّبہ بنانا تمہارے اختیار میں ہے۔ لوگ بڑے بڑے نام رکھتے ہیں لیکن نام سے کچھ نہیں بنتا اسی طرح صرف کلمہ پڑھنے سے عزت نہیں ملتی بلکہ طیّبہ سے ملتی ہے۔ جب یہ دونوں چیزیں مل جائیں تو پھر مومن جنّت کا درخت بن جاتا ہے۔ پس جب تک تم کلمہ طیّبہ نہ بنو گی جنّت کا درخت نہیں بن سکو گی۔ قرآن کریم نے تمہارے سامنے ایک موٹی مثال درخت کی پیش کی ہے۔ وہ تم کو چاند یا سورج کی طرف نہیں لے گیا، اس نے سکندریا ارسطو کی کوئی مثال پیش نہیں کی، اس نے الجبرا کا کوئی سوال نہیں ڈالا، اس نے تم کو کسی امارت کے گنبدوں کی طرف نہیں لے جانا چاہا بلکہ خدا نے وہ بات کہی ہے جو تم میں سے ہر ایک نے دیکھی اور جس کو بچہ بچہ جانتا ہے۔ خدا نے کہا ہے کہ ہم تم کو پہاڑ اور دریا کی طرف نہیں لے جاتے بلکہ ہم کہتے ہیں کہ کبھی تم نے درخت کو دیکھا ہے یا نہیں۔ جس طرح درخت کو پانی دیا جاتا ہے اُسی طرح تم اپنے اعمال کو عمل کا پانی دو۔ اپنے اندر اچھی باتیں پیدا کرو۔ جب تم ایسا کرو گی تو تم جنّت کا درخت بن جاؤ گی۔ پھر جس طرح اچھے درخت پر اچھی شکل اور اچھے خوشبو کے لذیذ اور شیریں پھل پیدا ہوتے ہیں اسی طرح تم اپنے ایمان کو خوش شکل، خوشبودار، لذیذ اور شیریں بناؤ۔ جب تم ایسا درخت بن جاؤ گی تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے تم جہاں بھی ہو گی وہاں سے اٹھا کر تمہیں اللہ تعالیٰ کی جنّت میں لے جائیں گے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کہے گا کہ ان درختوں کے بغیر میرا باغ مکمل نہیں ہو سکتا۔

لوگ اپنے باغوں کے سجانے کے لئے دور دور سے درخت منگواتے ہیں تا کہ ان کا باغ خوبصورت معلوم ہو۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے فرشتے ہر جگہ کے نیک لوگوں کو جنّت میں لائیں گے تا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ کے باغ میں فلاں درخت نہیں۔

یہ کیا ہی اچھا سودا ہے جو مومن اپنے ربّ سے کرتا ہے مگر افسوس کہ لوگوں کو اس سودے کی طرف بہت کم توجہ ہے۔

اب میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ تم کو توفیق دے کہ تم اپنے آپ کو جنّت کا پودا بناؤ۔ اپنے کلمہ کو کلمہ طیّبہ بناؤ اور اس کے فضل سے شجرۂ طیّبہ کی مانند ہو جاؤ۔

(انتخاب اوڑھنی والیوں کے لئے پھول حصہ اول صفحہ نمبر 350-354)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 5 مارچ 2022ء)

/https://www.alfazlonline.org/05/03/2022/55662



حاصل مطالعہ

قسط22

(انصر رضا۔ کینیڈا)

وفاتِ مسیحؑ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے چند اچھوتے نکات

فرشتے اور انسان ایک دوسرے کی جگہ آباد نہیں ہوسکتے:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دو مرتبہ یہ حقیقت بیان فرمائی ہے کہ فرشتوں اور انسانوں کا الگ الگ مستقر ہے اور وہ ایک دوسرے کی جگہ پر آباد نہیں ہوسکتے۔ سورۃ الانعام میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ اگر انسانوں کے پاس کوئی فرشتہ بطور رسول آتا تو وہ بھی انسان کا ہی وجود اختیار کر کے آتا۔ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ

(الانعام:10)

ترجمہ: اور اگر ہم اُس (رسول) کو فرشتہ بناتے تو ہم اسے پھر بھی انسان (کی صورت میں) بناتے اور ہم ان پر وہ (معاملہ) مشتبہ رکھتے جسے وہ (اب) مشتبہ سمجھ رہے ہیں۔

اسی طرح سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا کہ اگر زمین میں فرشتے آباد ہوتے تو ان پر رسول بھی فرشتہ ہی آتا۔ چونکہ زمین پر انسان بستے ہیں اور ان میں مبعوث ہونے والے رسول کو ان کے درمیان ہی بسنا ہے لہٰذا ان میں فرشتہ بطور رسول مبعوث نہیں ہوسکتا کیوں کہ فرشتے زمین پر آباد نہیں ہوسکتے۔

قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا

(بنی اسرائیل:96)

ترجمہ: تُو کہہ دے کہ اگر زمین میں اطمینان سے چلنے پھرنے والے فرشتے ہوتے تو یقیناً ہم ان پر آسمان سے فرشتہ ہی بطور رسول اُتارتے۔

قرآنِ کریم کی اس دلیل اور اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ اس سُنّت کی روشنی میں سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''انسان کا آسمان پر جا کر مع جسم عنصری آباد ہونا ایسا ہی سنّت اللہ کے خلاف ہے جیسے کہ فرشتے مجسم ہو کر زمین پر آباد ہو جائیں۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا''

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد20 صفحہ 24)

رفع عیسیٰ علیہ السلام – خدا کی طرف یا دوسرے آسمان کی طرف؟

''پھر آیت میں تو یہ صاف لکھا ہے کہ عیسیٰ کا رفع خدا کی طرف ہوا۔ یہ تو نہیں لکھا کہ دوسرے آسمان کی طرف رفع ہوا۔ کیا خدائے عزّ وجلّ دوسرے آسمان پر بیٹھا ہوا ہے؟''

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد20 صفحہ 217)

آمدِ مسیح موعود – نزول یا رجوع؟

دنیا کی تمام زبانوں میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے والے کے لئے جو لفظ استعمال کیا جاتا ہے وہ اس لفظ سے مختلف ہوتا ہے جو اُس دوسری جگہ جا کر دوبارہ پہلی جگہ آنے والے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اگر ایک شخص نقطہ الف سے نقطہ ب تک سفر کرے تو اُردو زبان میں اسے ایک مقام سے دوسرے مقام تک جانے والا کہتے ہیں۔ لیکن اگر وہی شخص نقطہ الف سے نقطہ ب تک پہنچ کر دوبارہ نقطہ الف تک آئے تو اسے ایک مقام سے دوسرے مقام تک جانے والا نہیں بلکہ واپس آنے والا کہتے ہیں۔ اسی طرح عربی زبان میں ایک مقام سے دوسرے مقام تک جانے کو ''نزول'' جبکہ دوسرے مقام سے لوٹ کر پہلے مقام تک آنے کو ''رجوع'' کہتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ عقیدہ رکھا جاتا ہے کہ وہ زمین سے آسمان پر تشریف لے گئے ہیں اور اب قُربِ قیامت میں آسمان سے زمین پر تشریف لائیں گے۔ زبان و بیان کے مذکورہ بالا قواعد کی رُو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمان سے زمین پر آمد کو اُردو زبان میں ''واپسی'' اور عربی زبان میں ''رجوع'' کے لفظ سے ظاہر کیا جانا چاہئے تھا۔ لیکن اس کے برعکس احادیثِ نبوی میں جس جگہ بھی مسیحؑ ابن مریمؑ کی قربِ قیامت میں آمد کی خبر دی گئی ہے وہاں ''رجوع'' کی بجائے ''نزول'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین پر محض آ نہیں رہے بلکہ واپس آ رہے

ہیں کیونکہ وہ آسمان پر زمین سے ہی گئے تھے۔ نزول اور رجوع میں فرق کی روشنی میں سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو اس طرح ثابت فرمایا ہے:

’’حضرت مسیحؑ کی آمد کے واسطے جو لفظ آیا ہے وہ نزول ہے اور رجُوع نہیں ہے۔ اوّل تو واپس آنے والے کی نسبت جو لفظ آتا ہے وہ رجُوع ہے اور رجُوع کا لفظ حضرت عیسیٰؑ کی نسبت کہیں نہیں بولا گیا۔ دوم نزول کے معنے آسمان سے آنے کے نہیں ہیں۔ نزیل مسافر کو کہتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 5 تاریخ اشاعت 20 اگست 1960ء)

’’أتظنون أنَّ المسیح ابن مریم سیرجع الی الارض مِن السّماء ولا تجدون لفظ الرجوع فی کَلِمِ سیّد الرسل و أفضل الانبیاء۔ أأُلْهِمْتم بهذا أو تنحِتون لفظ الرجوع مِن عند أنفسِکم کَالخَائنین؟ وَمِنَ الْمَعلُوم أن هٰذا هُو اللفظ الخَاص الذی یُستعمل لرَجُل یأتی بَعْد الذَّهاب۔ و یتوجّه من السَّفر الی الایاب، فهذا أبعدُ مِن أبلَغِ الْخَلقِ و امام الانبیاء أن یترك هٰهنا لفظ الرجوع و یَسْتَعْمل لفظ النزول ولا یتکلم کالفصحاء والبلغاء‘‘

(مکتوب احمد، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 150-151)

ترجمہ: ’’کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ مسیحؑ ابن مریم آسمان سے زمین پر واپس آئیں گے؟ حالانکہ سیّد الرسلؐ اور افضل الانبیاءؐ کے کلام میں رجوع کا لفظ پایا ہی نہیں جاتا۔ کیا تمہیں یہ الہام ہوا ہے یا خیانت کرنے والوں کی طرح تم نے اس لفظ رجوع کو اپنے نفس سے گھڑ لیا ہے؟ اور معلوم ہونا چاہئے کہ یہ لفظ خاص طور پر اُس شخص کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو سفر کے بعد واپس آئے۔ پس یہ تمام مخلوقات میں سب سے فصیح و بلیغ شخص اور امام الانبیاءؐ سے بعید ترین ہے کہ وہ رجوع کا لفظ ترک کر کے نزول کا لفظ استعمال کریں اور فصیح و بلیغ لوگوں کی طرح کلام نہ کریں۔‘‘

حضرت عمرؓ کے مندرجہ ذیل بیان سے بھی ظاہر ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی وفات پر یہ نہیں کہہ رہے کہ رسول اللہ ﷺ موسیٰؑ کی طرح اپنے رب سے ملنے گئے ہیں اور پھر نازل ہوں گے بلکہ یہ کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اُسی طرح واپس آئیں گے جس طرح حضرت موسیٰؑ واپس آئے تھے:

"ان رجالا من المنافقين يزعمون أن رسول اللّٰہؐ قد توفى، وان رسول اللّٰہ ما مات، ولكنه ذهب الى ربه كما ذهب موسى بن عمران، فقد غاب عن قومه أربعين ليلة، ثم رجع اليهم بعد أن قيل مات، ووالله ليرجعن رسول اللّٰہؐ كما رجع موسى، فليقطعن أيدى رجال و أرجلهم زعموا أن رسول اللّٰہؐ مات"

(السیرۃ النبویۃ لابن أسحٰق جلد 1-2 صفحہ 713، السیرۃ النبویہ لابن ھشّام جلد 4 صفحہ 306)

ترجمہ: منافقوں میں سے کچھ لوگ یہ دعویٰ کررہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فوت ہوگئے ہیں۔ حالانکہ وہ مرے نہیں بلکہ وہ اپنے رب کی طرف گئے ہیں جیسا کہ موسیٰ بن عمران گئے تھے۔ پس وہ اپنی قوم سے چالیس راتیں غائب رہے تھے پھر ان کی طرف واپس آگئے تھے پھر اس کے بعد مرے تھے۔ اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ بھی ضرور واپس آئیں گے جس طرح موسیٰ واپس آئے تھے۔ اور ضرور ان لوگوں کے ہاتھ پاؤں کاٹیں گے جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ مر گئے ہیں۔"

حضرت عیسیٰؑ کے مصلوب ہونے کا اقرار

"چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بالاتفاق عبرانی النسل تھے اپنے زمانے کی قوم کے مطابق عبرانی زبان رکھتے تھے چنانچہ مصلوب ہونے کے وقت بھی بلند آواز سے عبری زبان میں رائج اس کلمہ کو "ایلی ایلی لما شبقتانی" اے میرے خدا اے میرے خدا تونے کس وجہ سے مجھے چھوڑ دیا ہے زبان پر لائے۔"

(ازالۃ الاوہام جلد اول صفحہ 113-114 از مولانا رحمت اللہ کیرانوی)

حیات و وفاتِ مسیحؑ کا اقرار یا انکار

کفر تو کیا گمراہی بھی نہیں!

"قادیانی صدہا وجہ سے منکر ضروریاتِ دین تھا اور اس کے پس ماندے حیات و وفات سیدنا عیسیٰ رسول اللہ علی نبینا الکریم وعلیہ صلوات اللہ و تسلیمات اللہ کی بحث چھیڑتے ہیں، جو خود ایک فرعی سہل خود مسلمانوں میں ایک نوع کا اختلافی مسئلہ ہے جس کا اقرار یا انکار کفر تو درکنار ضلال بھی نہیں۔"

(الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی مصنف احمد رضا خان بریلوی صفحہ 5 سن تصنیف 1340ھ)

بڑے بڑے علماء کا وفاتِ مسیحؑ کے قائل ہونے کا اقرار

’’آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں وہ بڑا ہی پُر فتن دور ہے، نسل انسانیت عموماً اور مسلمان خصوصاً قسم قسم کے فتنوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ مسلمان بحیثیت مسلمان آج جتنے خطرناک حالات سے دوچار ہیں شاید ماضی کی تاریخ ایسی مثالوں سے خالی ہو، ہر سمت سے قصر اسلام پر فتنوں کی ایسی یلغار ہے کہ الامان والحفیظ! طرح طرح کے فتنے ظاہر ہو رہے ہیں، اعتقادی، عملی ظاہری اور باطنی، ہر ایک دوسرے سے بڑھتا جارہا ہے، مگر سب سے خطرناک فتنے وہ ہیں جن کا تعلق اعتقاد سے ہو، ان اعتقادی فتنوں میں سے ایک فتنہ عقیدۂ نزولِ مسیح علیہ السلام سے یکسر انکار کرنا یا کم از کم اس کی اساسی حیثیت تسلیم کرنے سے اعراض کرنا اور اس کو غیر ضروری ماننا بھی ہے حتیٰ کہ بعض ایسے اہل علم و قلم بھی جن کی رفعت شان کی طرف اگر ہم نگاہ اٹھا کر دیکھتے ہیں تو ان کے علم و عمل، فضل و کمال اور ان کی عظمت کو اپنی بے پناہ بلندی کی وجہ سے ہماری نگاہیں سر نہیں کر سکتیں وہ بھی اس رو میں بہہ گئے ہیں... مولوی ابو الکلام آزاد صاحب، مولوی جاراللہ صاحب، مولانا عبید اللہ صاحب سندھی وغیرہ کی تحریرات میں یہ چیز آئی اور مولانا آزاد نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ: ’’اگر یہ عقیدہ نجات کے لیے ضروری ہوتا تو قرآن میں کم از کم (واقیموالصلاۃ) جیسی تصریح ضروری تھی اور ہمارا اعتقاد ہے کہ کوئی مسیح اب آنے والا نہیں‘‘

(مقدمہ از سلیمان یوسف بنوری۔ عقیدہ نزولِ مسیح علیہ السلام قرآن، حدیث اور اجماع امت کی روشنی میں۔ مصنف یوسف بنوری)

دیوبندی عالم کا اقرار ’’توفی‘‘ کا مطلب روح کو پورا پورا واپس لے لینا

’’اس سلسلے میں یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ہم اپنی بول چال میں موت کے لئے جو ’’وفات‘‘ کا لفظ استعمال کرتے ہیں وہ قرآن کریم کے ایک لفظ ’’توفی‘‘ سے ماخوذ ہے۔ قرآن کریم سے پہلے عربی زبان میں یہ لفظ ’’موت‘‘ کے معنی میں استعمال نہیں ہوتا تھا۔ عربی زبان میں موت کے مفہوم کو ادا کرنے کے لئے تقریباً چوبیس الفاظ استعمال ہوتے تھے لیکن ’’وفاۃ‘‘ یا ’’توفی‘‘ کا اس معنی میں کوئی وجود نہ تھا۔ قرآن کریم نے پہلی بار یہ لفظ موت کے لئے استعمال کیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ زمانہ جاہلیت کے عربوں نے موت کے لئے جو الفاظ وضع کئے تھے وہ سب ان کے اس عقیدے پر مبنی تھے کہ موت کے بعد کوئی زندگی نہیں ہے۔ قرآن کریم نے ’’توفی‘‘ کا لفظ استعمال کرکے لطیف انداز میں ان کے اس عقیدے کی تردید کی کہ ’’توفی‘‘ کے معنی ہیں کسی چیز کو پورا پورا وصول کرلینا اور موت کے لئے اس لفظ کو استعمال کرنے سے اس

طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ موت کے وقت انسان کی روح کو اس کے جسم سے علیحدہ کر کے واپس بلا لیا جاتا ہے۔ اسی حقیقت کو واضح الفاظ میں بیان کرتے ہوئے "سورۃ زمر" میں قرآن کریم نے ارشاد فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ انسانوں کی موت کے وقت ان کی روحیں قبض کر لیتا ہے اور جو لوگ مرے نہیں ہوتے ان کی روحیں ان کی نیند کی حالت میں واپس لے لیتا ہے وہ پھر جن کی موت کا فیصلہ کر لیتا ہے ان کی روحیں روک لیتا ہے اور دوسری روحوں کو ایک معین وقت تک چھوڑ دیتا ہے، بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔ (الزمر:42)

(دنیا کے اس پار صفحہ 25-26 از مفتی محمد تقی عثمانی ناشر ادارہ اسلامیات)

بشارت کے لئے مفصل اور بالکل واضح ہونا ضروری نہیں

"اکثر لوگوں کے رسالوں میں حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت یہ اعتراض لکھا دیکھا ہے کہ حضرت کا ذکر اگلے انبیاؤں نے نہیں کیا۔ سو پہلے میں پوچھتا ہوں کہ حضرت موسیٰ کا ذکر کس کتاب میں ہے جو اُن سے پہلے کی ہو۔ آپ ہی لوگوں کے اظہار سے ثابت ہے کہ موسیٰ سے پہلے کی کوئی کتاب دنیا میں نہیں ہے۔ پھر یہ کہتا ہوں کہ دوسرے نبی کی نبوت کے ثبوت کے لیے پہلے نبی کا کہہ جانا کس برہان عقلی کی رو سے ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اگر کوئی اس کی ضرورت کی دلیل ہو تو بیان کیجیئے۔ بلکہ برہان تطبیق اس امکان کو باطل ٹھہراتی ہے۔ اس لیے کہ اس میں تسلسل لازم آتا ہے۔ بعد اس کے میں کہتا ہوں کہ پہلے نبی کو دوسرے نبی کی خبر دینا کس طرح سے چاہئے۔ آیا اس طرح کہ تمام خصوصیات دوسرے نبی کی بیان کرے جس طرح قبالجات وغرہ اور چہرہ نویسی میں لوگوں کے لکھا جاتا ہے یا اس طرح کہ فہمیدہ آدمی اپنی اِلف اور عادت سے کنارے ہو کر جب غور کرے تو مطابق پاوے۔ پس اگر پہلی طرح کا خبر دینا مراد ہے تو ہمارا سوال یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ وغیرہ انبیاء کے لیے ایسی خبریں اگر کہیں سے نکلتی ہوں تو ہمیں بتا دیجئے۔ اور اگر دوسری طرح کی خبر مراد ہے تو ہم سے لیجئے۔"

(کتاب الاستفسار تالیف سیّد آل حسن مُہانی صفحہ 323 ناشر دارالمعارف اردو بازار لاہور)

"اگر کوئی سابقہ پیغمبر آنے والے نبی کے متعلق کوئی خبر اور پیشینگوئی کر بھی دے تو اس میں آنے والے نبی کے جملہ عادات و شمائل بیان نہیں کرتا تاکہ خواص و عوام کو کوئی اشتباہ باقی نہ رہے اور علامِ مذکورہ کی بناء پر سب لوگ اس کو پہچان لیں۔ بلکہ اگر وہ یہ دعویٰ کرے کہ میں وہی نبی ہوں جس کی نبی سابق نے خبر دی

اور وہ خود بھی اپنے ہم عصر یا بعد میں آنے والے نبی کی پیشگوئی کرے تو عوام کا تو کیا ذکر خواص بھی اس کو جلدی سے نہیں پہچانتے۔“

(ازالۃ الاوہام جلد دوم صفحہ 185 تالیف مولانا رحمت اللہ کیرانوی، اردو ترجمہ و تقدیم شرح و تحقیق مولانا ڈاکٹر محمد اسماعیل عارفی ناشر مکتبہ دارالعلوم کراچی)

1884ء میں تحریر کردہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک بات جسے آج ہم پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔

”آج کل ہمارے دینی بھائیوں مسلمانوں نے دینی فرائض کے ادا کرنے اور اخوت اسلامی کے بجالانے اور ہمدردی قومی کے پورا کرنے میں اس قدر سستی اور لاپروائی اور غفلت کر رکھی ہے کہ کسی قوم میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ان میں ہمدردی قومی اور دینی کا مادہ ہی نہیں رہا۔ اندرونی فسادوں اور عنادوں اور اختلافوں نے قریب قریب ہلاکت کے ان کو پہنچا دیا ہے اور افراط تفریط کی بے جا حرکات نے اصل مقصود سے ان کو بہت دور ڈال دیا ہے جس نفسانی طرز سے ان کی باہمی خصومتیں برپا ہو رہی ہیں۔ اس سے نہ صرف یہی اندیشہ ہے کہ ان کا بے اصل کینہ دن بدن ترقی کرتا جائے گا اور کیڑوں کی طرح بعض کو بعض کھائیں گے اور اپنے ہاتھ سے اپنے استیصال کے موجب ہوں گے بلکہ یہ بھی یقیناً خیال کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی دن ایسا ہی ان کا حال رہا۔ تو ان کے ہاتھ سے سخت ضرر اسلام کو پہنچے گا۔ اور ان کے ذریعہ سے بیرونی مفسد مخالف بہت سا موقعہ نکتہ چینی اور فساد انگیزی کا پائیں گے۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 315)

قرآن کی طرف توجہ کریں

”یہ تباہی جو عملی اور اعتقادی لحاظ سے مسلمانوں پر آئی اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا اور اس پر عمل کرنا ترک کر دیا۔ اگر وہ قرآن کریم پر عمل کرتے تو جس طرح صحابہؓ ساری دنیا پر غالب آگئے تھے اسی طرح وہ بھی غالب آجاتے اور کفر اور شیطنیت کا نشان تک دنیا سے مٹ جاتا۔ میں نے اپنی جماعت کے دوستوں کو بھی بارہا توجہ دلائی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں قرآن کریم کے درس کا باقاعدہ انتظام کریں۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ ابھی تک جماعتوں نے اس طرف پوری توجہ نہیں کی حالانکہ قرآن کریم اپنے اندر اتنی برکات رکھتا ہے کہ قیامت کے دن رسول کریم ﷺ خدا تعالیٰ کے حضور

کھڑے ہو کر کہیں گے کہ اے میرے خدا مجھے اپنی قوم کے افراد پر انتہائی افسوس ہے کہ میں نے تیرا محبت بھرا پیغام ان تک پہنچایا مگر بجائے اس کے کہ وہ تیرے پیغام کو سُن کر شادی مرگ ہو جاتے، بجائے اس کے کہ وہ اسے سن کر ممنون ہوتے، بجائے اس کے کہ اسے سن کر ان کے جسم کا ہر ذرّہ اور ان کے دل کی ہر تار کانپنے لگ جاتی، بجائے اس کے کہ وہ اس مژدۂ جانفزا کو سن کر عقیدت اور اخلاص سے اپنے سر جھکا دیتے اِتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا انہوں نے تیرے پیغام کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے پھینک دیا اور کہا کہ جاؤ ہم اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ بیشک اندھی دنیا خدا تعالیٰ کے پیغام کے ساتھ یہی سلوک کرتی چلی آئی ہے مگر وہ دنیا جو یہ جانتی نہیں کہ خدا تعالیٰ کیا ہے اور اس کا رسول کتنی بڑی شان رکھتا ہے وہ جو کچھ کرتی ہے اسے کرنے دو۔ میں اس مومن سے پوچھتا ہوں جو کہتا ہے کہ خدا ہے، جو جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے کلام کی کیا عظمت ہے، جو سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا بندے کو مخاطب کرنا خواہ وہ بالواسطہ ہو یا بلا واسطہ ایک عظیم الشان انعام ہے کہ یہ کیسی عجیب بات ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے کلام کو سُنتا اور پھر اس کا جواب نہیں دیتا اور اس پر عمل کرنے لئے اس کے دل میں کوئی ولولہ پیدا نہیں ہوتا۔ حالانکہ بسم اللہ کی ب سے لے کر والنّاس کے س تک قرآن کریم کا ایک ایک کلمہ، اس کا ایک ایک لفظ اور اس کا ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے بندے کے لئے سلام کا پیغام لے کر آیا ہے اور اپنے اندر اتنی طاقت رکھتا ہے کہ اگر اب بھی مسلمان خدا تعالیٰ کے پیغام کے جواب کے لئے تیار ہو جائیں اور اس کی اطاعت کے لئے اپنے دلوں کے دروازے کھول دیں تو یقیناً اُن کی دنیا بدل سکتی ہے۔“

(تفسیر کبیر جلد6 صفحہ 484-485)

ایک ہی آیت میں پانچوں نمازوں کے اوقات کا ذکر

”اس آیت میں پانچوں نمازوں کے اوقات بتائے گئے ہیں۔ دلوک کے تین معنی ہیں۔ اور ہر ایک معنی کی رو سے ایک ایک نماز کا وقت ظاہر کر دیا گیا۔ (1) مالت و زالت عن کبد السماء یعنی زوال کو دلوک کہتے ہیں۔ اس میں ظہر کی نماز آگئی (2) صفرت۔ جب سورج زرد پڑ جائے تو اس کو بھی دلوک کہتے ہیں۔ اس میں نماز عصر کا وقت بتا دیا گیا۔ (3) تیسرے معنی غربت یعنی غروب شمس کے ہیں اس میں نماز مغرب کا وقت بتایا گیا ہے (4) غسق اللیل کے معنی ظلمۃ اول اللیل کے ہیں یعنی رات کے ابتدائی حصہ کی

تاریکی۔ اس میں نماز عشاء کا وقت مقرر کر دیا گیا۔ (5) قرآن الفجر کہہ کر صبح کی نماز کا ارشاد فرمایا۔ اس کے سوا کوئی اور تلاوت صبح کے وقت فرض نہیں ہے۔"

(تفسیر کبیر تفسیر آیت79)

"قرآنِ کریم میں ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡکِ الشَّمۡسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیۡلِ وَ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ (بنی اسرائیل :78) اس کا عام ترجمہ یہ ہو گا "صلوٰۃ قائم کرو دلوك شمس سے غسق لیل تک۔ اور فجر کا قرآن"۔ یہاں اگر دُلُوۡکٌ کے معنی عام حرکت کے لئے جائیں تو اس میں طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک کا سارا وقت آجاتا ہے۔ اور قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ طلوع آفتاب سے پہلے، اور غَسَقِ الَّیۡلِ غروب آفتاب کے بعد۔ یعنی اس طرح اس آیت میں سونے کا وقت نکال کر باقی دن رات کا سارا وقت آجاتا ہے۔ مفہوم ظاہر ہے کہ صلوٰۃ کے لیے یہ سارا وقت تمہارے لئے کھلا رکھا ہے۔ اور اگر دُلُوۡکٌ کو زوالِ آفتاب سے غروب تک مقید کر دیا جائے تو پھر (اوپر کے مفہوم کی رو سے) طلوع آفتاب سے لے کر اس کے نصف النہار تک پہنچنے کا وقت خارج ہو جائے گا۔ دوسری جگہ صلوٰۃ کے لئے طَرَفَیِ النَّہَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیۡلِ (ہود:115) کے الفاظ آئے ہیں۔ یعنی دن کے دونوں کناروں اور رات کے (ابتدائی) حصوں میں۔ دن کے دونوں کنارے فجر اور مغرب ہیں اور رات کے ابتداء حصے غَسَقِ الَّیۡلِ سورۃ نور میں صَلٰوۃُ الۡفَجۡرِ اور صَلٰوۃُ الۡعِشَآءِ (النور :59) کا خصوصیت سے نام لیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ نزول قرآن کریم (رسول اللہؐ) کے زمانے میں ان دونوں اوقات میں اجتماعات صلوٰۃ ہوتے تھے۔"

(لغات القرآن زیر لفظ دل ک از غلام احمد پرویز)

تبلیغ میں کوتاہی شرک کا رنگ رکھتی ہے

"اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ آیاتِ الٰہیہ کا انکار اور تبلیغ میں کوتاہی بھی اپنے اندر شرک کا ہی ایک رنگ رکھتی ہے۔ کیونکہ آیاتِ الٰہیہ کا انکار وہی شخص کرتا ہے جو ڈرتا ہے کہ اگر میں نے اپنے ایمان کا اظہار کیا تو لوگ میری مخالفت کے لیے کھڑے ہو جائیں گے۔ اسی طرح تبلیغ سے وہی شخص بھاگتا ہے جو لوگوں کی مخالفت اور ان کی ایذارسانی سے گھبراتا ہے اور یہ دونوں چیزیں اپنے اندر شرک کا ایک رنگ رکھتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے نصیحت فرمائی کہ تم مشرکوں میں سے مت بنو۔ دلیری سے

آیاتِ الٰہیہ پر ایمان لاؤ اور پھر دلیری سے اُن کی دنیا میں اشاعت کرو اور اپنی نگاہیں ہمیشہ آسمان کی طرف بلند رکھو۔ زمینی لوگوں سے مت ڈرو کہ یہ بھی ایک مخفی شرک ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 565 زیر تفسیر سورۃ القصص آیت 88)

مرزا غلام احمدؑ نے ختم نبوت کا انکار نہیں کیا!

"مرزا غلام احمد قادیانی نے ختم نبوت کے عنوان سے انکار نہیں کیا نہ کہیں یہ کہا کہ وہ اور اس کی جماعت حضورؐ کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ اس نے ختم نبوۃ کا یہ معنی بیان کیا کہ حضورؐ نبوت کا مرکز ہیں جن سے آگے نبوت پھیلتی ہے اور جو بھی نبوت پائے گا اس پر آپؐ کی نبوت کی مہر ہو گی۔ مرزا غلام احمد اپنی تشریح میں ختم نبوت مرتبی کا عقیدہ رکھتا تھا اور ختم نبوت مرتبی کو ختم نبوت زمانی کے متوازی سمجھتے ہوئے ختم نبوت مرتبی کا اقرار اور ختم نبوت زمانی کا انکار کرتا تھا۔ اس کے ذہن کے مطابق یہ دو متقابل نظریات تھے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد کے پیرو ختم نبوت مرتبی کا اقرار اور ختم نبوت زمانی کے منکر ہیں۔"

(مقدمہ تحذیر الناس از علامہ ڈاکٹر خالد محمود صفحہ 16 ناشر ادارہ العزیز گوجرانوالہ جنوری 2001ء)

ختم نبوت مرتبی میں ختم نبوت زمانی سے عقیدت زیادہ ہے

"مسلم عوام حضور اکرم ﷺ کے مرتبہ و شان سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں۔ جب وہ قادیانی مبلغین سے سنتے ہیں کہ ختم نبوت کا اصل مفہوم یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ پر سارے کمالات ختم مانے جائیں اور یہی حضورؐ کی ختم نبوت ہے تو کئی عوام جوشِ عقیدت میں قادیانیوں کے پنجۂ الحاد میں آجاتے ہیں۔ ختم نبوت زمانی کتنا پختہ عقیدہ کیوں نہ ہو ختم نبوت مرتبی میں عقیدت بہرحال زیادہ ہے اور وہ ظاہر میں لوگوں کو زیادہ کھینچتی ہے۔"

(ایضاً صفحہ 17)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ختم نبوت زمانی کا اقرار

"چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لیے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپؐ کے زمانے کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی۔ یعنی شبہ گزرتا تھا کہ آپؐ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا۔ کیونکہ جو آخری کام تھا وہ اس زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا۔ اس لیے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی

طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ پر ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے۔ اور اس کی تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اس کا نام خاتم الخلفاء ہے۔ پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے۔"

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 90-91)

مولانا قاسم نانوتویؒ صاحب کی ختم نبوت زمانی سے مراد

"غرض خاتمیت زمانی سے یہ ہے کہ دینِ محمدیؐ بعد ظہور منسوخ نہ ہو۔ علوم نبوت اپنی انتہاء کو پہونچ جائیں۔ کسی اور نبیؑ کے دین یا علم کی طرف پھر بنی آدم کو احتیاج باقی نہ رہے۔"

(مناظرہ عجیبہ صفحہ 58 ناشر مکتبہ قاسم العلوم کراچی)

سوادِ اعظم سے مراد بیاضِ اعظم

"ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ مدرسہ میں ممبران کی کمیٹی قائم ہے اور کثرت رائے سے فیصلہ ہوتا ہے اور اس کو سوادِ اعظم سے تعبیر کرتے ہیں اس ہی معنی کو بنا جمہوریت قرار دیا گیا ہے۔ فرمایا سوادِ اعظم سے مراد تو بیاضِ اعظم ہے یعنی نور شریعت جس جماعت میں ہو (اگرچہ وہ قلیل ہو) مگر لوگوں کو ایسی ہی باتوں میں سواد (مزہ) آتا ہے۔"

(ملفوظات حکیم الامت اشرف علی تھانوی صفحہ 70 ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان سن اشاعت جمادی الاولیٰ 1423ھ)

دو چار متبع سنت ہی مقبول ہوں گے ہزاروں بدعتی نہیں

"مؤلف نے الفاظ ہی یاد کر لئے ہیں معنی تو کسی سے پڑھے ہی نہیں یہ سمجھ لیا کہ جس کام میں بہت سے مسلمان جمع ہو گئے تو وہ امر جائز ہو گیا حالانکہ مبتدعین فسق متبعین سنت سے زائد ہیں اس زمانہ میں ہزار گنا کی نسبت ہو گئی اور حدیث لا یزال طائفۃ من امتی جو ابھی لکھی گئی ہے اور حدیث بدء الاسلام غریبا و سیعود کما بدء فطوبیٰ للغرباء اور مثل اس کی سب کو پس پشت ڈال دیا ہے کہ ان احادیث میں طائفہ اور غرباء کی مدح ہو رہی ہے۔ اب اپنے حسب بدعت ان کو رد کر دے تو اس سے عجب نہیں سو سنو کہ ان

احادیث سے تو یہ مراد ہے کہ جسوقت میں تمام دنیامیں حب دنیا و جاہ و اتباع ہویٰ ہو جاویگا اس وقت میں وہی دوچار متبع سنت مقبول ہوویں گے ان کو طوبیٰ ہو۔"

(براہین قاطعہ صفحہ 170 از خلیل احمد سہارنپوری ناشر دارالاشاعت کراچی اشاعت اول مارچ 1987ء)

حضرت عیسیٰؑ جہاں فوت ہوں گے وہاں دفن نہیں ہوں گے

"بعض روایات میں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اس دنیا میں اپنی عمر کے آخری حصے میں پہنچیں گے تو حج بیت اللہ کے لئے مکہ معظمہ تشریف لے جائیں گے۔ وہاں سے واپس آرہے ہوں گے کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان انتقال فرماجائیں گے۔ چنانچہ ان کی نعش مبارک مدینہ منورہ لائی جائے گی اور روضۂ اقدس میں حضرت عمرؓ کے پہلو میں دفن کئے جائیں گے۔"

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح از علامہ شیخ القاری علی بن سلطان محمد القاری۔ اردو ترجمہ از مولانا راؤ محمد ندیم جلد دہم۔ حاشیہ صفحہ 709 باب فضائل سیّد المرسلین ﷺ)

لازم نہیں کہ نبی وہیں دفن ہو جہاں فوت ہو

"پھر دفن میں کلام ہوا تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء کی روح اسی جگہ قبض کرتے ہیں جہاں انبیاء دفن ہونا پسند کرتے ہیں، آپ ﷺ کو اس جگہ دفن کرو جہاں آپ ﷺ کا بستر تھا۔ (ترمذی)۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہر نبی کا مدفن ان کی وفات کی جگہ ہی ہو بلکہ صرف وفات کی جگہ میں دفن کی جگہ پسندیدہ ہونا ثابت ہوتا ہے اگر دوسرے لوگ اپنے ارادہ یا کسی عذر کی وجہ سے دوسری جگہ دفن کردیں تو اور بات ہے۔"

(نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ۔ تالیف مولانا اشرف علی تھانوی صفحہ 263-264۔ ناشر زمزم پبلشرز کراچی، اکتوبر 2003ء)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 4 جون 2022ء)

/https://www.alfazlonline.org/04/06/2022/62071



حاصل مطالعہ

قسط 23

(محمد داؤد بھٹی۔ مبلغ سلسلہ تنزانیہ)

کامل اولیاء مردان خدا، کبریت احمر وجودوں کے چار بین کمال

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف لطیف تریاق القلوب میں تحریر فرماتے ہیں:

"یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جب کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل عظیم اور کرم عمیم سے کسی شخص کو اپنی خلعت ولایت اور رتبہ کرامت سے مشرف اور سرفراز فرماتا ہے تو چار چیزوں سے اس کو جمیع اس کے ابناء جنس اور تمام ہمعصر لوگوں سے امتیاز کلی بخشتا ہے اور ہر ایک شخص جو وہ امتیاز اس کے شامل حال ہوتی ہے۔ اس کی نسبت قطعی اور یقینی طور پر ایمان رکھنا لازم ہو جاتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے ان کامل بندوں اور اعلیٰ درجہ کے اولیاء میں سے ہے جن کو اس نے اپنے ہاتھ سے چنا ہے ہے اور اپنی نظر خاص سے ان کی تربیت فرمائی ہے اور وہ چار چیزیں جو کامل اولیاء اور مردان خدا کی نشانی ہے۔ چار کمال ہیں جو بطور نشان اور خارق عادت کے ان میں سے پیدا ہوتے ہیں اور ہر ایک کمال میں وہ دوسروں سے بین اور صریح طور پر ممتاز ہوتے ہیں بلکہ وہ چاروں کمال معجزہ کی حد تک پہنچے ہوئے ہوتے ہیں پر اور ایسا آدمی کبریت احمر کا حکم رکھتا ہے اور اس مرتبہ پر وہی شخص پہنچتا ہے جس کو عنایت ازلی نے قدیم سے دنیا کے فائدہ پہنچانے کے لیے منتخب کیا ہو اور اور وہ چار کمال جو بطور نشان یا چار معجزہ کے ہیں جو ولی اعظم اور قطب الاقطاب اور سید الاولیاء کی نشانی ہے یہ ہیں

اول کمال: یہ کہ امور غیبیہ بعد استجابت یا اور طریق پر اس کثرت سے اس پر کھلتے رہیں اور بہت سی پیشگوئیاں ایسی صفائی سے ظہور پذیر ہو جائیں کہ اس کثرت مقدار اور صفاء کیفیت کے لحاظ سے کوئی شخص ان کا مقابلہ نہ کر سکے اور ان کی کمی اور کیفی کمالات میں احتمال شرکت غیر بکلی معدوم بلکہ محالات میں سے ہو۔ یعنی جس قدر اس پر اسرار غیب ظاہر ہوں اور جس قدر اس کی تائید میں آسمان اور زمین اور انفس اور

افاق میں خوارق ظہور پذیر ہوں بکلی غیر ممکن ہو جو ان کی نظیر کوئی دکھلا سکے یا ان کمالات میں مقابلہ پر کھڑا ہو سکے اور اس قدر علم غیوب الٰہیہ اور کشف انوار نامتناہیہ اور تائیدات سماویہ بطور خارق عادت اور اعجاز اور کرامت اس کو عطا کی جائے کہ گویا ایک دریا ہے جو چل رہا ہے اور ایک عظیم الشان روشنی ہے جو آسمان سے اتر کر زمین پر پھیل رہی ہے اور یہ امور اس حد تک پہنچ جائیں جو بہ بداہت نظر خارق عادت اور فائق العصر دکھائی دیں اور یہ کمال کمال نبوت سے موسوم ہے۔

دوسرا کمال: دوسرا کمال جو بطور نشان کے امام الاولیاء اور سید الاصفیاء کے لیے وہ فہم قرآن اور معارف کی اعلیٰ حقیقت تک وصول ہے۔ یہ بات ضروری طور پر یاد رکھنے کے لائق ہے کہ قرآن شریف کی ایک ادنیٰ تعلیم ہے اور ایک اوسط اور ایک اعلیٰ اور جو اعلیٰ تعلیم ہے وہ اس قدر انوار معارف اور حقائق کی روشن شعاعوں اور حقیقی حسن اور خوبی سے پر ہے جو ادنیٰ یا اوسط استعداد کا اس تک ہرگز گزر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ اعلیٰ درجہ کے اہل صفوت اور ارباب طہارت فطرت ان سچائیوں کو پاتے ہیں جن کی سرشت سراسر نور ہو کر نور کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ سو اول مرتبہ صدق کا جو ان کو حاصل ہوتا ہے دنیا سے نفرت اور ہر ایک لغو عمل سے طبعی کراہت ہے اور اس عادت کے راسخ ہونے کے بعد ایک دوسرے درجہ پر صدق پیدا ہوتا ہے۔ جس کو انس اور شوق اور رجوع الی اللہ سے تعبیر کر سکتے ہیں اور اس عادت کے راسخ ہونے کے بعد ایک تیسرے درجہ کا صدق پیدا ہوتا ہے جس کو تبدل اعظم اور انقطاع اتم اور محبت ذاتیہ اور فنا فی اللہ کے درجہ سے تعبیر کر سکتے ہیں اور اس عادت کے راسخ ہونے کے بعد روح حق انسان میں حلول کرتی ہے اور تمام پاک سچائیاں اور اعلیٰ درجہ کے معارف و حالات بطریق طبیعت وجبلت بکمال وجد و شرح صدر اس شخص کے نفس پاک پر وارد ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور عمیق در عمیق معارف قرآنیہ و نکات شرعیہ اس شخص کے دل میں جوش مارتے اور زبان پر جاری ہوتے ہیں اور وہ اسرار شریعت اور لطائف طریقت اس پر کھلتے ہیں جو اہل رسم اور عادت کی عقلیں ان تک پہنچ نہیں سکتیں۔ کیونکہ یہ شخص مقام نفحات الٰہیہ پر کھڑا ہوتا ہے اور روح القدس اس کے اندر بولتی ہے اور تمام کذب اور دروغ کا حصہ اس کے اندر سے کاٹا جاتا ہے کیونکہ یہ روح سے پاتا اور روح سے بولتا اور روح سے لوگوں پر اثر ڈالتا ہے اور اس کے حالت میں اس کا نام صدیق ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے اندر سے بکلی کذب کی تاریکی نکلتی اور اس کی جگہ سچائی کی روشنی اور پاکیزگی اپنا دخل کرتی ہے اور اس مرتبہ پر اعلیٰ درجہ کی سچائیوں کا ظہور اور اعلیٰ معارف

کا اس کی زبان پر جاری ہونا اس کے لئے بطور نشان کے ہوتا ہے۔ اس کی پاک تعلیم جو سچائی کے نور سے خمیر شدہ ہوتی ہے۔ دنیا کو حیرت میں ڈالتی ہے۔ اس کے پاک معارف جو سرچشمہ فنا فی اللہ اور حقیقت شناسی سے نکلتے ہیں تمام لوگوں کو تعجب میں ڈالتے ہیں اور اس قسم کا کمال صدیقیت کے کمال سے موسوم ہے۔ یاد رہے کہ صدیق وہ ہوتا ہے جس کو سچائیوں کا کامل طور پر علم بھی ہو اور پھر کامل اور طبعی طور پر ان پر قائم بھی ہو۔ مثلاً اس کو ان معارف کی حقیقت معلوم ہو کہ وحدانیت باری تعالیٰ کیا شے ہے اور اس کی اطاعت کیا شے ہے اور محبت باری عزاسمہ کیا شے اور شرک سے کس مرتبہ اخلاص پر مخلصی حاصل ہو سکتی ہے اور عبودیت کی کیا حقیقت ہے اور اخلاص کی حقیقت کیا اور توبہ کی حقیقت کیا اور صبر اور توکل اور رضا اور محویت اور فنا اور صدق اور صفا اور تواضع دو اور سخا اور ابتہال اور دعا اور عفو اور حیا اور دیانت اور امانت اور اتقاء وغیرہ اخلاق فاضلہ کی کیا کیا حقیقتیں ہیں۔ پھر ماسوا اس کے ان تمام صفات فاضلہ پر قائم ہو۔

تیسرا کمال: جو اکابر اولیاء کو دیا جاتا ہے مرتبہ شہادت ہے اور مرتبہ شہادت سے وہ مرتبہ مراد ہے جبکہ انسان اپنی قوت ایمان سے اس قدر اپنے خدا اور روز جزا پر یقین کر لیتا ہے کہ گویا خدا تعالیٰ کو اپنی آنکھ سے دیکھنے لگتا ہے۔ تب اس یقین کی برکت سے اعمال صالحہ کی مرارت اور تلخی دور ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کی ہر ایک قضاء وقدر بباعث موافقت کے شہد کی طرح دل میں نازل ہوتی ہے اور تمام صحن سینہ کو حلاوت سے بھر دیتی ہے اور ہر ایک ایلام انعام کے رنگ میں دکھائی دیتا ہے۔ سو شہید اس شخص کو کہا جاتا ہے جو قوت ایمانی کی وجہ سے خدا تعالیٰ کا مشاہدہ کرتا ہو اور اس کے تلخ قضاء وقدر سے شہد شیرین کی طرح لذت اٹھاتا ہے اور اسی معنے کے رو سے شہید کہلاتا ہے اور یہ مرتبہ کامل مومن کے لئے بطور نشان کے ہے اور اس کے بعد ایک چوتھا مرتبہ ہے۔

چوتھا مرتبہ بھی ہے جو کامل اصفیاء اور اولیاء کو اکمل اور اتم طور پر ملتا ہے اور وہ صالحین کا مرتبہ ہے اور صالح اس وقت کسی کو کہا جاتا ہے جبکہ ہر ایک فساد سے اس کا اندرون خالی اور پاک ہو جائے اور ان تمام گندے اور تلخ مواد کے دور ہونے کی وجہ سے عبادت اور ذکر الٰہی کا مزہ اعلیٰ درجہ کی لذت کی حالت پر آجائے۔ کیونکہ جس طرح زبان کا مزہ جسمانی تلخیوں کی وجہ سے بگڑ جاتا ہے ایسا ہی روحانی مزہ روحانی مفاسد کی وجہ سے متغیر ہو جاتا ہے اور ایسے انسان کو کوئی لذت عبادت اور ذکر الٰہی کی نہیں آتی اور نہ کوئی انس اور ذوق اور شوق باقی رہتا ہے۔ لیکن کامل انسان نہ صرف مواد فاسدہ سے پاک ہو جاتا ہے بلکہ یہ

صلاحیت بہت ترقی کر کے بطور ایک نشان اور خارق عادت امر کے اس میں ظاہر ہوتی ہے۔ غرض یہ چار مراتب کمال ہیں جن کو طلب کرنا ہر ایک ایماندار کا فرض ہے اور جو شخص ان سے بکلی محروم ہے وہ ایمان سے محروم ہے۔یہی وجہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے سورت فاتحہ میں مسلمانوں کے لئے یہی دعا مقرر کی ہے کہ وہ ان ہر چہار کمالات کو طلب کرتے رہیں اور وہ دعا یہ ہے۔اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم اور قرآن شریف کے دوسرے مقام میں اس آیت کی تشریح کی گئی ہے اور ظاہر فرمایا گیا ہے کہ منعم علیہم سے مراد نبی اور صدیق اور شہید اور صالحین ہیں اور انسان کامل ان ہر چہار کمالات کا مجموعہ اپنے اندر رکھتا ہے۔“

(تریاق القلوب صفحہ 417-423)

(روزنامہ الفضل آن لائن لندن 11 مارچ 2023ء)

/https://www.alfazlonline.org/11/03/2023/80577





ادارہ الفضل آن لائن کی دیگر کتب

1. اسلامی اصطلاحات کا بر محل استعمال
2. ارشادات حضرت مسیح موعودؑ بابت مختلف ممالک و شہر
3. جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں خلافت خامسہ کا عظیم الشان کردار اور معیت الہٰی
4. ارشادات نور
5. کتابِ تعلیم
6. ذیلی تنظیموں کا تعارف اور اس حوالے سے مضامین
7. مجدد دین اسلام۔ تعارف و کارہائے نمایاں
8. میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا
9. جماعت احمدیہ کا نظام خلافت
10. اداریے (حنیف محمود کے قلم سے) جلد اول

11. حیات نورالدینؓ

12. دعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے

13. قرآنی انبیاء

14. معلمین وقف جدید کے لئے مشعل راہ

15. جامع المناھج والاسالیب

16. مقام وعظمت خلافت

17. اداریے (حنیف محمود کے قلم سے) جلد دوم

18. الفضل کی اہمیت، افادیت اور قلم کے استعمال کی ترغیب

19. مسز ناصر کی کہانی، مسز ناصر کی زبانی

20. واقعہ افک

21. اداریے (حنیف محمود کے قلم سے) جلد سوم

22. قرآنی سورتوں کا تعارف

23. سیدنا حضرت امیر المؤمنین کا دورہ امریکہ 2022ء

24. ربط ہے جانِ محمد سے مری جاں کو مدام

25. سیدنا حضرت مصلح موعودؓ (روزنامہ الفضل آن لائن لندن کے اوراق سے)

26. جماعت احمدیہ کی دنیا بھر میں مساجد

27. احمدیت کے چمکتے ستارے۔ شہدائے برکینا فاسو

28. لجنہ اماء اللہ کے سو سال

29. دلچسپ و مفید واقعات و حکایات

30. اپنے جائزے لیں

31. دعاؤں کا تحفہ قرآنی دعائیں

32. اداریے بابت رمضان المبارک

33. خلافت۔اہمیت،فضلیت وبرکات

34. ممکنہ تیسری عالمی جنگ

35. سیدنا حضرت مسیح موعودؑ(روزنامہ الفضل آن لائن لندن کے اوراق سے)

36. ایک سبق آموز بات

37. حاصل مطالعہ (روزنامہ الفضل آن لائن لندن کے اوراق سے)

38. بچوں کی تقاریر از فرخ شاد (زیر تکمیل)

39. اداریے(حنیف محمود کے قلم سے)جلد چہارم(زیر تکمیل)

40. بنیادی مسائل کے جوابات(زیر تکمیل)

41. تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے(زیر تکمیل)

42. اداریے بلحاظ ترتیب مضامین جلد اول(زیر تکمیل)

43. ہجری شمسی مہینوں کا تعارف(زیر تکمیل)

